بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

مغازی الصادق

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں زیب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان وفسان دم سیف بیان ۔ نعت وثناے سرور انبیا سپر نمازیان راہ خدا ومغفر سربازان طریق رضا ۔ مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبۂ شہادت ۔ ومحبت اصحاب امجاد باعث حصول ثواب جہاد ۔ سلام اللہ ورضوانہ علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد پس بندۂ ہیچمدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہے کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ وآلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد بن عمر والواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہے چنانچہ بعض علماے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہے اور اسیطرح اکثر ترجمات مین جو کتب عربیہ سے مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب اُس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہے لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران و اماثل و سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نولکشور صاحب کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان روزمرہ اعیان ذی الشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ تالیف ۱۲۸۹ھ ہویدا ہے اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہے جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہے یعنی اہل ذوق کو مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید ہے تہ اہل بصیرت سے یہ ہے کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور غلط اور خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذو المنن سے الحمد

بن عمرو واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان و فلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت مین
بعض سے زیادہ تر حافظ و ضابط ترہین لیس کل وہ حدیثین جو اُن لوگون نے مجھسے روایت کین ہین نے وہ سب لکھی ہین
چنانچہ رسولخدا صلعم بارھوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری
تاریخ تھی مگر ہمارے نزدیک بارھوین ثابت و محقق ہو اور لشکر اسلام مین اول لوا روہ تھا جسکو رسولخدا صلعم نے واسطے
حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بوقت مقابلہ قافلہ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لوا عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی اُس
روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہو بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے ہجرت سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لشکر کو بسر کردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام الوا روانہ ہوئے جب ہان پہونچے تو
نوبت حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مغرور ہو گئے تھے تب ہانسے واپس آئے اور اس سفر مین پندرہ روز باہر رہے
بعد ازان ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے
قریب واقع ہو وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اُمین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو لغیر اُس قافلہ کے ساتھ تھے
مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اُسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسولخدا صلعم
نے غزوہ کیا بطلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولھوین مہینے ہجرت
سے حضرت صلعم نے اُن قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے ہین چنانچہ وہانسے
جب پھر آئے تو عبداللہ بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین
رمضان المبارک روز جمعہ کو اُنیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصما بنت
مروان کے بھیجا گیا کہ عصما کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبدالوہاب نے
اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبداللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھون
نے سنا اپنے باپ سے کہ پچیسوین رمضان کو اُنیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصما کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین
مہینے ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابوعفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے
ہجرت سے غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذی حجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا
بعد ازان ماہ محرم مین تیئسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر
ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان
شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے بمقام نجد جسکو ذو امر کہتے ہین غزوہ غطفان واقع ہو بعد ازان سریہ عبدالصمد

بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی کے روانہ ہوا عبد اللہ نے کہا جس وزے مین لشکر لیکر مدینہ سے
چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور تیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسوین تاریخ محرم روز دوشنبہ کو
مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان شہر جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران
کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا
گیا کہ وہان ابوسفیان بن حرب تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام احد واقع
ہوا بعد ازان ماہ شوال مین تینتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین
مہینے ہجرت سے لشکر بسر کردگی ابوسلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ
صفر چھتیسوان مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اُسی
ماہ صفر مین کہ چھتیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین سیر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول
مین کہ سینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان
مہینا ہجرت سے تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذوالحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا سریہ
ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین
پاس اسلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا سردار بنے بت اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے
کو اٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین اُنچاسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ۵
مین یعنی پانچوین سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی
بعد ازان آخر ذیقعدہ و اوائل ذوالحجہ سن پانچ غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن
ششم مین سریہ ابن انیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سن ششم مین سریہ
محمد بن مسلمہ کا قرطا کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین
بنی لحیان سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا بعد ازان
اُسی ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ
یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین
ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین
ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم بامین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد
ازان ماہ جمادی الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عوض کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ کے روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہی جو حسمی کے پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا بعد ازان شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم نے غزوہ حدیبیہ کا بعد ازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کے پھرے اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعد ازان ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید مین واقع ہی) بعد ازان ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسرکردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ خضرۃ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرۃ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی) بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزّیٰ گرایا گیا کہ اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی کو بت سواع کو عمرو عاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعدازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین خالد بن الولید نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعدازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا بعدازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے حج خانہ کعبہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعدازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات سے تھا اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابواء ہی بعدازان غزوہ بواط بعدازان غزوہ عشیرہ ہی اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے انھون نے کہا مین زید بن ارقم کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اُنھون نے کہا انیس غزوے کیے لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی اُنھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلے غزوہ کونسا تھا اُنھون نے کہا غزوہ عشیرہ اور بعضون نے روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس سوار انصار کے بھیجے گئے تھے چنانچہ اُن لوگون نے ابوجہل کو جالیا کہ وہ تین سو سوارون سے زمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا ناگاہ مجدی بن عمر الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی اُنکی مدد وکمک پر باہم عہد وقسم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ وقتال واپس آئے بعدازان رسول خدا صلعم نے خروج فرمایا اور براہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام ابواء مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین وبعدازان رسول خدا صلعم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُن پر عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اُنکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ رض حضرت سے وداع ورخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اُنکو بٹھا لیا یعنی روانگی اُنکی موقوف رکھی اور بجائے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا اور اُنکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوئے تو بعد دو شبون کے اُس حکم نامہ کو پڑھا ناگاہ اُسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام وبرکات سے تو طرف مقام نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنی ہمراہی کے لیے جبر وزیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر میرے یایہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُنمین سے جو بخوشی تیری اطاعت کرین اُنکو ہمراہ لے یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سَمْعًا وَّطَاعَةً لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع و طاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو تو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانے والا ہون یہ سنکے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبد اللہ بن حجش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی کا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہنچا اور اُسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت اور اپنے اسیرون کے روانہ ہوئے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ذکر نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے لینے واسطے سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص عتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لینگے یعنی ان دونون کو نچھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمٰعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمٰعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن حجش کے ساتھ مدینہ سے کوچ کیا یہانتک کہ جا پہونچے بحران مین اور بحران ایک گوشہ ہے معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے ایا عزنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا
اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ
مدینے مین ہمسے کئی روز پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا
صلعم کے حاضر ہوئے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر
مین سختی بھوک کی بہت اُٹھائی تھی جبکہ ہم مُلیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینے کے فاصلہ شش برد کا ہے (اور برُد
بارہ میل کا ہوتا ہے) اور درمیان ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہے اور اسی قدر مابین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت
ہے راوی نے کہا غرض ہم لوگ ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہانتک کہ مدینے
پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے پوچھا اے ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز
کی راہ ہے اور جب ہم مین سے کوئی بھوکا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہانتک
کہ جب ہم لوگ مدینے مین پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور
رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہے اپنے دونون صحابی کا یہانتک کہ
ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اُنسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اُن دونون صحابی کو قتل
کیا ہوگا تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس
اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان
کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ
عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مربع تھا پھر جبکہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کو درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تھا اُسکے بعد جسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غنمتم من شئ فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو
تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا اور رسول کے لیے ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے
حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے
ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنے
اُسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہانتک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت
یسئلونک عن الشھر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے اپنی
کتاب مین اُنسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہے جسطرح سابق سے ہے اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہے اون لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنے قریش (اصل مین بجای عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہے یعنے روکتے ہین راہ رسول اللہ
سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نجاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے
طرف رسول اللہ علیہ السلام کی اور بھی وہ گناہ بہت زیادہ ہے قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کی اور اونکو
روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اونکو عداوت
دین سے وحال آنکہ حق تعالے فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنے لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ
سخت تر ہے قتل کرنے سے **راوی** نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونائلہ دونون بت ہین یعنی شرک
ان بتون کا ساتھ خدائے عزوجل کے۔ اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر وزہری کے عروہ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی
اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اوسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورۂ براۃ
نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین **واقدی** نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہل کے ذریعہ سے
کریب سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا مین نے ابن عباسؓ سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم
نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اونہون نے کہا ایسا نہین ہے پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ
یعنے جس بات پر لوگون کا اجتماع ہے وہ یہ ہے کہ آن حضرت صلعم نے دیت اوسکی نہین دی تھی اور
اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوی تھی اس بات کو مجھسے ابو معشر نے
بیان کیا۔ نام اون لوگون کے جو عبد اللہ بن جحش کی لشکر مین ہمراہ اونکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش۔ وابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ وعامر بن ربیعہ وواقد بن عبد اللہ التمیمی وعکاشہ بن محصن
وخالد بن ابی البکیر وسعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون
نے کہا ہے کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنے جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر آ رہے
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اوس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کی
مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلے کے روانہ کیا تا آنکہ
یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حوراء سے ہے جا اوترے (اور نخبار عقب
ذی المروہ کنارے دریا کے ہے) چنانچہ کشد نے اون دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اوتارا اور یہ دونون اوسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلہ کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اون اونٹون کے مالک یعنے اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمدؐ کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہے
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمدؐ کے جاسوس نجبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اونکے ہمراہ چلا یہانتک کہ
دونون کو ذوالمروہ مین جا اوتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے
اور رات و دن چلے جاتے تھے اس غرض سے کہ کوئی اونکی طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید
دونون مدینے مین اوس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب دونون نے حضرت کو مدینے مین نپایا
تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل اور سیالہ کے بر سر راہ واقع ہے اور وہ منزل
و مسکن اوذینہ شاعر کا ہے) اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو
مطلع کیا کہ اوسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو مقرب کیا اور اوسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو
چاہتا ہے کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن
اوسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اوسکے برادرزادے کے لیے
جاگیر کر دی **راوی** کہتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا
جو آیا ہے اوسمین اونکا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے پس اسکے
ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین
سعد اور اونکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے
اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوای جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپ کے لیے گوارا کرتا مگر مین
اپنے اسطرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھی کو جانے دے اور تو
اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر اینہ ہم مین سے کسیکو
مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہے پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور
بدر مین شہید ہوے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت کے
خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہے اور جو کوئی جانے سے باز رہا
وہ ملامت نہین کیا گیا اسلیے کہ اوسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ
کے نکلے تھے چنانچہ اوس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اونکو اس امر کا

مظنہ ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اوس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مظنہ سوا اسکے نتھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہے تب
حضرت علیہ السلام نے اوسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور غزوہ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حق تعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے مدینے کی
طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنے درہ بنی دینار پر پہونچے تو بقع مین اوترے اور بقع بیوت و بستی
سُقیا کی ہے (و بقع نقب یعنے درہ بنی دینار ہے مدینے مین اور سقیا متصل ہے آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی - اور اوسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزان جنگ آوران کا ہوا اور جو لوگ ملاحظہ عالی مین پیش کیے گئے اونمین عبد اللہ بن عمر تھے اور اسامہ
ابن زید و رافع بن خدیج و براابن عازب و اُسید ابن حُضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت
صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اونکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی ندی **واقدی** علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطہ ابوبکر اور اونکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اونکے باپ کے واسطے سے اونہون نے کہا
قبل ازانکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ
لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنے سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا ای برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا
نہین کرتا اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے واپس کر دینگے
وحالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہے کہ حق تعالی مجکو شہادت نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب
عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت علیہ السلام
نے اونکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلا اوسکی تلوار کا مین نے خود باندہ دیا تھا و بالآخر
وہ بدر مین شہید ہوا اور اوسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابوبکر بن عبد اللہ اور
عیاش بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اوسروز اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اونکے
کنوون سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اونہین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اوس روز اول جس شخص نے
اونکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اونکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اوس روز کے حضرت نے اونکے کنوؤن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت السقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اونہون نے عبد اللہ بن ابی قتادہ اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اوس روز اہل مدینہ کے حق مین دعا خیر فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَ اِنِّيْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَ مُدِّهِمْ وَ ثِمَارِهِمْ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ وَ اجْعَلْ مَا بِهَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُكَ مَكَّةَ

یعنے ای میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعای برکت کی تھی وہر آینہ مین محمد بندہ تیرا اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعای خیر کرتا ہون کہ تو اونکو برکت عطا کر اونکے وزن صاع مین اور وزن مد مین اور اونکے میوون اور دانون مین ای میرے پروردگار مدینے کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اوسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کی (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور ای میرے پروردگار درمیان دونون سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنے درمیان اون دونون کی خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل نے مکے کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) **راوی** کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغباء و بسبس بن عمرو بیوت السقیا مین حضور سرور عالم صلعم کے اور کہتے ہین کہ اوسی روز عبد اللہ بن عمرو بن حرام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل اور مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل ماوی ہی ہمین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (حسیکہ الذباب و ذباب ایک پہاڑ ہے ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اوسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے یا اوسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اونکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنے لائق جنگ تھے اونکو اجازت رزمگاہ کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنے قابل ہتھیار باندھنے کے نتھے اونکو وہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اون دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اونکو قتل کیا پس آجتک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہے اس بات کی کہ جب ہم لوگ اور قریش ہر دو فریق ہم مقابل ہونگے تو اوسوقت حق تعالی آپ کی آنکھون کو اون سے ٹھنڈا کرے گا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اُس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا مین اپنے اہل کی طرف گیا تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب تھی اسلیئے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ کیا نیک فال ہو واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفر یاب ہوگے کہ ہر آئینہ یہ وہی ہماری منزل ہو جس روز ہم طرف حُسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسیکہ کا بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تلک کہ سعد بن ابی وقاص نے اسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بہ قول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہو فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصہ و اجر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ و ابو کبشہ و انسہ موالی النبی صلعم یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ ابکش تھا کہ اُسکو ابن ابی داود المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو ابن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمر ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبیس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن کعب و ابو داود المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور وہ اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و عمر و عبد الرحمن بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس و حارث بن انس ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ سعد بن معاذ کا ابکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو ابکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوائے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیی نے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے یہانتک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا اُسوقت میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہم کو پھر مدینے کی طرف پھیر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اس حالت مین گذر رسولخدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور مین کلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا منھ کھولو تو ہمنے اسکا منھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُس کے منھ مین ڈالا بعد اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے استخوان پشت پر دم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہوگئے پھر ہم حضرت سے جاملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے ہین تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور محمد بن عمر واقدیؒ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیی بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے باپ سے انھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور محمد بن عمرو واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے انھون نے سعد بن ابی وقاص سے انھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور آپس مین ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہانتک کہ جانے اور آنے مین ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمۡ حُفَاۃٌ فَاحۡمِلۡھُمۡ وَعُرَاۃٌ فَاکۡسُھُمۡ وَجِیَاعٌ فَاَشۡبِعۡھُمۡ وَعَالَۃٌ فَاَغۡنِھِمۡ مِنۡ فَضۡلِکَ یعنی اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین یاپیادہ ہین انکو سوار کر دے یعنی انکو سواری عطا کر اور یہ لوگ برہنہ ہین انکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے کہا بالآخر ان مین سے کوئی خالی نہ پھر اگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو ایک ایک اور دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

انھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سربہا پانے سے مالدار
ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید
بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی
کا شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اُنکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد
مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کرکے بطن العقیق مین گئے بعد ازان
ملتن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن زبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اُسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی
پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اُسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح کو حضر شہر مین
تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے وادی تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی
اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اُسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا اے سعد اس آہو
کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اُٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے
رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰهُمَّ اَسْدِدْ رَمْيَتَهٗ یعنی یا اللہ اسکے تیر کو نشانے پر لگاوے سعد نے کہا پس اُس
دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نہ کی اُسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُسکی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا
کہ اُسمین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو ذبح کرکے اُٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ
درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی
کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی
کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا اور حالانکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے
نزدیک بلا اختلاف دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند
رواۃ کے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اُسکا نام سبحہ تھا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے آباء سے کہ مرثد بن ابی
مرثد الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ اُسکا نام سیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ جب وہ قریش
شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اُسپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے مین کوئی
قریشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قریشیہ تھی کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے ہو مگر یہ کہ اول ہر ایک
نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک نش یعنی ناقہ محمول مال بھیجا تھا چنانچہ
کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اُس

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ان خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے
قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا بہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اس قافلے
مین اُنھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا
اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ
نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہو کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف
کا تھا اور تجارت گاہ اُنکی طرف غزہ کے تھے جو زمین شام سے ہو اور اُس قافلے مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران
عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمرو واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے
مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ
جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذر گاہ پر پیش آئے اور منتظر
ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہو اور اُن سے مصالحہ کر لیا ہو مخرمہ نے
کہا کہ جب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ
ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو
بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت
سے دو منزل پر واقع ہی) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو
ملا اور اُسنے کہا کہ محمد قصد تمھارا کر کے تمھاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو
معلوم نہین ہو اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہ کر یثرب کو پھر گئے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو
اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے
انتظار مین ہین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ مین
نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہو کہ اپنے کام
کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ
شخص ہو کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ
قافلے والون نے اُجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جاکر قریش مکہ کو
خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ
ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصداے بلند الغوث الغوث
یعنی فریاد ہی فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہو ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واسطے خانہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے اونکو عریان نذیر یعنے برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سی بھیجا تھا اور اوس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے اونمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل بھی تھا۔

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابوجہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اونکو اوس خواب نے گھبرادیا اور اونکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اوسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمہاری قوم کو اوس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اوسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنے بطحا مین ٹھہرا ہے و بصدای بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر یعنے ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کیطرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اوسکے پیچھے تھے ناگاہ اوسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اوسیطرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اوسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اوسنے تین بار اوسیطرح شور سے پکارا بعد ازان اوسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اوٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دور مکہ سے یعنے کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اوس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنے بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اوس صخرۂ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الہی مین اوس روز اسلام لانا مجکو نصیب نتھا پس اسلام لانا ارادہ باری تعالے مؤخر و ملتوی رہا **راوی** کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اوس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ اِنَّ ھٰذِہٖ لَرُؤْیَا یہ ایک خواب رؤیاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اونکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اونکا بڑا دوست تھا ملاقات ہوئی اوس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اونمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ کیا خواب دیکھا ہے
مین نے کہا وہ کیونکر ہے اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنکر
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہے کہ اوسنے خواب مین ایسا کچہ دیکھا ہے پس جو کچہ اوسنے دیکھا ہے ہم تین روز تک
تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اوسکا حق ہوگا تو قریب ہے کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچہ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنے ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و دروغ
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنے اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہے ابوجہل نے کہا جب درمیان ہماری تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان
خدمت سقائی ہے ہمنے کہا کہ ہم کچہ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہے تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہے کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچہ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہے تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچہ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اوسقدر کہ اوس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگون کو
کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے
پس ہم تم مثل اون دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اوسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہے
اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہے (یعنے غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہے
لات و عزے کی ایسا کبھی نہین ہوسکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا
نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے کچہ خواب دیکھا ہے آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی
رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہو اولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین
اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنے ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہے اور تجکو
اس بات کی غیرت نہین آتی - یہ سنکے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہے
خدا کی صبح کو مین پھر اوسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اوسنے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلہ اوس سے
لونگا - پھر جب صبح ہوئی بعد اوس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک نہ ہوا

یعنے پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوئے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن
پورے ہوئے اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ
مجھے خیال تھا کہ اوس سے میرا امر فوت ہو گیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اوسکا تدارک کرون اور مجکو یاد تھا غیرت نہ لانا عورتون کا اونکی باتون تو
سو جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کیطرف متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر
شتاب ہی طرف باب بنی سہم کو نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اوسپر لعنت کرے کیا عاجز ہو کر اس خوف سے ٹل گیا کہ
مین اوسکو شتم و شماتت کرونگا پس اوسی حال مین یکایک اونے آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنے اموال محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اور اوسکے تاراج کو آئے ہین فریاد ہے
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اونکو سلامت پاؤ گے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا تھا اور
اولٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اوسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین نے
اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا پستی سے بلندی کو بہتا ہے
پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اوٹھا اور قریش کے حق مین مجکو بد معلوم ہوا اور میرے دل مین تاویل یہ
آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص نے اوسدن صدائے استغاثہ
بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو اونکے قافلے کیطرف آمادۂ روانگی
کیا تھا پھر بعد اسکے ضمضم آیا اور اوسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ ترین نے
کبھی نہین دیکھا اور اوسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک
کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شدت و رخا مین اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزم کا یہ مقولہ ہے کہ
جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے
کی مدد کو لیے لیگیا لوگون نے پوچھا اے ابوخالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا مین خود اوس سے نہایت
متعجب ہون کہ سوائے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ
سامان کوچ مین معروف ہوئے اور ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنے کوئی کسی پر بند نتھا ہر ایک بجائے خود
تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے
بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اوس خواب سے
خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے ہرگز یہ بات نہین ہے کہ تم ہمکو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط
سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز و بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے

اور مزید بے بران خرید کیے اور اونکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان
قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بیدین جو تمہارے ہی جوانون مین سے اونکی
ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمہارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آتے ہین
(لطیمہ یعنی تجارت یعنے مال تجارت بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہے جو واسطے تجارت کے
اونٹون پر لادا جاتا ہے و بقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جس کسیکو سواری درکار ہو تو سواری
میرے پاس موجود ہے اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا
اور کہنے لگا قسم ہے لات و عزیٰ کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تم پر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب
قصد تاراج تمہارے عیر کا کرین اور اوسمین تم سب کا مال ہے تو چاہیے کہ تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی
تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اوس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اونکو خوف تمہارا
نرہیگا مگر یہ کہ یہان تم پر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی
امر عظیم تر اس سے تم پر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمہارا اور لطیمہ قریش کا یون تاراج کیا جاوے اوسمین
تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہے واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین
جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہے پس جسکے پاس زاد نہو
تو ہمارے پاس زاد موجود ہے کہ ہم اوسکو سواری اور زاد دینگے چنانچہ اونھنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین
دیے اور اونکو خرچ دیا اور اونکے پیچھے اونکے اہل و عیال مین مدد و معاونت خرچ کی مقرر کردی و بعد ازان حنظلہ
و عمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن
کسی سے وعدہ خرچ و سواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ و سواری کا کیون
نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمہاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ و سواری سے کی ہے
اون دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہے اور جو کچھ مال ہے تو ابو سفیان کا ہے اور نوفل
بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و درباره مدد خرچ و سواری واسطے خروج کرنے والون کے
کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اونھنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہے اسکو
خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزیٰ سے چنانچہ
اوس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح و سواری مین خرچ کیے **راوی** کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کرکے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ حسنا دید قریش مین سے تو ایک سردار ہے اگر تو ہمراہی

ط نش بوزن بیست درہم
نصف اوقیہ درہم

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خود خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کر دے یہ سنکے ابولہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسیکو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابوعتبہ والعزم لوگ خروج نہین کرتے ہین مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہوجاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ماننے والا ہے یعنے یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اوسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اوس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اوسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین اور عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اون دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اونہون نے کہا کیا تو نے اوس شخص کو نہین دیکھا یعنے اوسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اونکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اوس سے مقاتلہ کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نجاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اون دونون نے نمانا اور خروج کیا اور عداس بھی اون دونون کی ہمراہ گیا اور اونہین کے ساتھ بدر مین مارا گیا *

ذکر قرعہ قریش کا واسطے خروج بدر کے وبہ آمد منع وعمل برخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اوسپر کچھ نقش کرکے اوس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل لطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سبنے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اونکو امادۂ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعۃ بن الاسود مکے سے نکلکر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچکر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اوس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اوسوقت زمعہ نے اوس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اوسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان
تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہے اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل آپکی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے کہ اوسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہوے
اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اونسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنے عمل فال تیرونکا نکرین
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اونہون بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سُنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی
ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کی جانے مین کبھی
مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان
وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور پیش درم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی
نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مرّ الظہران تک پہونچے
تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اونمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اوسمین جان بھی
یعنے ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا
کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنیکا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا
مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنے بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اوس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنے عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اوسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر اون دونون کی
پاؤن رکاب مین پکڑ لیے یعنے اونکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہ رسول اللہ ہین تم دونون نہین جاتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ
یہ کہتا تھا اور اوسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اوس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اوسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اوسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اہل وادی یعنے سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کیطرف

نکلے ہین کہ مقابلہ کرینگے رسول اسد سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنکے عاص شدت سے کانپنے لگا
اور اوسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث
ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اوسیوقت عاص بن منبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا لیکن
شک مین تھا یہان تک کہ اوسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عاص پھر آیا اور بدر کو نہین گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اوسی روز قتل ہوا **راوی** کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے
راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے تو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اوترے ناگاہ اوسکے پاس
ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھہ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اوتارا کہ یہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے
محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہم سے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمہارے قافلے کی
آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنے ہم بھی اوسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابو الحکم یعنے
ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا اے امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے واللہ محمد سے سنا ہے
وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اوسنے
کہا ہان مین نے خود سنا ہے اوسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے
امیہ کے لیجانے کو آئے تو اوسنے اونکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط
اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اوسمین بخور تھا یعنے بخوردان تھا اوسمین خوشبو کی چیزین
سلگاتی تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھہ کہ تو عورت ہے اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی کہ سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے
اس سے زینت کر اوسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اوسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اوس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا **راویون** نے کہا اور اون جانیوالون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نتھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم
خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اوس عیر مین تلف وضائع ہوجاوے
تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہے اوسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسیکو نہین دیکھتا ہون کہ اوسکو کوئی چارہ تخلف بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کی خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اوسوقت کہی ہین نہین
چاہتا ہون کہ وہ اوسکو معلوم کرین وباانیہمہ بدفالی وبدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے ہم وہان آنکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہے پس یہ کہکر اوسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے
تقسیم کر دیا اور اوسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب کے مین پھر آنا نہو گا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا
اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اوسنے کہا اے ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اوسکو بہت برا جانتا ہون
کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمہارے اس میدان مین سیل خون
پستی سے بلندی کو روان ہے حارث نے کہا کوئی کبھی کسیطرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اوسکو مجھسے زیادہ طرف کا
جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اوس سے کہا میری راے یہ ہے کہ تو بیٹھ رہے اور ان لوگون کی ہمراہ نجا حارث نے کہا
اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھہ تا وہ نجانین کیونکہ
جو کوئی اونکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اوسکا باعث جانین گے اور ضمضم نے
بطن یا جیج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے
وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض کے پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے
جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اونمین سے حارث بن عامر تھا اور امیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابو جہل اونکو طعن و تشنیع بجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ خروج
کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہے یعنے تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہے
آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسیکو اپنے پیچھے نچھوڑو یعنے
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے اور **راوی** کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے
کراہت خروج پر دلالت کرتی ہے وہ یہ تھی کہ انمین سے کسی نے کسیکو نہ سواری دی نہ کسیکی مدد خرچ کی اور
نہ کسیکو اپنے ساتھ سوار کرلیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اونکا یا مددیدہ یعنے شریک حلیف اونکے پاس آتا تھا اور اونسے
سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور
نہین تو رہجا یہانتک کہ یہ قول اونکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اوسوقت قریش
نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اونکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اونکی نسبت بنی بکر سے
خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جس
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اوسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اونپر
مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہجاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی راے سے ذکر کرو اوسوقت ابلیس ازرو ے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کی پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمہارا حامی وضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے یہان کوئی بُرائی لاوین یہ سُنکے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابوجہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنے سراقہ سردار کنانہ کا ہے اور وہ اون لوگون کی نسبت جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین ہین چلتا ہون اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کی تھی اوس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک بن ابی نمر سے اور اوسنے عطار بن یزید اللیثی سے سنکر بیان کیا ہے کہ ہر آئنہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو ازجملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا بتلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اوس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنے کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذرا اوسکا پاس عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اوس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے اوسنے بتلایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہوکر بولا اے بنی بکر کیا تم میں سے کسیکا خون اوپر قریش کی ہے اونہون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہوجاوے یہ سُنکے بنی بکر مین ایک شخص اوس لڑکے کے پیچھے دوڑا اور بدلے اوس خون کی جو قریش پر تھا اوس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمہاری باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہے کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمہارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو تمہارے یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہوچکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہوچکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ بیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو پھر کیونکہ خون اس جوان سے قریش پر تخفیف و سبکساری کی یعنے عوض معاوضہ ہوگیا کہ بالآخر قریش نے اوسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اونکے آدمی کی عوض مارا گیا پس اوسکے طلب خون سے باز رہے پس اوسی عرصے مین اوس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اوسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اوسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نلون بعد عین کے یعنے بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مارنے اوسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اوسکی تلوار کھینچ لی اور اوسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب کو آکر تلوار عامر کی جس سے اوسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھکر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اوسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین ہے چنانچہ بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور باہم آمادہ ہوے
اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ چند آدمی اونکے اسی امر پر
آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف
اون لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ
سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے
اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اون گانیون کے
سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ جس جس منزل و چشمہ پر
مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش مہمان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اونکے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نوسو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے
اونکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود داری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریاء کی قرآن
مین فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ
یعنے مثل اون لوگون کے تم ہو جو اپنے گھرون سے اتراتی اور نمود داری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا
کیا محمد اور اونکے اصحاب کو یہ گمان ہے کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب ہوئے تھے ہمپر بھی ظفر یاب ہونگے عنقریب
اونکو معلوم ہو جاویگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتی ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اونکے
پاس گھوڑے تھے چنانچہ اونمین سے بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اوس لشکر مین سات سو اونٹ
سواری کے تھے اور جتنے اسپ سوار تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ سو تھے اور سواے اونکے پیادون مین بھی
اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید
اوسپر غالب ہوا تب لوگون سے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنے اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے) پھر جب وے رات آئی
جسکی صبح کو بدر پہونچنے کو تھے یعنے اونٹون نے طرف چشمہ بدر کے رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر
آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی متعرض نہوا تو صبح کو بدر پہونچین گے پس عیر یعنے اونٹون نے اہل عیر کو
قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمہ بدر پر دور سے چلے جاتے تھے آخر اون اونٹون کو عقال کیا یعنے
چھاند دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پہ چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر وارد ہون
وجہ اسکی اون اونٹون کو پانی کی خواہش تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے
کہ عجب ہے کہ ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنے ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اوس رات کو ہمپر
ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاس

مجدی کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اون دونون نے اپنی شربون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اوسوقت ان دونون نے دو چھوکریون
کی باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جہنیہ سے تھین اور اونمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درہمون کے جو اوسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری
اوس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحاء مین اوترا ہے یہان پہونچے گا یعنے بروقت
آنے اوس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمرو اوس لڑکی کی بات سُنکر بولا تو سچ کہتی ہے پھر جب
بسبس او رعدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدر گزارش کی اور واقدی رحمۃ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اونہون نے اپنے باپ و دادا سے اور عبد اللہ
ایک منجملہ بکاءین کے تھے یعنے رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسیٰ نبی علیہ السلام
ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحاء کے ناون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے
واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحاء سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحاء کو
جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابو سفیان اوس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان
قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو بعلم اپنے
کسیکو جانتا ہے جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکہ مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے ایک نش مال
یا زیادہ اوس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہے) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنے ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسیکو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تیرے اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہے اور اگر یہان سے
یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہے کہ مین تجھسے اوسکو پوشیدہ رکھتا مگر
ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے بسبس و عدی
کے کیا کہ اون دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شربی پانی سے بھر لیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنے جس جگہ اون دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اون دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اوٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اونمین سے خستہ خرما نکلا تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہے یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہت قریب مین پھر وہان سے

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر رستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتہ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اوترتے تھے اور وہان کھانا کھاتے کھلاتے تھے اور اونٹون کو
نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنے چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ
یاد نہین ہے ہر آئنہ مین تو اوس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابو جہل
اونکے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اونہون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابو جہل
نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اونکے مرد پیغمبر بنی
بنائے جاوین یہانتک کہ اونکی عورتین بھی پیغمبر بنی بنائی جاتی ہین یعنے اب اونکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتہ کرینگے
جو کچہ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئنہ ہمارے اونکی صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر اون دونون یعنے عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابو جہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤ گے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرو گے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اونکے اصحاب تمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہو گا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتہ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص میرے
گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی
کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اون دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابو جہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اونسے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اونکی ہمراہ ہے پس تو ہماری ساتہ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سنکے شیبہ نے کہا اے ابو الولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور مین اوس حالت مین کچہ سوتا کچہ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر
سوار آیا ہے اور اوسکے ساتہ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و امیہ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سے کہ اونکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی کو چھوڑ بھاگا

[illegible]

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اوس سوار کو دیکھا کہ اوسنے اپنے اوس شتر کے جو اوسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اوسکو لشکر مین
چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اوسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اونکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے خلاف اوسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا رای ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ ہمسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہر اینہ عرب بہت ہین بجای ہمارے
اونکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اونکے
نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اونکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے و لیکن
ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے
کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اونہون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو
خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویای جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا
واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرتے ہو اونہون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی
قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر
نکال لیگیا اور اونکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امری القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے
آیا تھا اور ساتھ تھا اوسکو ابوسفیان نے طرف قریش کی جو مکے سے کمک کو لیے چلے تھے روانہ کیا تا اون لوگون کو
پھیر بیجاوے اور اونسے کہدیوے کہ کاروان تمہارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کی قابو مین
لینے اپنی جانون کو اونکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سوا اسکے تمہاری حاجت نہتھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالی نے اوسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے
کہ ایک خصلت لینے اس ایک بات سے تو انکار نکرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور اونکو فہمایش کی
مگر اونہون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اون کنیزون کو جحفہ
سے پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور اونتالیس میل ہے لگے سے) پھر اونسنے ابو سفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اونسنے کہا واقوماہ یعنے افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اوسکو ناگوار ہوگا پس آئندہ اونہی لوگون کی سرکشی اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت وشامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو جے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیین جو لشکر ابو جہل کی ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابو جہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جائینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور اون دنون بدر مین موسمہای جاہلیت سے موسم یعنے مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابو جہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین یعنے ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گائنون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جسوقت قریش مکہ سے روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اوسکو اونکے کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابو سفیان سے اسلیے کہ ابو سفیان دریا کی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر ملگیا اور وہان کلام ابو جہل کا سُنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اونکو یعنے ابو سفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی آخر فرات نے ابو سفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش چلیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پاپیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آجکے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی نحوس و نامبارک ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن جعفر نے اُم بکر بنت المسور سے اونسنے اپنے باپ سے اونہون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اونسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچا لیا اور تمہارا مال بامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمہارے سردار کو سلامت رکھا وحال آنکہ تم اسیواسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اوسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اوسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمہارا خواہر زادہ ہی اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اوسکے سبب بڑی سعید نیکوکار ہوسگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اوسکے قتل کے لیے متولی ہونا تمہارے قافلی کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہر زادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کی کہنے سے خروج کرو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد اونکو فساد مین ڈالنے والا ہے آخر بنی زہرہ نے اوسکی
اطاعت کی اور اوسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اونمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اوسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے
تب اون لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اوسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تاآنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مرجاوے
تو اوسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلین گے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب ان لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابواء صبح ہوئی اوسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا **راوی** لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ سو ۱۰۰ آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از سو ۱۰۰ تھے اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنے لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے سے مکہ کیطرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان اونکو مل گیا اوسنے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا
چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے بنی عدی سے
بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور **واقدی** نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین ۱۴ رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنے پستی ترائی
کی طرف سے آیا اوس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہے اوسنے کہا
مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہوکر سلام کرو اوسنے کہا
کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اوسنے کہا اگر تو صادق ہے تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے
اوسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اوٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ ناگوار گذرا کہ اوس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چہارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنے نماز شب) **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالعزیز نے ابان بن صالح سے اونہون سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا
جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اوٹھایا تو عند القنوت کافرون پر لعن کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ
اَبَا جَھْلٍ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَۃَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰھُمَّ
وَاسْخِنْ عَیْنَ اَبِیْ زَمْعَۃَ بْنِ زَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِیْ زَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ
لَا تُفْلِتَنَّ سُھَیْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ
وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے میرے پروردگار تو ابوجہل کو نچھوڑ کہ وہ فرعون
اس امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نچھوڑ اے پروردگار تو ابوزمعہ کی آنکھون کو رولا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابوزمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی ندے سہیل کو اور
اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے ضعفون
اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اوسدن تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا
لیکن جب وہ بعد وقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اوسوقت
حضرت علیہ السلام نے اوسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے
اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسج ہے یعنے یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہے
اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت
صلعم نے بدر کیطرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اوسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین
سراپا مقنع یعنے چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اوسکو زیر خود سے یعنے خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن
معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اونہون نے
عرض کی ہان یارسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اوس سے
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اوسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے
اون دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نچلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنے خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو پس آنحضرت علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اوسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آنحضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہوکر شہید ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو *

ذکر آمدن لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ اوٹھے اونہون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جیسے انکی عزت اور انکو غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نلاوینگے اور ضرور آپ سے مقاتلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہوجیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال امر خدا کی تشریف لیچلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نکہین گے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنے موسے علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنے پروردگار جاوے پھر تم دونون ملکر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ مقاتلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنے اوس ترائی زمین کے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد سنکے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے اور اونکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیراً بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے مدینہ ان کی

بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نجاوینگے اسلیئے کہ اونھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جسچیز سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اوسیطرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہتھا کہ وہ لوگ ہمیشہ حصن مدینہ سے رہتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیئے حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اوسوقت سعد بن معاذ اوٹھکھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کیجانب سی جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا سچ ہے تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیئے خروج کرین کہ شاید اوسمین وحی آپکو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہے اور ہمنے آپ کو قول وقرار دیا ہے اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہے یعنے فرمان آپکا بگوش جان سنینگے اور بسروچشم بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنے دریاے سمندر اور آپ اوسمین در آوین تو ہم بھی اوسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس آپ جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنے جسکو چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال مین سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اوس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین اس رستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور ہمکو اوسکا خوف بھی نہین ہے اگر کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہے کہ حق تعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہوجاوین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ سے اونھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کی چاہ مین اونسے زیادہ نہون گے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اونسے زیادہ نہونگے یعنے وہ لوگ ہمسے زیادہ آپ کے محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اونکو بڑی رغبت ہے اور نیت اونکی خالص ہے (یعنے جہاد اونکی بطمع غنیمت نہین ہے) پس اگر اونکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نہ رہ جاتے ولیکن اونکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہے سواب ہم آپ کے لیئے ایک شامیانہ بیان آمادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنے اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار رہا کرتے ہین بعد ازان ہملوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب فیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہو جیسا ہم چاہتے ہین اے سعد اگر حضور اعمدہ گھوڑون پر ہوتا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہوکر اون لوگون سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنے وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سنکے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حق تعالے چاہیگا تو آئین بہتر کریگا (یعنے جو کچھ تم
کہتے ہو ضرورت اوسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حق تعالے نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہے (یعنے یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون
اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اوس روز اونکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ یہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ فلان
کی ہے اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی
اور عیر یعنے کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاوے گا و جب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل تھی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسمعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سنکر کہ اوسی روز سے یعنے جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنے تیار نتھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنے درہ کوہ سے چلے اور درمیان
(بہندی گھاٹی)
خیرتین کے پہونچے اور یہان دونون موضع خیرہ کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین
طرف وادی کا رستہ لیا جب ضیفنہ المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیتہ المعترضہ مین داخل ہوے یہان تک کہ مقام
تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان ظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبداللہ بن کعب مازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے غرض جب سفیان ضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا اگر تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجکو بتاوین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنے کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاؤن تو تم بتاوگے
فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر
وہ سچا ہے تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر
محمد اور اونکے اصحاب کی بیان کر اوسنے کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین
اگر مخبر سچا ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا تم کون ہو حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہم اس چشمہ سے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے یہ نہ سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنے فرقۂ مسلمین و فرقۂ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نتھا اسلیے کہ اونکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیرین جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر خبیرتین مین نماز پڑھی بعد ازان وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہے فرمایا ان دونون پہ کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیرتین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرف کو طے کیا اور اوسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا رشب جمعہ کو مقام کیا اور تاریخ سترہوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظُرَیب کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہے زیر ظریب اور ظُرَیب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اوس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے تبایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا اونکے ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور اون بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے اوسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے ال غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور اصحاب اونکے آ گئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور بل چل پڑ گئی حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑنے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد مین کسیکو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون وہ ہراسنہ کاروان ہمارا تو بچگیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انہین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین پھر اوسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و پیروی کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اوسنے کہا ای ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہے مین نے کہا ہم لوگ تمام شب حراست و بیداری کرین اہمین تمھاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہم نے آتے ہی

تا صبح نگہبانی کی ابو جہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمد اور اونکے اصحاب سے بدجانتا ہے یہ بات نہایت تعجب کی ہے کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بجد اکہ مین اپنی قوم کو علحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابو جہل ایکطرف ہو گیا اور اوسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے وحال آنکہ اصحاب محمد نے تمہارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اوس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج وابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے تو یہ سب پیش نبی صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اوسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اون غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اونہون نے ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اونکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اونکو مارنے لگے پھر جب اون غلامون کو ایذا ار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابو سفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان ان ٹیلون کے تلے ہے آخر جب اون غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اون غلامون نے تمسے سچ کہا تو تم اونکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو آئے ہین کہ اوسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اون سقون کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اونہون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اونہون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اونہون نے کہا ہم شمار اونکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ تب آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آن حضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے کون کون چلا ہے اونہون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اونمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو پس تب آن حضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا هٰذِهٖ مَكَّةُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا یعنے مکے نے اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہے اس سے کنایہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اون غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو پھیر لیگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اونکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات سے کہ مین اوسکو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اون غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارہ منزل و مقام یہانکے تمہارا کیا مشورہ ہے اوسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہان اوترنیکا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار نہین ہے کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہے تو جنگ خدع و مکیدہ ہے یعنے لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہے اسصورت مین یہ مقام اوترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنؤن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اوسکو پہچانتا ہون کہ اوسکا پانی بہت شیرین ہے اور اوسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے اور اوسمین شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اوسمین سے پانی پیینگے اور لڑینگے اور اوس کنوے کے سوا سے اور جو کنوے ہین اونہین بند کردینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے بیان کیا کہ اوسوقت یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے وہی ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق راے کے ہے پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدی** نے بواسطہ عبید بن یحییٰ وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اوسمقام سے کوچ کیا تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو چلنا اوسپر بہت آسان ہوا اور قریش کیطرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اونکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اوس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب خوب سوئے اور بارش نے اونکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اوس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اوٹھنے کی نرکھتا تھا اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسیطرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اونکے گھوڑے بولتے ہین تو اونکے منہ پر مارتے ہین کہ اونکے بولنے پر تاخت

مسلمین سے اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اوپر شدت کی بارش برسا رہا ہے و بعد ازان جب
صبح ہوئی تو نبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کی ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے بیان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کر کے لایا ہے **شعر** لم یترک الجوع
لنا مبیتا + لا بد ان نموت او نمیت یعنے گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا مارین
یعنے سواے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنے لم یترک الجوع لنا
الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اونے کہا قسم ہے زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اوس شب کو دس اونٹ
نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان و کلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے
خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اوسوقت مین نے منبہ سے سنا
کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اوس سے یہ کہتے ہوئے سنا
لم یترک الخوف لنا مبیتا + لا بد ان نموت او نمیت یعنے ہمکو خوف نے نچھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہے کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اونکو یہان سے مکہ مین
بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہو کر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے +

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونہون محمود
بن لبید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سایبان
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اوسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اوس
عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرت کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ کے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اونہون نے کہا کہ قبل
آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اوسوقت قریش آپہنچے کہ رسول خدا
صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اوسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے
اور اوسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اوس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے
علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اوس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا
علم کا چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اوترے تھے (نہر یا وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اوترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدہر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اوسوقت اصحاب مین سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اسمقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہے تو آپ اوسکو بجا لائیے والا میری رائے یہ ہے کہ آپ بالائے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اب تو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعائے نصرت کی اوسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اوسنے تمہاری فریاد سن لی کہ ضرور مین تمہاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے **راوی** نے کہا مراد مردفین سے بعد بعض کی بعض ہے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے **روایت** کی اونہون نے کہا کہ اوس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اوسکے پیٹ مین لگا کر اوسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سواد صف سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اوسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اوسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اوسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور **راوی** کہتے ہین كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يُسَوِّي الصُّفُوفَ وَكَأَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اوس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو جو بدستی برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے نیزے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اوس سے تیر راست کرین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے **روایت** کی اوسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بینا انا امیح فی قلیب ببدر (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا و متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنے ہنگام در پیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوائے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی ہی سواے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صراول تو جبرئیل علیہ السلام تھی کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ
رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صر ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا صلعم اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے نازل تھی اور صر ثالثہ سرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی
بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا
تو وہ میری سواری مین اڑگیا اور جب وہ دفعتہ چل نکلا تو مین اوسکی گردن پر آپڑا اور سوقت مین نے اپنے پروردگار سے
دعا کی تو اوسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا
یعنے بکریان چرانے والا تھا پھر مین جب سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا ہاتھ یہان تک یعنے
تا بغل خون مین رنگین ہوگیا **راوی** کہتے ہین کہ اوس روز میر میمنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران
مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اونکا
لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر
حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والی کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اومین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اونھون نے کہا کہ روز بدر علم
لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین
نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اونکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے
اور اوس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اوس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالی نے
آمادہ کیا ہے اور مین تمکو منع کرتا ہون اوس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے وہر آئنہ شان خداے
عزوجل بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم بحق کرتا ہے اور تمسے راستی بازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزاے خیر علے قدر مراتب
اونکے اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اوسی کے ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اوسیمین وہ باہم ایک
تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا مگر اوس شخص سے
جو اوسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنے واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئنہ مقامات خوف و خطر مین صبر وہ شے ہے

کہ اوسکے سبب خدا وغم رنج کرتا ہے اور سبب اوسکے غمون دنیا سے نجات دیتا ہے اور اوسی سے تم نجات آخرت
حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے اور
حکم کرتا ہے تمکو رضا سے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حق تعالے تمہارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنے تم شرم و لحاظ رکھو اوس کام سے جسکے سبب تمپر غضب
نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنے
غضب خدا بہت بڑا ہے تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالے تمکو جن
کام کا حکم کرتا ہے اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہے تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہے تمکو بعد ذلت کی
پس چاہیے کہ اوس سے متمسک رہو یعنے اوسکو مضبوط تھامے رہو تو اوسکے سبب پروردگار تمہارا تمسے راضی رہیگا
اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق
اوسکی رحمت و مغفرت کی ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہے وہر آئنہ وعدہ خدا برحق ہے اور قول اوسکا
واقع ہے اور عذاب اوسکا سخت ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ ہم تم سب سامنے خدای حی القیوم کے حاضر ہین اور اوسیطرف
ہماری پشت پناہ ہے اور ساتھ اوسیکے اعتصام ہے یعنے ہم اوسیکے دست بدامان ہین اور اوسی پر ہم توکل رکھتے ہین
اور اوسیکیطرف پھر ہماری بازگشت ہے پس خدا تعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا اور پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اوسکے اوسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا
اور اس سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے قدر و شکوہ کی نمود کرے اوسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ
اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھکو حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے ایک گروہ کا
دونون گروہون مین سے یعنے غنیمت عیر یا فتح یا لشکر مشرکین پر حال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہے اے
میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو اونکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اوسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہے تو صاحب شتر سرخ مین ہے اگر قوم مشرکین اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کی ہوا تو اوسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنے کھانے کے اونٹ دیگر بطریق ہدیہ جانب

قریش کو روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ لوگ تمہاری کومک کیو اسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے صلہ رحم کیا یعنے قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا آدمیون سے ہے تو ہمکو اون سے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنے ہم اونکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو صلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موقع آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اونکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اونہون نے اونٹون کو ذبح کر کے سب قبیلون مین تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اوس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اوس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس امر مین مجبور تھا تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کونسا امر تجکو مانع ہے کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے خون کا تحمل کر یعنے تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اونکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے اور بدلہ اوس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ ان لوگون کو محمدؐ اور اونکے اصحاب سے سوا اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور ای ابو الولید واللہ یہ لڑائی تم لوگ محمدؐ اور اونکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی اونسے کہا ہمنے کسیکو ایسا نہین سنا کہ سوا عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنے عتبہ محض بنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمدؐ بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اونہون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اوسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنے برای اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ مرتکب ہونا اس امر کا یعنے جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسطرح جنگ کرنا ہمارا تمہارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکر حکیم بن حزام نے کہا کہ اس شخص ذی انصاف نے پیش کیا ہے چاہیے کہ اوسکو قبول کرو واللہ بعد عرض انصاف کے پھر اوسپر نصرت و ظفر نپاؤ گے یعنے پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو انپر قابو و دسترس دیا تو اب ہم

ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معاینہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور **راوی** کہتے ہین کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اون لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا تب مسلمین نے قصد اونکے تخلیہ یعنے ارادہ اونکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو اونکو یعنے اونسے مزاحم ومتعرض نہو آخروہ لوگ اوس چشمہ پر آئی اور اوسمین پانی پیا اور جس جس نے اوسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سوای حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالی مین اوسکے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اوسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے نکلے سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورہ یس پڑھکر مشت خاک اونکے سرون پر پھینکی پس اونمین سوا حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اوس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوا حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اونہون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ وشمار لشکر اسلام کا کرے چنانچہ اوسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اوترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان وجاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین او جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اونکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے ہین بعد ازان اوسنے کہا اے گروہ قریش سختیان انکی موت کی اوٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت آنیوالی کے اوٹھانے والے ہین یعنے انکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سوا کوئی جای امان وپناہ نہین رکھتے کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار کے لبون پر پھراتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی انمین مارا جاوے جبتک وہ کسیکو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد وشمار کے تم مین سے قتل کرلیوین گے یعنے جتنے وہ ہین اوتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اون لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنے نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے ہین ولیکن واللہ مین نے اوس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اوس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنے مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوای اور کوئی جای امن و اما ن
نہین جانتے ہین وبعدازان ابواسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اونکی کوئی کمینگاہ ہو یا اونکے دیدبان ہون کہ جا ے
دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اوترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ
کمین ہے نہ دیدبان ہین اب جو تمہاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن عبداللہ نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ
کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوخالد تو بزرگ قریش اور اونکا سردار ہے اور اونین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اوس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابوخالد وہ کون امر ہے حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اوس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لگئے ہین تو اپنے ذمہ کر لے اور اونکو
پاس سے دے کیونکہ قریش سوای اس خون بہا اور عوض اوس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوے وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعدازان عتبہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر
درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر
باندھو یعنے خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمہ رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی وبدنامی میرے نام لگاؤ
کیونکہ اون لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ
بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ موروث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون سے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل وسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین امین نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اوسسے دعوی وطلب نہین ہے بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو
اور بدلہ اوس کاروان کا جسکو اونہون نے تاراج کیا ہے یعنے نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہے اے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اونکو کافی ہونگے (ذوبان یعنے صعالیک عرب یعنے
عوام رغار تگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے
اور اگر وہ نبی ہے تو تم اوسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو
بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابوجہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاوینگے
تو وہ سردار قوم کا ہوجاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین نرم گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت وسرداری مین

سب سے بہتر ہے پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دربارہ ان لوگون کے جنکے چہرے
شمع کی مانند روشن ہین تو اونکو تم مقابل کرتے ہو اونکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنے ان شمع رو لوگون کو
کیون سامنے افعی شکلون کی کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر
کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہے کہ اوسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہے اور محمدؐ اوسکا ابن عم ہے
وہ نہین چاہتا کہ اوسکا بیٹا اور اوسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پھوٹ گیا
اور جب دونون حلقے رکاب کی ملگئے یعنے دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے
باز رہا جاتا ہے اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان
ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سنکے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنے اے
گوز مارنے والے عن قریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہے اور قریب ہے
کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رای تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کو لا اولادی کی خوشخبری دے
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنے عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اوسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنے اوسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہے
اور اوسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہے اوٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کر خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ وا عمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اوسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اونکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہو گئی یعنے بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسیکو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کر دے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین آیا
تاکہ اونکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اوسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کر دیا اور درمیان اونکے باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اوس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع مولے عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اونکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام
تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سواے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنے انصار مین سے جو اول قتیل ہے اوسکا قاتل سواے
حبان کے دوسرا تھا اور راوی کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنی اپنی مجلس مین
عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ و شمار ہلوگون کا مشرکین کیجانب سے
کرتا تھا کہ بالاے وادی چڑھتا تھا اور اوسکی نشیب مین اوترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا
کہ وہ گرد لشکر کے پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے بیان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہین
اوسنے کہا ہان واللہ یہ سچ ہے یا امیر المومنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین ہی ہون
جو اوس روز اون لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حق تعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی
اور جو کچھ مجھمین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے
یہ سنکے حضرت عمر رض نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور
یہ کہا کہ سواے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہے یعنی میری راے سے پس تو اوسکے
پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اوس کاروان کا بھی
ضامن ہوتا ہے جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اوسوقت اوسکے
سامنے اوسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اوسمین وہ خوشبو مین ملتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے
پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو اوسکو میرے پاس
بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ رہو واللہ اگر اوسکے سواے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابو جہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے مین نے کہا مین اوسکو رئیس قوم کہتا ہون
بلکہ سارے قریش اوسکو رئیس کہتے ہین تب ابو جہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم
برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھوکھا ہے اسکو ستو پلاؤ یعنے شدت گرسنگی مین وہ
ایسی ایسی باتین کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے کہ عتبہ بھوکھا ہے اوسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنے اوسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم
کہتا ہے تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اوس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا
تو مین نے اوسکو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اوسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اوسکو کلمات قریش سے غیظ وغضب مین پایا
اسلیے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اون لوگون نے
باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اوتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے
اوسکے لیے ایک خود باندازہ سر اوسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نملا جو اوسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ
وہ بزرگ سر تھا پھر جب ایسا خود نملا تو اوسنے سر پہ بچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے
بیٹے ولید کے آگے آگے چلا ناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا
تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اوسنے گھوڑای ابوجہل کے کوچون پر تلوار
ماری کہ وہ گھوڑی تڑپکر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اوتر پڑا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنی عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اوسوقت حضرت باعث غلبۂ نیند لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد ندون تم لوگ قتال نکیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو انکو
تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نکھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ طالب
مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آ گئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جنگا یا رسول خدا صلعم کو اور اوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین
قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی انکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور اپنے
دونون ہاتہ اوٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اوسکے دعای فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
اوسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اوسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر
جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اونکو مشورہ دیا جاے یعنے وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور
وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اوسکو وعدہ یاد دلاوین
حضرت نے جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالے سے اوسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اوس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابو الولید جلدی نکر ٹھہر جا
کہ توجس امر سے اورون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایمانے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر ۔۔۔ اپنی صفین اراستہ کیے ہوے باہم راجع بنشے ملی ہوے تھے پھر مین نے اونکو دیکھا کہ وہ تلوارین نہین نکالتے تھے بلکہ اونکی ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی لیعنے لیعنے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون تین قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اون صفون کے کچھ شگاف تھا اور دوسرون نے اوسدم تلوار میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اونے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار نکھینچین جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کی قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے عہد کیا ہی کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اوسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اوسکے مارا جاونگا لیعنے یا تو مارا ہی جاونگا یا اوسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض ہی قریب آیا تب اوسکی روکنے کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اوسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانو کٹ گیا مگر وہ اوچھل کر حوض مین جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانو سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اوس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اوسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اوسی حوض کے اندر اوسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہین گے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اونکے مقابلے کو انصار مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا اونمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کی نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین ہی درمیان انصار کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اونکے حق مین دعای خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیر الجزا بعد ازان مشرکین کے کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم مین سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو لیعنے قبائل قریش مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اونکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اوٹھو اور قتال کرو اور خیال کرو کہ ہرگاہ گروہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو چاہیے کہ تم اوس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن

ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اوٹھ کھڑے ہوئے اور بجانب میدان متوجہ ہوئے اور ان لوگون کے سرون پر بیضے تھے یعنے خود ہائے جھالردار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتی تھی تب عتبہ نے کہا کہ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر نقل کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اوسنے کہا انا اسد الحلفا یعنے حلفاء الاجمہ یعنی مردم فرمایا بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اوٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور ادھر علی اوٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یکچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا بعد ازان ادھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کا کیا آخر حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اوسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اوٹھے اور وہ اوس عصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت مسن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اوسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اوٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اوتار دیا اونکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتھ بہا جاتا تھا اوسوقت عبیدہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ خوب وبہتر جانتے کہ ہم اونکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اونہون نے یہ اشعار پڑھے تھے

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا ۔ وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ ۔ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

یعنے تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دیویگے وحال آنکہ ابھی ہمنے نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دیوینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اوسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انہین دونون کے حق مین نازل ہوئی هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنے یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ ومعارضہ کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارزطلبی کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اوٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکو روک لیا

فرمایا تو نیچے جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اون لوگون
کی اعانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے
تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن
صعیر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر جب ابوجہل دعای فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰھُمَّ
اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاٰتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحِنْہُ الْغَدَاۃَ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع رحم یعنے قرابت شکنی
کی ہے اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اوسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی
اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَھُوْا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ
یعنے اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمہارے حق مین
بہتر ہوگا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے **روایت**
کی ہے کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوے اوسوقت
حضرت صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنے وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب
وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور سرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اوس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور
اونکو ورغلاتا تھا کہ اون لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اوس دشمن خدا یعنے ابلیس نے جنود ملائکہ
معاینہ کیا تو اپنے پچھلے پانون ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اوسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اوسکو سراقہ سمجھکر اوس سے لپٹ گیا
اور اوسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو اپنا وہ وعدہ
جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنے وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے آیا اور اونکو جنگ پر
ابھارنے لگا اور اونسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا
اور بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اوسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اوسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اوسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اونھون نے طیش
وتیہے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اونکے

اصحاب کو رسیون مین باندہ لاوینگے پس اوسوقت مین کسیکو تم مین ہرگز نپاؤن یعنے رخصت ندونگا کہ وہ اونمین سے کسیکو قتل کرے ولیکن اونکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اونکو زچ کرین اور یاد دلاوین اون باتون کو جو اونہون نے کہا ہے کہ اونہون نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اوس سے منحرف ہو گئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کی حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبدالرحمن مقرر کیا تھا (یعنے جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہے) اور شعار خزرج کا یا بنی عبداللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اونکے باپون نے اونکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے یعنے ہنوز اسلام اونکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف وعاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کر دیا ہے اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اسمقدمہ مین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہے یعنے شرک و شک یہ وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہے وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالےٰ غالب صاحب حکمت ہے بعد ازان حق تعالیٰ نے حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اونہون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو اونکو ہنگام جنگ پاجاوے تو بھگا دے اونکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اونکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین
تو چاہیے کہ تو اوسے یہ اقرار محض اونکا قبول کرے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ
اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنے اور اگر وہ اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون
تو حق تعالے تیری جانب سے اونکو کفایت کرتا ہے کہ وہ ایسا خدا ہے جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے
اور مسلمین کے دلون کو باہم مولف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب اونکی
تو نکر سکتا ولیکن حق تعالے نے بوسیلہ اعجاز کے ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے راوی
نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے یعنے الفت ڈالی ہے اونکے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمہ
نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت
کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر حق تعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت
کرین تو وہ بیس آدمی دو سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اونکی تائید کی
پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بطور ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو اوسنے تخفیف کی یعنے مقابلہ
دو چند سے کم کر کے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے مدینہ سے مراجعت فرمائی تو حق مین اون لوگونکے
جو مکہ مین اسلام لا چکے تھے اور وہ بدر مین آ رہے گئے اور حق مین اون ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے
اسلام کے شک تھا اور اونکو اونکے باپ نے روک رکھا اور آخرکو وہ اوس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے
کہ اونمین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین گذرا ہے اور حق مین اون مسلمانون کے
جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدا عزوجل نے
یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا
كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الآیات
یعنے جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اونکی روحین قبض کرتے ہین
اوسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے
کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اوسمین چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے
اون مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے
کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا پیش رفت نجائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا

اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لیچلو کیا عجب ہے کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف
تو جایا چاہتا ہے اوسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اوسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا
فاصلہ ہے مدینے کے راستے پر اوسوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنے
اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑکر نکلا ہون پس حق تعالی نے اوسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ
عَلَی اللّٰہِ الاٰیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کے نکلتا ہے
و بعد ازان اوسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اوسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہے پھر جب کہ اون مسلمانون نے
جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنے پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے)
تو اونمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اوسوقت ابو سفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ
لیکر اون مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اونکو گرفتار کر کے پھیر لیگیا اور اونکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین
مبتلا رہے پھر جو لوگ کہ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اونکے حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل کیا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ
کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیہ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم
خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اوسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب
خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اونکو وہ نوشتہ پہونچا
اور جو کچھ اونکے حق مین نازل ہوا تھا اونکو معلوم ہوا تب اون لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا
اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی
کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے
اور یہ نکلنا اونکا دوسری بار تھا چنانچہ ابو سفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اونکی تلاش مین نکلا مگر یہ لوگ اونکے
پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابو سفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت
سختی کرنے لگے اون مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لیگئے تھے اور اونکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے
ترک اسلام پر اور اوسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے
پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہے مین اوسکو بحکم محمد
لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھدیتا تھا پس حق تعالی نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ اَعْجَمِیٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ

یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اوسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے وحال آنکہ زبان اوس شخص کی
جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن عربی خالص ہے اور جن
مسلمانون کو ابوسفیان اور اوسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلاے مصیبت ہوے تھے اونکے
حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ پہلے
اس آیت سے وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر اونکا ظاہر
ہے ولیکن قلب اونکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنے پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح
اون لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان
حق تعالے نے حق مین اون لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حاضر ہوے جنہون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الی اٰخر الاٰیہ یعنے
یہ وہ لوگ ہین جنہون نے صبر کیا ایذا اوٹھانے پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے
اون لوگون کے جنہون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسحق بن محمد نے
اسحاق بن عبد اللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے کہا اوس روز نوفل بن خویلد بن العدویّ
نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین یعنے اب وہ تمہارا دوست نہین ہے
اوسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اون لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اوس
قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے **روایت** کی ہے کہ اونہون نے
کہا برائنہ ہم لوگ اوس روز پکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اوسکی
سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہانتک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یَا رَبِّ
مَا وَعَدْتَنِيْ یعنے اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے
وبعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے
روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اوسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عتراک سے **روایت**

کی ہے اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اوس روز وہ کنار دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی
طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام
دشت و وادی صدا سے فغان سے پر تھا اوسوقت متحیر ہوکر مین ادھر اودھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ
بن جعشم نظر آیا مین اوسکے قریب گیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا
کیا حال ہے اوسنے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازان مین نے اوسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلاکر
کہنے لگا اے پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اوسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر
اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہوگیا اور یہ حال ہو وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اوس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اونکے
سرون پر بندھے ہوے شملے اوسکے شانون پر لٹکتے تھے اور اونکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی چوٹیان
چھوٹی تھین اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے **روایت** کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنی مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسےٰ بن محمد نے اپنے والد سے اونہون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر
پر شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر پر پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد رنگ
سر پر باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اونکے
سرون پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اسلیے اوس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا
سربند سرخ رنگ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے **روایت** کی ہے اونہون نے
کہا مین نے سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفیدپوش کو
ابلق گھوڑون پر سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے ہین اور
ابو اسید الساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمہارے ساتھ بدر مین
ہوتا اور میری آنکھین بھی بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو
نکلتے دیکھا تھا دکھادیتا اور اسمین مجھکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے
کہ اوسنے کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودہ ریگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اوسکے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اوسکی لوٹ مین لوٹنے والون کی شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑہ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے بہت قریب آیا پھر اوسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صداے ہتھیارون کی یعنے
ہنہنانا اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقدِم خیزُوم یعنے اے حیزوم آگے بڑہ
(خیزوم اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اوسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا
اور مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اوسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی گیا اور مین بھی اوس جگہ سے چلا آیا پھر اوس ابر مین کچھ شور نتھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کی اونھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا کہ اقدم
یا خیزوم یعنے آگے بڑہ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کی ساری فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کی ابی رہم سے **روایت** کی اونھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود ہا صلاح کی کہ جسوقت
دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف چلے
اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر میں جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا کہ
وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑہ اور اوسی ہمنے یہ کہتے ہوے سنا رُویدًا تتام اخراکم
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اوسکے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اوسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صداے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سواے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ
ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اوسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا کیا اوسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیتے ہوے
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین وحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا یعنے پچھوا ہوا
سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور یعنے پروا ہوا سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنی
ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی اونہون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کیطرف قتال کر رہے ہین ایک داہنی سے دوسرا بائین سی اور
مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھی کبھی وسکو دیکھتے تھی اور فتح وظفر آلہی سی مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے صُہَیب سی روایت کی کہ اونہون نے کہا روز بدر مین نے بہت سی ہاتہ کٹے پڑے دیکھے
اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھی کہ اون زخمون سے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
ابی بُردہ بن نیار سے روایت کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا
صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنی
سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اوسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اوسکا آگے پھینکدیا تو مین اوسکو اوٹھا لایا
یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتے تھے کہ سوای روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین
نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اونہون نے
کہا کہ روز بدر فرشتے اون لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن
کرین چنانچہ مین اونکے پاس گیا تو مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرین گے
تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہسکین گے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اونکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد
حق تعالے کے ہے اِذْ یُوحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی اخر الایۃ
یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آئنہ مین تمہارے ساتہ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور
تسلی دو اور واقدی نے موسے بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حُبَیش الاسدی بعد حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا
اوسنے کہا جب قریش بھاگے تو مین بھی اونکے ساتہ بھاگا اوسوقت ایک شخص گورہ رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار
ہوا سے اوترا یعنے مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندہ دیا بعد ازان عبد الرحمان بن عوف میرے
پاس آیا اوسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے
اسکو قید کیا ہے یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حُبَیش
تجھے کسنے قید کیا ہے مین نے کہا مین اوسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اوسکا
وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سی ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا ای پہ عوف تو نے اس قیدی کو بیچا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے **روایت** کی ہے اونے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اوس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام روثیہ کا) ناگاہ وہ وادی پر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شی ہی جو واسطے تائید محمد کے آسمان سے نازل ہوئی ہے آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اونکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کی ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آجکے دن جو کوئی محمد سے بایذا پیش آوے گا مین اوسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گذاری اور احسان مندی مین روز بدر اوس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کرکے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہے کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری) اوسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہے یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمد نے میرے قتل کرنے سے منع کیا تھا تو مین نے اوسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزی کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ ندونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو گذر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اوسکو تیر مارا اور کہا اللّٰهُمَّ سَهْمُكَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری تیرا بندہ ہے یعنے قبضۂ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنے وہ اوسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اوسکا ثابت ہوتا ہی اور اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اوسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنے قریش اوسکو باکراہ واجبار لائی تھی) چنانچہ خبیب بن یساف سے اوسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اوسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اوسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اوسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلاجاتا اور اسیطرح آنحضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اوسکو قتل کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر سرگرمی معرکہ قتال و ظہور فتح و ظفر بنزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتہ اوٹھائے ہوے
حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجہپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالے ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے بہیج کفار پر نازل کیے
اوسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے
اپنے گھوڑے کی باگ اوٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنے ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اوترے
تو تھوڑی دیر مجہسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اونکے سامنے کے دانت یعنے چہرہ اونکا گرد آلودہ ہے اور کہتے ہین
کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب
رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ
الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ
بگڑ جاوین یعنے انکا کالا منہ ہوا ے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پاؤن کو ڈگا دے کہ بھاگ جاوین
بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شے کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اونکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے
یا اسیر کر لیتے تھے اور اون مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھین اوس کی
کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنے اونکی آنکھین کسیطرف کھلتی نتھین
اور اونکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اوس روز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر**
اَنَا عَدِيٌّ وَالسَّحَلُ + اَمْشِي بِهَا مَشْيَ الْفَحَلِ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اوسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہے تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا
ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اوسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغبا
نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہے اوسنے کہا والسحل امشی بہا مشی الفحل
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اوسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان زرع کو سحل کہتے ہین)
بعد ازان حضرت نے اوسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے عدی جو عدی بن الزغبا ہے اور راوی
کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بر سبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے
تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے **قطعہ** یَا رَاكِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجِرَنَا

عما قليل ترى انى راكب الفرس + اعل رمحى فيكم ثم انهله + والسيف ياخذ منكم كل ملتبس

یعنے اے سوار ناقہ قصوا کے اب جسنے بھی ہم سے ہجرت کی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنے بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنے چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللھم اکبہ لمنخرہ واصرعہ یعنے اے پروردگار اوسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اوسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اوسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا تو اونہون نے اوسکی مشکین باندہ کر قتل کیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ذکر قتل امیہ و ابوجہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہے **عبد الرحمان** بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اوسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اوس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اسوقت ملاقات کی اوسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمٰن پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اوس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اوسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اوسکے ہمراہ علی اوسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے مجھے پکارا ای عبد الالہ تو مین نے جواب دیا اوسنے کہا اگر تمکو حاجت دودہ پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آو تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اون دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اوسوقت امیہ سے کسیقدر اپنی امن مین دیکھا تو امیہ مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اوسکے سینہ و سر پہ بطور نشان سر بند پر شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میری ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اوسنے پوچھا وہ شخص جداح قصیر یعنے بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ سر پہ باندھے تھا کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اسی سے بھی مین نے بہت ایذا پائی یا عبد الالہ آج کے روز ہم تمہارے لیے جزر ہو گئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہو گئے عبد الرحمان نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اوٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اوسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ نگاہ بلال کی اوسپر پڑی اور وہ اوسوقت اپنا آٹا گوندہ رہے تھے پھر اونہون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا

آتا اور زور سے ملکر چھوڑانے لگا اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر بچ گیا تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کیطرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کیطرف دوڑتی ہے یہان تک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اوسکے بچانے کو اوسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ عنک یعنے ہمارے اور اونکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اوسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اَوْ عَنْ ذٰلِكَ اٰنفٌ جَادِعٌ یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہے بعد ازان خُبیب بن یساف اوسکی طرف بڑھا اور اوسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خُبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتہ اونکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اونکا ہاتہ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان خُبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اوس زوجہ نے نشان اوس ضربہ کا دیکھکر بولی لَا يَشْلُلُ اللّٰهُ يَدَ رَجُلٍ فَعَلَ هٰذَا یعنے خدا شل نکرے ہاتہ اوس شخص کا جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اوس سے یعنے اوسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتہ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا خُبیب نے کہا مین نے بھی اوسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکی پسلی تک اوتر آئی درحالانکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اسکو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اوسکے ہتھیار لیے اور اوسکی زرہ کہ پہنی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابل پر آیا تو اوسکا سامنا حباب نے کیا کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اوسکی کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اونہون نے ضربت شمشیر سے کام اوسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اوسکے آئے تھے پھر دونون نے باہم جنگ کی اور بالکید بگر وار کیے آخر عمار نے اوسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اوسکو بعد قطع پاؤن کے قتل کیا اور دربارہ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سنی ہے واقدی نے بواسطہ رواۃ کی رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ تو لشکر مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتہ مین برچھا تھا اور اوسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی یہان تک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بالکید یگر خوب تیغ زنی ہوئی تا آنکہ تلوارین بھی ٹوٹ گئین بعد ازان مین نے اوسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اوس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب مین نے نوک تلوار کی اوسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سُنی ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ بن موسے نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتہ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا
ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے
کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتہ قطع کیا اوسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ
امیہ کیطرف بڑھے اونمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اوسیکو مین نے تلوار اوٹھاتے اور مارتے
دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہے یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سُنا وہ اوسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا
کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہے کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہے حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا اے صفوان
تو معمر بن حُبیب کی مذمت کرتا ہے اور اوسکو بد کہتا ہے وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہے واللہ مین سال بھر تیری عزت
و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین
کچہ اسکا خیال نتھا اور دوسری **روایت** مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت
قدامہ سے **روایت** کی ہے کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہے جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پانو قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتہ سے خوار و
ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت سے مکہ سے نکلا اسلام پر تھا اس
اوسنے اوسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور **راوی** کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجہو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا بپا پہنے تھا اوسمین سے سوائے
اوسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اوسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اوسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اوس لڑکی کو گود مین اوٹھائے ہوئے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا
ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خُرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اوسوقت میرے ہاتہ مین
برچھی تھی مین نے اوسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اوسکے رخسارہ پر پانو رکھکر برچھی کج کرکے
کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ نشان کے پیش پیش رسول خدا
صلعم اوٹھایا جاتا تھا اور اسیطرح آگے آگے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن ضبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہے کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانیوالے کو یعنے

محمد کو باقی چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچین گے اوسوقت ابودجانہ اوسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین
خوب تلوار چلی آخر ابودجانہ نے اوسکو قتل کیا اور ابودجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اوتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اوسکا کھینچ رہے تھے گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس طرف ہوا تو اونہون نے
سلب رخت سے اونکو منع کیا اور کہا اوسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اوسیوقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابودجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور
چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اونکی کچھ اوسکو کارگر نہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار مین جو اوسکے
سامنے تھا اور اوسکو دیکھا نتھا گر پڑا اور اوسکے اوپر ابودجانہ بھی کود پڑے پھر اوسکو ذبح کرنے کے طور پہ
ذبح کیا اور اوسکا اسباب اوتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک
مقتول کا دیکھا تو اونہون نے کہا نسبت ابوالحکم یعنے ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑکر پسر آئمنہ
پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اونکی قوم نے اونکی کچھ
حمایت نکی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابوجہل کو حلقہ مین کرلیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم
مشورہ کیا کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہناوین چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبداللہ بن المنذر
بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اوسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا اس ضربت کو کہ مین اولاد عبدالمطلب ہون پھر بعد قتل اوس جگہ سے پھر آئے بعد ازان
بنی مخزوم نے وہ زرہ ابوقیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اوسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اوسکو قتل کیا اور کہا اس ضربت کو مین پسر عبدالمطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اوسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد
بن الاعلم کو پہناوین مگر اوسنے اوسدن اوسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑو اوسوقت مین نے جانا کہ ابوجہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اوسکے پاس مرونگا یا اوسکو مارونگا پس مین قصد اوسکا کرکے چلا یہانتک کہ اوسکی نمود نے
یا اوسکی ناآزمودہ کاری نے مجکو اوسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اوسکا پانو کٹ کر
جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے چھٹک اوراچھل جاتا ہے بعد ازان اوسکا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اوس ہاتھ کو کہ پیچھے سے پوست مین

لگا تھا اوس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اوس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانو اوس ہاتھ پر رکھکر
کھینچا تا آنکہ مین نے اوسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ جا بجا امن پناہ اپنے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اوسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اوس روز مین اوسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ
نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن
عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اوسمین کچھ رخنہ بھی ہے
یعنے تھوڑی سی مڑی ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ
تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اوسنے کہا میرے باپ کو اوس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہے
تب حضرت صلعم معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اونکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت
بن قیس سے **روایت** کی کہ اونہون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ
شک نتھا کہ تلوار ابو الحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اونہون نے روز بدر اوسکو قتل کیا تھا اور **واقدی**
نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا اوس شخص نے
جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ
کہتے ہین کہ مین نے اوسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اوس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارہ قتل
ابی جہل اور سلب رخت اوسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کی عبد الرحمان
بن عوف سے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی
صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اوسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اونمین سے
ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا اون قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اوسکی ساتھ
کیا کریگا اوسنے کہا مین نے سُنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اوسکو
دیکھون تو قتل کرون یا اوسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اوسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اوس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اوسی پہلے کے خطاب کیا تو اوسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اون
دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون حارث کی پسر ہین پھر مین نے اون دونون کو
دیکھا کہ وہ طرف اللعین ابوجہل کی تاک سی غافل نتھی یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اوسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اوسنے بھی اون دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اون دونون پر اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے

بائین اون دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میری ہمراہ ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہو کر بولا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے شیر جھپٹتا ہے پھر اوسکے پاس اوسکا بھائی بھی جا ملا اور مین اونمین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ دربارہ کم سنی دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اونمین جو چھوٹا تھا وہ پینتیس [35] برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول ہمارے نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغرسنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے رُبیّع بنت معوذ سے **روایت** کی ہے اونسے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسمار بنت مخرّبہ مادر ابی جہل کے گئی اور اوسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اوسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میری تم سوائے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایکبار ہم عطر مول لے رہی تھی پھر جب اونے میری شیشی مین عطر ڈالا تو اوسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھا دو مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسمانے نام معوذ کا سُنا تو کہنے لگی اے سرمونڈی تو بیٹی ہے اوس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اوس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسمانے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچون گی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھسے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہے نہ عُرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اے فرزند مجکو اوسکے کلام سے غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہے جب اوزار حرب اوتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول احمد صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اوسکو پایا اوسوقت تک اوسمین رمق جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اوسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ یعنے حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھے ذلیل و خوار کیا اونے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اوس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے اسے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود

نے کہا کہ جانب قفا اوسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابوجہل مین تیرا قاتل ہون اوسنے کہا
تو بھلا وہ غلام نہین ہے جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر
واقع ہوئی زیادہ اوس سے نہین ہے کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اوسکو
ایک ایسی ضرب ماری کہ سر اوسکا آگے آپڑا پھر اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکے تن پر جو نظر کی تو اوسکے پہلو پر
نشان کوڑے کے دیکھے پھر اوسکی زرہ و خود اور اوسکا ہتھیار اوتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لاکر
حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے حضرت نے فرمایا کیا تو
سچ کہتا ہے اے عبد اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ قتل ہونا اوسکا مجکو
خوشتر آیا ہے پانی سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اوس نشان کا کیا
جو اوسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح کہ مین نے
اوسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اوسکا چھل گیا تھا تم اوس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہے تو وہ
نشان اوسمین پاؤگے اور **بعضون** نے کہا ہے کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابوسلمہ بن عبد الاسد ی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا اوسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا ہان
اللہ نے اوسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتہ سے) پھر ابوسلمہ نے کہا تو ہی اوسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولے
ہان مین نے ہی اوسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا
بخدا مین نے ہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا رخت وساز تن سے اوتار لیا ابوسلمہ نے پوچھا بھلا اوسمین کوئی علامت
بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اوسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابوسلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا
پھر ابوسلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا وحالانکہ اوسکے سوای کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے
جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا
پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اوسکی حمایت کرتا ہے پس ابوسلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اوس سے سنا
کہ وہ دربارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے
اور کہتے تھے اللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے
وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر **راوی** نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی
سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبد اللہ بن مسعود نے اوس روز غنیمت مین پائی تھی

ہمارے پاس ہے الغرض اجتماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبداللہ بن مسعود نے اوسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اوسکی قتل مین شریک تھے اور **راویون** نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ اون دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کی شرکت کی ہے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اوسکے قتل مین اون دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اوسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اوسکے قتل مین شریک ہوا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی معمر نے زہری سے اونہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنے اوس سے انتقام کر اور اوس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اوسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آجکا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اوسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمہاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودہ پینے کی حاجت نہین ہے یعنے کیا تمکو مجھسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کرلیا اور اوسکو اپنے آگے آگے لیچلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اوسوقت اوسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا اے برادر انصاری یہ کون شخص ہے قسم ہے لات و عزّے کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد سے میری جانب چلا آتا ہے جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہے تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اوسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اوسکی سپر مین در آئی پھر اوسکو سپر سے کھینچکر اوسکے دونون پانون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اوسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اوسکے دونون پاؤن کاٹے بعد ازان اوسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اوسکو قتل کیا یہ سنکے آن حضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو اوسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اوس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اوسوقت درمیان اوسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اوسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سعید اوسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہے کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہے وحالآنکہ مین قتل مشرک سے عذرخواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام

بن المغیرہ کو اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو بھی اوسکو قتل کرتا تو قتل کرتا تیرا
البتہ باطل پر تھا یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم
مین از روے عقل کے اور بہترین امانت مین کوئی شخص تلاش انکو برائی کی نکریگا مگر یہ کہ خدا اوسکو اوندھے منہ
گراویگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اونکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اونمین سے بقصد جنگ چلا
اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم
جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اوس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین
ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور مجھے اوسنے پہچانا مگر مین نے
اوسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین
اوسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھپر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے
میری طرف اوتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا
اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا)
اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آگرا اوسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اوسکا
سپر پر روکا پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پا کر اوسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری
تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اوسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اوسکا کام تمام کریگی کہ
ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعتہً وہ تلوار اوسپر آپڑی کہ کاسۂ سر
اوسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضرب کو مین ابن عبد المطلب ہون اوسوقت
مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے۔ اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن
محصن سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو
ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف و صیقل کی ہوئی کہ اوسی سے مین برابر
جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا بمرگ اوسکے پاس رہی اور **واقدی**
نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی کہ اونہون نے چند اشخاص بنی
عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے
رہ گئے کہ اونکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپکے
ہاتھ مین تھی اوسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اوسکے پاس رہی

یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبید کے شہید ہوئے اور **راوی** نے کہا کہ اوسی عرصے مین حارث بن اقہ
لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی
خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اونکی مادر و خواہر نے سُنی تو اونکی والدہ نے کہا واللہ
جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارث کے غم مین نہ رونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی
اگر میرا بیٹا جنت مین ہے تو مین اوسکے لیے نہ رونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہے تو رونگی و نعم اللہ فاعو لتہ
اور قسم ہے خدا کی کہ پھر مین اوسکو چلا چلا کے رونگی یا بعنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر
بار کر رکھا ہے یعنی موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا
مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہے آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ
اوسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات
پوچھہ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہے تو اوسپر بکا نکرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ وزاری
بشور و شیون کرونگی یہ سنکے حضرت نے فرمایا **هَبِلْتِ** یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے
مثل ثکلت
غم مین رو دی کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
البتہ حارث فردوس برین مین ہے اوسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اوسکے لیے بکا نکرونگی اور رسول خدا صلعم
نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اوسمین دست اطہر دھویا اور اوسمین دہن اقدس سے کُلّی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر
حارث کو مرحمت کیا تب اوسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اوسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا
کہ کچھہ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اون دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کی حضور سے
رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم
و دلشاد نتھی اور **راوی** کہتے ہین کہ ہُبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منہ گرا اوسکو
کسی نے پے کیا کہ وہ قدرت اوٹھنے کی نرکھتا تھا اوسوقت اوسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اوسکا آیا
اوسنے اوسکی زرہ تن سے جدا کرکے اوسکو اوٹھا لیگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہُبیرہ کو ابو داؤد مازنی
نے تلوار سے مارا کہ اوسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد
وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہُبیرہ کا دونون پسران زہیر جُشمی یعنے ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون
جُشمی اوسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اوسکے پاس سے بزور تلوار ہٹایا اور اوسکو
قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اوسکو ابو اسامہ اوٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو اوس سے دفع کرتا جاتا تھا
اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اون دونون کُتون نے جو حلیف تھے اوسکی حمایت کی شل ابو اسامہ

کہ گویا وہ رقل تھا یعنے نخلہ دراز اور **بعضون** نے کہا ہی کہ جس شخص نے اوسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن یعقوب نے اپنے عم سے اونہون نی کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی خثمہ سے سنا اوسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سنا کہ اوسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اوسنے اس بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اوسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت بھر کر اون لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدُّیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس اس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا وحال آنکہ ابھی دن اوسیقدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح رات ہوجاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اوسوقت حکیم کو عبد اللہ اور عبد الرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبد الرحمان نے اپنے بھائی سے کہا آؤ ہم اوتر پڑین اور ابو خالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبید اللہ لنگڑا تھا تب عبید اللہ نے کہا تو دیکھتا ہے کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبد الرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اسوقت ضرور ہے کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہینگے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبد الرحمان اور اوسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اوتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مَرّ الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ شل اوسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نجاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تجکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمہارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمہارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے **روایت** کی کہ اوسنے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اونہون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اونکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ

وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اوسے اوٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اوس روز تین زرہ
پڑی ہوئی اپنے اہل مین اوٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین چنانچہ ایک شخص قریش نے
اون زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہے اور
واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے **روایت** کی ہے اونہوں نے کہا
مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو اوس روز بھاگ گیا تھا اور وہ نصرانی
تھا یہ کہ مین اوس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر
بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین
حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے
ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باینہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اونکے ہمراہ بھاگا اور مین
دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا
کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اوسوقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ
بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے
اوسنے کہا نہین و اللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تا آنکہ اوس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا
اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان
غیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے مدینہ آٹھ برد ہے اور ایک برد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے
کوئی بطلب تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے رستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین
ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اوسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے
کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہے تب اوسنے
مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا
اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ
مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اوسوقت مین چاہتا تو اوس سے پہلے مکے مین پہونچتا
مگر مین نے اوس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین
پہونچا اور قریش کو خبر اونکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ
یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہے تو مین نے

خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا
آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار کیا اونہون نے کہا وہ دیکھیہ مسجد کے سایہ مین
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اوس مجمع مین آیا اور اوہین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا
چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا الْأَمْرِ
فَرَّ مِنْهُ إِلَّا النِّسَاءُ یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سواے عورتون کے یعنے
عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے
کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین
یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھپر
توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا اور راوی
کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ
پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اوسکے لیے کذا وکذا ہے یعنے ایسا ایسا اجر ہے اور
جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اوسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے
تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضرباش رہے اور اوس خیمہ مین
ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت وتاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپے طلب دشمن تعاقب کرتے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونہون نے کلام کیا کہ یارسول اللہ ہمکو تعاقب وطلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا
کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ
اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہے
کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رودار و ممتاز ہین مہاجرین وانصار مین سے
کہ انھین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا اور باوراے اسکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا
آپ ان سب کو دیدیوین گے تو آپکے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا اور حال یہ ہے
کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے (اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہے کہ ہرگاہ
سرہا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا
ومن اسر اسیرا کے ہین یعنے جنہون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے
اون اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا

پس حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجھسے سوال کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہے آخر الامر
جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو کچھ وصول نہوا تو بعد اوسکے حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنے تم لوگ آگاہ رہو
اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اوسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا
صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت
سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال واسطے خدا و رسول کے سپرد کردیا یہانتک
کہ اوس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ سو رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا
اوس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے **روایت**
کی ہے اوسنے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باخود با اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اوسمین سے
کسیکے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اوسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال خصوصاً
ہمین لوگ پاوینگے اور سواے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یارائے جنگ نتھا نملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنہون نے لوگون کی حمایت کی کیا انکو آپ حصہ برابر اون لوگون کے دینگے جو ضعیف و عاجز
قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب نہین ہوتے
مگر اپنے انہین ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے
اونہون نے کہا مین نے موسے بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارہ
اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتلے کے اور دربارہ انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونہون نے کہا
اوس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اوسکا رخت و ساز اوسیکا
قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اوسیکا بندی ہے یعنے اوس قیدی کا سر بہا اوسی شخص کے واسطے ہے
پس ہر قاتل کو اوسکے مقتول کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتہ لگا وہ سب
درمیان مردم اوسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز ابی جہل کا کسکو ملا
اونہون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اوسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب ہین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات
کی کس نے خبر دی بیٹے تو نے کس سے سنا اونہون نے کہا جسنے مجھسے بیان کیا کہ وہ اسباب
حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور
جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا
اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اوسکا یہ سب علی علیہ السلام
نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو
ملی یہان تک کہ اونکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے
محمد بن سہل بن حثمہ سے **روایت** کی اونہون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ
قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچہ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب اونہین کو
پہیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور
اسباب مقتولون کا مخصوص اون قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنہون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچہ
غنیمت لشکر سے ہاتہ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے
کہ جو کچہ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اونکو سپرد کیا اور اوسی عرصہ مین
جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اوسپر جو شخص مہتمم
مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور **واقدی** نے دوسری روایت
مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہے کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا
خباب بن الارت کو کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے **روایت** کی ہے
کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اوسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا مع اسباب اوسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسیکو صرف قسم فرش کا
اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اونکے
چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اونکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ
سب مستحق حصۂ بدر تھے اونمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچہ اختلاف نہین ایک تو عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور
اونہون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین خبر فتح کا لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ اور تیسرے سعید

بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون
موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان حوراء اور ذی المروہ کے
دو شب کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ بُرد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک بُرد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے
اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اونکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث
بن حاطب کہ اونکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ
کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہو گئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی
غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے
اور جسوقت قتال بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اوسکو اسمین رغبت بہت تھی اور
یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہے تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر اونکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور
وہین کسی مقام مین اونکو سانپ نے کاٹا تھا سو جسکے سبب وہ حاضری سے باز رہے تھے سو اونکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کیلئے بھی حصہ
لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعتہً بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور اونہون نے خدمت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنے درباره حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا
یہ سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہے جیسا اون آٹھون پر اتفاق ہے اور **واقدی** نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے **روایت** کی ہے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی سہم جو بدر مین شہید
ہوئے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم
غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اوسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ
رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا
وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبد المنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس
معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اون اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوئے ایک سو پچاس اونٹ تھے
اونپر آدم یعنے اویم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اوسدن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اوس
اسباب غنیمت مین جو اوس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض نے مسلمین مین سے
یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اوس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا صلعم نے لیا ہے
پس اس بات پر حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کو لیے
یہ بات سزاوار نہین ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اوسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہے تب حضرت نے اوس آدمی سے پوچھا اوسنے انکار کیا کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اوسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اوس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا دعنا من ابی خر یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خر سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اوس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا اور ایک حصہ اوسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابوعفیر محمد بن سہل سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر وہ اونہین کے سہم مین آیا اور اوس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار اور سواریان ہاتھ آئین اور اوسمین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ اوسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر اوسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اوسکو ہدی کعبہ کردیا و بعد ازان اون دنون مشرکین نے اوس ناقہ کو بعوض سو ناقون کی درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اوسکو نامزد ہدی کعبہ نکردیا ہوتا تو البتہ مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے کہ ان دونون نے کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اوسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اونہون نے وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان سے **روایت** کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہے کہ جب روبروے ابی اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اوس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا کیا ہے اونہون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب پھیر دیوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اوسکا نام مرزبان تھا

اور اوسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اوسیکو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اوسکو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یفعہ گھر سے باہر نکلا تو اوسکو غول بیابانی نے اوٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لادکر اوٹھا لیگیا اور درمیان اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اوس زمانے مین غیلان بھی تھے اونہون نے کہا ہان اوس وقت تو تھی مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اوسکو دیکھکر خوش ہوا اور اوس سے رو کر استغاثہ کیا اونہون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اوس سے بازی کرتا تھا اور لڑکا اوسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اوسپر کچھ التفات نکی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اونہون نے اوسکو پکڑا اور اوسپر سوار ہوکر آتے تھے جب قریب مدینہ پہونچے تو گھوڑا اونسے چھوڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھے چھوڑا کر بھاگ گیا پھر مین اوسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد پدر عامر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ چند غلام مملوک بدر مین حاضر ہوے تھے اونکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اون تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا پاتے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد پدر عامر سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر مین نے اوسکا پیچھا کیا اوسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اوسکو پایا اوس حال مین کہ مالک بن دخشم نے اوسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اوسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اسکو تیر مارا ہے اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اوسکو ان دونون سے خود لے لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اوسکے بھاگ جانیکا شور کیا اور اوسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود آن حضرت صلعم نے اوسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے عاصم سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ ابو بُردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اوسکا نام سعید بن وہب تھا اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اوس عرصے مین عمر رضی اللہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اونکو

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اوسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر سعید بن وہب اوسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا اے عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہمپر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات وعزی کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام کرتا ہے وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکے اوسکو ابی بردہ سے لیا اور اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا کہ خود ابو بردہ نے اوسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت** کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اوسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے اسیرون کو جو تمہارے پاس قید مین مارڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے یحیے بن ابی کثیر سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کی اسیر کو بزور چھین نلیوے اسلیے کہ اوسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ مارا جانا اون قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اے ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا الغرض مین نے چاہا کہ خدا یتعالے ان مشرکون کو ذلیل وخوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہاوین اور اوس روز نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے گئے اوسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی اور دیر تک اوسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اوسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اونکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہے اوس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رعب غالب ہے تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا اے مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھسے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسیکے ساتھ کرین اوسیطرح میرے ساتھ بھی کرین اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون تو وہ ہے کہ درباب کتاب اللہ ودربارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بیہودہ ناسزا کہتا تھا اوسنے کہا اے مصعب تو ایسا کہہ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے لیے کیا جاے وہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنے کہا آگاہ ہو اے مصعب اگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نکیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا لیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین شل تیرے نہین ہون کہ تیری حمایت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیمابین کو بعد تمہارے خروج ونقض عہود کی تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہے آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کرو اور فرمایا اللّٰھُمَّ اَغْنِ المقداد من فضلک
یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو درحالیکہ وہ
اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی نرہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اوسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنے قطع اعضا نکرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون وعلاوہ کیا عجب ہے کہ وہ
کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو
سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اوسکو سن رہا تھا
پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمر نے سنی تو کہا اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ بے شک تو رسول خدا ہے مراد حضرت عمر کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّہٗ
یَقُوْمُ مَقَامًا لَا نَکْرَھُہٗ یعنے وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا
مکہ مین پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل ع
روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالے حضرت صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا
کہ اونکو قتل کرین خواہ اونسے سر بہا لیوین تو اوتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آئندہ
شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور دربارۂ
اسیرون کے تمہین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اونکی گردنین مارین خواہ اونسے بہاے سر لیوین تو درصورت
شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انہین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول
کرتے ہین کہ اوس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے
فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہے کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یعنی ملیگی
کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون سے قبول کیا لیکن
سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اوسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا
راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اون بندیون کی حراست پر شقران مولے رسول خدا
کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اونپر کچھ رفق ونرمی کرنے لگے تھے تو اون لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب

کہا آیا کاش ہم جاتے پاتے ابوبکر کے پاس تو اسکو پاس صلہ رحم ہو قریش کا ساعی ضرور ہوتا اور اُس سے برگزیدہ تر
نزدیک محمد کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور ابوبکر
اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قرابت اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر
اپنے صاحب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سربہا لیوین
ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسولخدا صلعم کے گئے لوگون نے
کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بیشک وہ ایسا ہی شخص ہو کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہو کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت
عمرؓ کے اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب
حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نکرونگا شر کرنے سے تمھارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکر ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اُنکے
غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ
قریش آپ کی قوم ہین انہین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دور والے بھی وطن کی نسبت آپسے
قریب ہین انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے
انکو خدا بطفیل آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہو کہ حقتعالے
متوجہ کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسولخدا صلعم
خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسولخدا
یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپسے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ
سر غنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار
کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر
اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے مان باپ یہ لوگ آپکی قوم ہین انہین آبا و ابنا و عمام و بنو اعمام و اخوان
ہین اور اُنکے دور والے بھی جنکی اگلی قرابت تھی آپ سے ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سربہا لیجیے اُنسے
کہ یہ آپکے اصل نگاہ آبائی اور آپکی قوم ہین آپ اول قاتلین انکے نہو جیے حق تعالی ان لوگون کو ہدایت کیوے تو بہتر
ہو اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر
ایک کنارے اٹھ گئے پھر اُٹھے عمر اور بجائے ابی بکر جہانسے وہ اُٹھ گئے تھے آبیٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا انتظار کرتے

ہین اُن لوگون کے بارہ مین انکو قتل کیجیے حق تعالی لبسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین
کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپکو یارسولخدا مومنون کو اُنکے مارے جانے سے خوش دل
کیا اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی دلکی کرتے ہمارے قتل مین بس آنحضرت صلعم نے سکوت کیا
اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمرؓ وہانسے اُٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکرؓ نے اور کلام کرنے
لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اُٹھے عمرؓ تیسری
دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسولخدا صلعم نے
اور داخل ہوے اپنے مکان مین اُسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ در بارۂ قیدیون کے خوض و غور
مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہی جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہی جو عمر کہتے ہین چنانچہ
جب رسولخدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنی ابی بکرؓ و عمرؓ کے ان
دونون کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ اِن دونون کے لیے مثل ہی مثل ابی بکرؓ کی مثل میکائل کی ہی کہ وہ نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو
خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لاتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکرؓ کی مثل ہی ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اُنکی قوم نے جب اُن کے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور اُنکو اُسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
یعنی تفو تم پر اور اُسپر جس کو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اُس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل اکبر کی مثل عیسی کے ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی ان لوگون پر
عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئینہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمرؓ کی ملائک مین ہی مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا کے لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمرؓ کی
مثل ہی نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اُنھون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسی کو بسنے والا بس نوح نے ایسی بددعا کی اُس
قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمرؓ کی جیسے مثل موسی کی جب کہا اُنھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنی اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے
مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جبتک نہ دیکھینگے عذاب دردناک
ولبعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئینہ تمھارے یہان ناداری و محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹے گا (۱۰

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سر بہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا سوائے سہیل بن بیضا کے یعنی یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیون مین سے دکہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بہائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے اُسکو دیکہا تہا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تہا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا کہ کبہی نہین گذری تہی مجھ پہ کوئی ایسی گہڑی جو سخت تر مجھپر اُس گہڑی سے ہو چنانچہ مین دیکہنے لگا آسمان کی طرف خوف کہاتا ہوا اس بات سے کہ مجھپر آسمان سے پتہر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنی آنحضرت صلعم نے بقول عبد اللہ کے اسکو مستثنیٰ کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہین گذری کہ ٹہنڈہی ہوئی ہو آنکہ میری زیادہ اُس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی درباره استثنائے سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالیٰ ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون کو اپنے بارہ مین یہانتک کہ وہ دل سنگ سے بہی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہانتک کہ وہ مسکہ سے بہی ملائم تر ہو جاتا ہی پہر قبول کیا رسولخدا صلعم نے سر بہا اُن قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز بدر کے نجات نہ پاتا کوئی اُس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تہے قتل کر دا سیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بہی یہی کہتے تہے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدانہ لیا جاوے اُنسے واقدی نے کہا مجھے بیان کیا جبیر نے اُسنے نقل کی زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو مین اس قوم ناہنجار کے تئین اُسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اہر یہ تہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو وقت پہر اتہا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو واقدی نے سعید بن المسیب سے کہ اُسنے کہا کہ امان دی رسولخدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا غرہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تہا پس آزاد دیا گیا اُسکو حضرت صلعم نے تب اُسنے کہا میری پانچ بیٹیان ہین اُنکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہی کچھ اُنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اُسکو رسولخدا صلعم نے تب کہا ابو غرہ نے کہ مین آپسے عہد واثق کرتا ہون کہ مقابلہ نکرونگا آپ سے اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبہی پس رخصت کر دیا اُسکو رسولخدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی غرہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین اُنسے کبہی مقابلہ نکرونگا اور نہ اُنپر لوگونکو جمع کرونگا کبہی کہ مجھپر اُسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہانتک کہ یا اُسکو قتل کیا یا اُس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے بیٹون کے ساتھ ہونگی اور زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے کہانہ سکینگے پس اس وعدہ پر ابو غرہ صفوان کے ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کو جمع کرتا تہا بعد ازان جب روز احد ابو غرہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین

اسیر ہو گیا اور اُسکے سوا قریش میں سے کوئی اور قید نہوا تب ابو غرہ نے کہا ای محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا
بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسولخدا صلعم نے ابو غرہ وہ
عہد و میثاق جو تو نے ہمسے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات
کہے کہ مین نے محمد کو دو بار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان واہ کیشر نے مجکو خبر دی سعید بن المسیب سے کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دوبارہ گز نہین ڈسا جاتا ہی یعنی ایک دغاباز سے دو دفعہ دہوکا نہین کہاتا ای عاصم
بن ثابت لے اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا راویون نے حکم کیا رسولخدا صلعم نے کہ غارہاے عمیق
یعنے گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اُس غار مین ڈالے جاوین سواے امیہ
بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت
اُسکا کھنڈ گیا تب رسولخدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنی یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسولخدا صلعم نے کہ مردہ
عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر
ہوگیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یا
رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا ہون تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اُسکو بطرف اسلام ہدایت
کریگی مگر جب کہ عقل نے اُسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنی ہرگاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی
خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہو اور ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ واللہ
یہ شخص بڑا حیادار و رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا لیکن مرگ سے ناچار ہوا
فرمایا رسولخدا صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے منہ ابو جہل کا زیر خاک دابا اور اُسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو آرام دیا
پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسولخدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنی گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور
وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابو بکر اُن مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی
اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا و ہر آئینہ
اُسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم
یعنی جس وقت خدا اُسنے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ وہ تمھارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان
کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سبہنے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اُسی اثنا مین ابو جہل قافلہ
قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اُسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا
اور فرمایا حق تعالی تمسے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع
شوکت کفار کے پھر سب جب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابو جہل سے تو سر نگون اُسکے پایے گئے

اور ستر اسیر ہوئے واقعہ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوئے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور کہین
سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ وائے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور ابو جہل بن ہشام
آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ ہمنے تو جو کچھ ہمسے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا
وہ پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کی تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تمنے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے
کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہو کہ جو کچھ اُنسے خدا نے وعدہ
وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جبوقت اُس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیرا تو بنگام زوال شمس تھا پس
حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم فرمایا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اُسکو اٹھوا اور
لدوالے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اُسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اُسوقت
وہانسے روانہ ہوئے اور اُثیل مین پہونچے اُثیل ایک وادی ہے طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل و بدر کے دو میل کا فاصلہ
ہوا ہیں گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور شب باش ہوئے اور حضرت کے
اصحاب کو خستگی تھی مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنی شب
نگہبانی کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنی تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا ذکوان بن
عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنی کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون
ہے اُسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہے
اُسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوئے
تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے
پس اُس رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہانتک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا
یہ بھی قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اُثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد
فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائیل آئے تھے اُنکے شانون پر گرد تھی اُنھو
نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل ع خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوئے
تھے سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حقتعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا
آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق طبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سنتے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے
جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت
رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپکا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اُن پر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور
اُنسے سر بہا لیجیے تو مین بھی ایک اُنمین سے ہون ای محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کرین آگے بڑھا عاصم اور اسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کا کہ تو ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی بنی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوئے بمقام سیر شعب جو حد صفراء مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا ہی کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن
حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چلکر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت
ضحی یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آئے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان ور ساز دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہی
اُسنے کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی
بندھے ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف
و خطمہ و اویل نے اپنے منازل بنا لیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل
فاسق مارا گیا یہانتک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی
ناقہ نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا
ہر آئینہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا اسیر ہوا پس

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہے وہ رخنہ اندازی اور
فوج بہکانے کی باتین ہین یہانتک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا
زید کا اُسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنی محمد اور اصحاب اُسکے سب قتل ہوئے اور انھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابو لبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے وتحقیق کہ مارا گیا محمدؐ مع اصحاب کے اور دلیل قتل ہونے محمدؐ کی یہ ہے کہ ناقہ
اُسی کا ہے ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے یعنی مخبوط الحواس ہے یا یہ کہ نہین معلوم
کیا کہتا ہے رعب سے یعنی خوف زدہ آیا ہے اور آیا ہے ڈرانے والا ابو لبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹا کریگا اور
یہود کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہے اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا اے
ابا جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہے اُنھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہے تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہو کر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنے والا ہے تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بیشک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا اے
ابو محمد مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہے کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے
اور اُنپر شقرانؓ غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاسؓ نفر تھے ودر اصل ستر
قیدی تھے اسپر اجماع ہے جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکباد دیتے
ہوئے ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آنحضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش
نے وہ کیا ہے جسکی مبارکباد تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال
سے گر گئے تھے پس یہ سنکر رسولخدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر
تو اُنکو دیکھتا تو اُنسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُنکے کردار شائستہ کو ساتھ
کردار بد کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے آئے
ہین جیسے ہمنے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہے پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مکروہ بات کہ جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنی جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہے یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا
اور تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُنکی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنی
خرما بریان بروغن وپرورده بماست تو فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہی اُسکو نکاح دو اور اُس
سے نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہی اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہی اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ اسوسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہتا تو پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان لبسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُس نے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپکی ظفر یابی پر یا رسول اللہ مین یا تو ان
کو چلتا تھا حالت تپ مین پس سنے مجھے مفارقت کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق فیما بین سقیا و ملل
کے واقع ہی تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے حضور کو جانے دے تب مالک بھی اسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہی تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا
اور جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اور
رسولخدا صلعم بھی ایک طرف اسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اسکو گرفتار کرے وہی اُسکو قتل کرے پس
اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن
سے باندھے گئے اور اُسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے ہم کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید واسطے
ملاقات کو آئے راوی کہتا ہی کہ مجھے خبر دی راویان لبسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اُسامہ بن زید واسطے ملاقات
رسولخدا صلعم کے حاضر ہوے اُسوقت آنحضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے
بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کیطرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ
ابو یزید ہی فرمایا ہان یہی ہی جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اسکو عبد الوہاب نے
اُسنے کہا مجھسے حدیث حبان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھسے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر
بن حزم سے اُسنے یحیی بن عبد الرحمان بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسولخدا صلعم مدینہ مین اور جس وقت
گہر مین گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آگئے تو
ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آگئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو ابھی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہی واللہ
جسوقت مین نے اُسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی ای ابو یزید تم نے آپ
اپنے ہاتھ بندھالئے کیون اچھی موت نہ مرے یعنی لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین
ڈالا مگر صدا ے رسولخدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہا ای سودہ علی اللہ و علی رسول اللہ یعنی تو آمادہ حرب
کرتی ہی خدا اور رسولخدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہی اُسکی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی
جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام
بن المغیرہ و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحہ آل عفرا کے تھین یعنی ماتم
داری مین عوف و معوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون
کے پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری و سربراہی کرون
اور پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپسے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہی ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے استوصوا بالاسارٰی
خیرا یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے
ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حقتعالی اُنکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ مجھے
تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکے زاد راہ تھے
یہانتک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے
اُس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز بیچ اُن تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اسی روز آخر وقت آگئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے
تھے یعنی جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر
کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہ گئے اُنین چند جوان افسانہ خوان تھے شہاے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ آپس مین اشعار پڑھتے تھے
اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفون یعنی مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین
اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان دیوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے
سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد ابن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سنی اور کسی کو نہ دیکھا تو
وہانسے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہانتک کہ مقام حجر کے مقابل ہوے
وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنہین سے چند بزرگ سمار تھے یعنی افسانہ خوان تب ان لوگون نے اُنکو اُس خبر سے
مطلع کیا اُنھون نے اُنسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ تحقیق محمدؐ اور اصحاب اُسکے موسوم بحنیفہ مین اور وہ لوگ
اُس روز تک اسم حنیفہ نہین جانتے تھے بس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو
یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہ ہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجرائے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا تھا کہ یہ شخص یعنی حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنی مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا حال تو
پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے
اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر ہوے
لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہوے اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر قتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالی نے
اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد ازان
جعفر بن ابی طالب اور اُن کے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن لوگون نے
اُسکو اُس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بھیڑین چرائی ہین کہ وہ بعضے نہر کی ترائی مین سے ہو ولیکن مین نے چاہا کہ بسبب تثبت و تحقیق بہم پہونچاؤن تحقیق کہ
حق تعالی نے اپنے رسولؐ کو نصرت دی ہو بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے کہا
خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنی آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہو تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے بچھا کر زمین پہ
بیٹھا ہو اُسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہو تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ
کرتے ہین و بنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوئی تھی تو وہ تواضع
زیادہ کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب اُنمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش
تم اپنے مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر
کرین جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمھارے غیظ و غضب کو زائل
کردیگی پس مین بوجہ عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحابؓ کے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمدؐ اور اُسکے اصحاب
کو خبر تمھارے نوحہ و بکا کی پہونچے گی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہو
تم بدلہ خون کا لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہو جبتک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے
قریش ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا
باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسولخدا صلعم کے
ساتھ تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنی بعد اس واقعہ کے حقتعالی نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے
لوگون نے دونون امر مین تمیز حاصل کی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہو یعنی آنحضرت صلعم کہ ہم اُسکو منصف
بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہو
رہتے بالاے زمین سے یعنی اس زندگی سے مرنا بہتر ہو کیونکہ یہ قریش جو بزرگ ترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان
عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور ابی وداعہ
بن ضبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے
بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہو چکی بدر کے واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور کبھی اسکے
قتل بدر کے شور و شیون و اشکباری ہو کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ
مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے کہ باعث غضب اُنکے یعنی شماتت مسلمین سے ہر آئینہ کعب ابن اشرف
جزع کرتا ہو لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جس وقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنی کل اہل زمین کو خسف
کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہو کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف باسوختہ ہو اور لوگون کو

جمع کرتا ہو تا کہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی نہین کرتا ہو اوپر دستور قدیم کے
مگر بڑا دلیر واقدی نے کہا ان ابیات کو عبد الرحمان بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی البرناد نے میرے پاس لکھ
بھیجا تھا کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے
اور اسکو ابیات کعب اور اسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکہ مین مقیم ہو پس حسان نے ہجو اسکی اور انکی جو اسکے
پاس تھے کرنی شروع کی یہانتک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جبکہ اسنے اُن ابیات کو مکے مکہ سے بھیجا تھا تو اُس لوگون نے
اُس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرے اور چھوکریان جو اُن لوگون کے پاس ہین اُن
ابیات کو مکہ مین پڑھتی تھین بعد ازان لوگون نے اُنکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے نوحہ
خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال نوچ
ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا
تھا تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو
پردے ڈالدیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق
کرتی تھین اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و
قلق مین تھا اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان
دیگر اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس رہ اور راہ پر جہان ابو حکیم یعنی اُسکا بیٹا گیا
تھا پس مع غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُسی رہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اُسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیم اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اُسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکہ کو پھرے تو کہتے
تھے کہ اپنے مقتولون پر پکارا نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو تمام شماتت کرینگے اور ان اسیرون کے پاس جو
تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو پکارنے سے کہا رضی
اللہ عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ بن اسود چاہتا
تھا کہ ان قتلی پر پکارے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنیوالی کی سنی چونکہ اُسکی
آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر پکارتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنی زمعہ
پر پکارون کہ ہر آئینہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہو تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہو

جو روتی ہے اسواسطے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے پس وسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت روتی ہے اسلیے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے اور بیداری رات کی اوسکے تئین سونے سے منع کرتی ہے پس بکا نکر شتر پر ولیکن بکا کر واقعہ بدر پر جسنے بڑی کلغی والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور بکا کر اونکے لیے کہ اونمین سے کسیکا نظیر و مثل نتھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اونکی جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اون لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اوسنے کہا ای سر نوشتے آیا اونکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمدؐ اور اوسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہے جب تک غزوہ کیا جاوے محمدؐ سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اوسنے حلف کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اوسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کو دیکھی گئی اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا اے گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہوگئین اور تمہاری راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہے کہ مثل تمہارے مقتولون کی بکا کیے جاوین یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا عداوت محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے یہ کلام اوسکا سنا تو کہا اے ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اونکے مقتولون پر منع کی گئی ہین اور بکا نہین کرتا ہے کوئی شاعر مگر اوسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمدؐ و اصحاب سے لیا جاوے اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلے کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی معاذ بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اوسنے کہا جب شکست کھین قریش بکو تو پھرے اور قتل ہوئی تھی بڑے بڑے بزرگوار اونکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا صفوان نے کہا قَبَّحَ اللّٰہُ الْعَیْشَ بَعْدَ قَتْلٰی بَدْرٍ یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے کہا سچ ہے واللہ بعد اونکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اوسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور ہوتے عیال کہ اونکے لیے کچہ چھوڑنا ہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اوسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ جھپکے
اوسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہے پس میرے لیے اونکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ
صفوان اوسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابوامیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو
انجام دیگا اوسنے کہا ہان قسم ہے برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجہپر ہے اور عیال
تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے
مجھسے زیادہ نہین ہے عمیر نے کہا اے ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال
میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت ہو کسی شے کی درحالیکہ مین اونسے عاجز ہون یعنے اپنے حق مین دعا بد
کرتا ہے کہ اگر مین اونکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچہ میسر ہووے اور دین تیرا مجہپر ہے پس عمیر کو صفوان نے
اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اوسکو زادراہ دیا اور صرف اوسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا
عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے عہد لیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہانتک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اوسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اونپر
متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی
دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اوتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد و جمعیت ہے
نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اوسکو گرفتار لیا **واقدی** نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت
مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ
غدار خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ
گئے اور اوسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتہ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتہ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اوسکو حاضر کیا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کرو اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اوسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے ہمکو تیری تحیت یعنی تیری دعا خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اوسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالے
نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہے اوسنے کہا مین اپنے

اسیرون پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اونمین ہمسے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین
حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا ہمارے کچھ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان اترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی
کہ میرا قصد اور ہے سوا اوسکے جو آپ کو گمان ہوا ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہے اوسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تونے کی تھی حجر مین صفوان بن امیہ سے
پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اوس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اوس سے
میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے و حال آنکہ
حق تعالے درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہے عمیر نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ تو رسول خدا ہے اور بے شک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے
کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپکے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا و حال آنکہ یہ بات
جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اوسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اوسکے اوسپر کسیکو اطلاع نہ تھی
اور اوسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا اوسکو مگر خدا نے آپ کو اوسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا و رسول اوسکے کے
اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے حمد ہے اوس خدا کی جو مجھے اس راہ پر لایا
تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے اوسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو
دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین
نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا تھا و لیکن حمد ہے خدا کی کہ اوسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین
قریش ہی مکہ مین جا کر ملون اور اونکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالے اونکو
ہدایت کرے اور ہلاکت سے اونکو نکالے پس حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال
صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے آتا تھا اوس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر
مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی سناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو
بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اوس سے حال عمیر کا دریافت کیا اوسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر
صفوان نے اور سب مشرکون نے اوسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی
کلام نکریگا اور نہ اوسکو کچھ نفع دیگا اور اوسکے خیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اونپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف
اسلام کے دعوت کی اور صداقت رسول خدا سے اونکو خبر دی چنانچہ اوسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان [illegible]

مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نگیا
تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اوسنے کہا مین نے اوسیوقت
پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے
اولٹا پھرا اوسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی اور مین اوس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبھی اوسکو
نفع دونگا اور نہ اوسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اوسنے
اوس سے مُنہ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے
کہ پتھر پوجتے تھے اور اوسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یعنے مین گواہی دیتا ہون اوس خدا کی کہ سوا اوسکے کوئی خدا نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے
خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اوسکو جواب ندیا = المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتہ قافلہ قافلہ
کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل و شیبہ و عُتبہ دونون بیٹے ربیعہ
کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم
مین سے ابوجہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نُبیہ و مُنبہ دونون بیٹے حجاج
کے تھے **راوی** نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا
یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے **راوی** نے کہا کہ ان
لوگون کے باب مین بہم اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند
اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو
عبدالوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی **واقدی** نے اونہون نے کہا مجھسے **روایت** کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن
ابی سلیمان سے اونسے نافع بن جُبیر بن مطعم سے اونسے اپنے باپ سے اونسے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی
بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ رہا کیونکہ مجھکو ماندگی بہت
پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورۂ والطور
وکتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اوٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرات خوب سُنتا تھا یہان تک کہ مسجد
سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور **راوی** نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان
رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ خدا اصحاب نبی کے آئے تھے یعنے واسطے سر بہا دینے عوض [illegible]
اپنے اصحاب کے اور کہا **راوی** نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقدمہ سر بہا اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے
اونمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اوسکے سب تین شبون مین آئے اور کہا **راوی** نے باسناد کثیرہ

کہ رسول خدا صلعم نے سربہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی فلان
وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحیے سے اوسنے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سربہا مقرر تھا اوسنے کہا
سربہا اونکے اسکے اعلے درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچہ مال نتھا
اوپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہی
اوسکے پاس مال ہی اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہی پس اوس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے
جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اوسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کیواسطے
مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے اوسکو دیکھکر کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون
کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سربہای اسیران مین ہمپر غلو وگرانی کرینگے
پس اگر تجکو وسعت ومقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نجاون گا
جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اوسنے اونسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر نکلا
اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سربہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اوسکو اس بات پر
ملامت کی اوسنے کہا مین ایسا نتھا کہ اپنے باپ کو اوس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سوء ہمت والے
اور باز رہنے والے ہو کام سے یعنے غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود راے ہی ہمپر فساد ڈالیگا
واللہ مین سربہا نہین دونگا اسیرون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہی یا چھوڑ دیوین اوسکو محمد واللہ مین زیادہ
نادار نہین ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تمپر حال آنکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہارے کی ہے

نام اون لوگون کے جو مقدمہ اسیرون کے آگے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم
اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ خالد بن الولید وہشام بن الولید
بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف وعمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ
وعمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان
رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا اسیرون کے لوگون کو روانہ
کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سربہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا
اور اسی مقدمہ مین ایک ایسا قلادہ یعنے حمیل جو حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سربہا بھیجا اور **راوی** کہتے ہین
کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زینب کو پہنا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابو العاص کا
ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اوس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے

یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اونپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری رائے ہو یہ کہ رہا کر دو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اوسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اوسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچکر زینب کو یہان رخصت کر دیوے اوسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فدا ابی العاص کے بھائی اوسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا ٭

ذکر سورہ انفال

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باخود با اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و دربارہ قولہ تعالے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا یعنے یقیناً و دربارہ قولہ تعالے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقیناً و دربارہ قولہ تعالے كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے دربارہ قولہ تعالے مِنْۢ بَيْتِكَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و دربارہ قولہ تعالے وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف رائے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و دربارہ قولہ تعالے وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اونسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اونسے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اونکا مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطر ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و دربارہ قولہ تعالے وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لِيُحِقَّ الْحَقَّ یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے
سامان جنگ وغیرہ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ یعنے قریش اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ
بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے درپے وہیم
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى یعنے تعداد اون فرشتون کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ کس طرح
خدا تعالے مدد کرتا ہے اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِنْهُ یعنے اوسکی تمکو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے
آخر اوس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈال دیا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ
جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل
جنابت نہین کرتے تھے وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ یعنے ساتھ طمانینت کے وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ کیونکہ
مقام وحشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلَائِكَةِ اَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ
اٰمَنُوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش
کوئی چیز نہین ہین سَاُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے ہاتھ اونکے کانپتے تھے اس واقعہ سے
اور ترسان ولرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
یعنے اعناق جمع عنق گردن وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے دست وپا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ
یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالے فَذُوقُوهُ یعنے بدر مین
قتل اور آخرت مین عذاب نار اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا الٰی قولہ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ یعنے روز بدر خاصۃً
فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ یعنے بنابر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو
قتل کیا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے
پھینکی تھی یہان تک کہ اونہون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا
یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ قول ابوجہل
اللھم قطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ باتین
ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اوسکے تئین وَاِنْ تَنْتَهُوا یہ خطاب ہے اون لوگون سے
جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ یعنے اسلام قبول کرو وَاِنْ تَعُودُوا یعنے واسطے
قتال کے نَعُدْ یعنے واسطے قتل تمھارے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہمارے
کثیر جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اوس سے يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُونَ یعنے کلام حضرت کا

یہ آیہ نازل ہوا روز احد کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اوس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول
وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق وخیانت نکرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہوا ادا کرو واعلموا انما
اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسیکے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اوسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب معزز سمجھتا ہے وقولہ تعالے یجعل لکم فرقانا
یعنے مخرج رستگاری وقولہ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے
جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے واذا تتلی علیہم ایاتنا قالوا قد سمعنا
لو نشاء لقلنا الی اخر الایۃ واذ قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا
حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالے نے اوسکے حق مین اس آیہ کو یعنے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء
صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم
وہم یستغفرون یعنے نماز بجالاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وما لہم ان لا یعذبہم اللہ
وہم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے اونپر عذاب بزیست وقتل بدر سے وقولہ تعالے
فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم
لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت وندامت
کرتے تھے واسطے اپنے قافلہ کے بچے ہوئے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین
قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے
تو اعمال گذشتہ اونکے بخشے جاوینگے وان یعودوا تو تم دیکھ چکے ہو اون لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نرہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین
اساف ونایلہ کو جیہ دونون دو بت ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول
ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے
رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وما انزلنا علی
عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق وباطل کے
اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش
بالعدوۃ القصوی تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے تو وہ ریگ تھا والرکب قافلہ شتر سواران
ابو سفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہے ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے لا محالہ

ع اور اونکو سو کیا ہو کہ خدا اونکو عذاب نکرے حال انکہ وہ لوگون کو مسجد حرام سے روکتے ہین ۱۲ ع پس چکھو عذاب کو بسبب کفر اپنے ۱۲ ع بر آئنہ کفر کرنیوالے خرچ کرتے ہین مال اپنا واسطے

قافلے آگے قافلے کے آتے یعنے قافلہ شتر سواران یکے قبل از دیگرے آگے و پیچھے نکل جاتے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْ بَيِّنَةٍ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہے عذر و حجت سے یعنے جو کشتہ حجت ہو وَيَحْيَا یعنے جو زندہ رہا
اونمین سے عذر و حجت پر اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا یعنے اوس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ یعنے رعب مین آجاتے تم
وَلَتَنَازَعْتُمْ یعنے تم باہم اختلاف کرتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنے اختلاف فیما بین اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
یعنے تمہارے ضعف قلوب کو يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا
یعنے جمع ہوکر تم سب کے سب پس فرار نکرو بلکہ تکبیر خدا کرو وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا یعنی سیف برحق تعالے
فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن و بودہ پن سے ہے
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ
یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ
مِنَ النَّاسِ وَاِنِّي جَارٌ لَكُمْ یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالے کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ
کرتے تھے اوس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم و قریش
نَكَصَ یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وَقَالَ اِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ اِنِّي اَرٰى
مَا لَا تَرَوْنَ کہ اوسنے دیکھا ملائکہ کو اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ
دِينُهُمْ یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی
نگاہ مین تو ذلیل و حقیر سمجھا اونہون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اوسی حالت کفر پر يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَاَدْبَارَهُمْ یعنے اونکے سُرین کو کہ ادبار کنایہ ہے سُرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان
و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ
یعنے مثل کردار آل فرعون و درباره قول تعالے اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الی قولہ وَهُمْ
لَا يَتَّقُونَ یعنے قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ
بِهِمْ یعنے قتل کر اونکو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً آخر آیہ تک نازل ہوا درباره بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اونکے پاس لیگئے وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنے تیر اندازی وغیرہ
وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ یعنے باندھو گھوڑون کو کہ وہ جیہل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین وَاٰخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ یعنے خیبر والے وَاِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا تا آخر آیہ یعنے قریظہ وَاِنْ يُرِيدُوا
اَنْ يَخْدَعُوكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ یعنے قریظہ و نضیر جب کہ اونہون نے

کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین
یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون نازل ہوئی یہ آیت بدر مین
بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالے الآن خفف اللہ عنکم و علم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم
مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے
ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر کرنا
تریدون عرض الدنیا یعنے سر بہا و اللہ یرید الآخرۃ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین
لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے حلال کرنا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے
فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا یعنے حلال کرنا غنیمت کا ان الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا باموالہم
و انفسہم فی سبیل اللہ والذین آووا و نصروا مراد ہے اون قریش سے جنہون نے
ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے الی قولہ تعالے والذین آمنوا و لم یہاجروا ما لکم
من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے درمیان تمہارے اور اونکے وراثت
نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین و ان استنصروکم فی الدین
فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینہم میثاق یعنے مدت معین اور عہد والذین کفروا
بعضہم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض و فساد کبیر یعنے کفار مین سے
کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس مین ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کی تئین
آیت میراث نے منسوخ کردی و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ان اللہ
بکل شیء علیم اور بارہ قولہ تعالے یوم نبطش البطشۃ الکبری یعنے یوم بدر فسوف یکون لزاما یعنے یوم
او یاتیہم عذاب یوم عقیم یعنے یوم بدر حتی اذا فتحنا علیہم بابا ذا عذاب
شدید یعنے یوم بدر سیہزم الجمع و یولون الدبر یعنے یوم بدر و ان عسی ان یکون قد اقترب
اجلہم پس نہی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر و ذرنی و المکذبین اولی النعمۃ
و مہلہم قلیلا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوا و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا
یعنے یوم بدر و اصبر حتی یحکم اللہ و ہو خیر الحاکمین ایک روز پیش از یوم بدر و من یولہم
یومئذ دبرہ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر اونکے سلیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے
مقابل ہون تو فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نکرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان اونسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ
فرمایا ان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین پس منسوخ ہوئی پہلی آیت ابن عباس کہتے تھے کہ

اور اگر وہ لوگ تمسے نصرت طلب کرین دین مین تو تم پر لازم ہے نصرت اونکی سوا اوس قوم کے کہ درمیان تمہارے اور اونکے عہد معین ہو ...

جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو بیشک اوسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہے و در بارہ قولہ تعالے الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللہ کفرا و احلوا قومهم دار البوار مراد اس آیہ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالے حتی اذا اخذنا مترفیهم بالعذاب یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالے و لنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر عذاب ادنے یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے در بارہ قولہ تعالے اخذنا مترفیهم بالعذاب اوسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کی مجاہد سے اوسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اوسنے عبد الملک بن عبید سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابی بن کعب سے در باب قولہ تعالے یاتیهم عذاب یوم عقیم اوسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اون لوگون کا جو اسیر ہوئے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اوسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اونکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس ظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اوسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اوسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نتھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نرکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو قتل کیا اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور در بارہ فدیہ دینے اوسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اوسکا چار ہزار درم ٹھیرا اور چھوڑا گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین آیا اوسکو حضرت صلعم نے ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہو گیا اور ابو العاص بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اونسے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اوسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھوڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھوڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تمیم موسے خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روی قرعہ کے حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اوسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اوسکے فدا کے لیے اوسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اونسے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف بنی نوفل کا تھا اوسکو حارثہ بن النعمان نے اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین آدمیون مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا اور اسیر وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے اونہون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندہ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی ماد مکہ مین بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اوسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا وہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اوسکی ماد نے اوسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اونسے دریافت کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس درباره فدیہ اوسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی جیش بن مطلب بن اسد تھا اوسکو عبد الرحمن بن عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اونکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن جیش نے انکے تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے مالک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اوسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھوڑا ہوا کا تھا در جنگ نخلہ سے کہ جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تمیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اوسنے غالب کیا مجکو تجھپر
کہ ہر آینہ تو چھوڑ ابھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور
ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اوسکو عبد اللہ بن جحش نے
اسیر کیا تھا پس اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس بازرہا و
بجاے خود رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ اون دونون نے چار ہزار فدا دیکے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار تک
نتھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری ماں کا بیٹا نہین ہے
لیئے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون
اوسکو لیکر چلے جب پہونچے ذو الحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس بھاگ ولید بن الولید اپنے بھائیون سے
چھوڑ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے
قبول اسلام کیون نکیا تھا اوسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دی گئی میری قوم
تب اسلام لائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا
یحیے بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اوسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سواے اس بات کے کہ اوسکو اسیر کیا تھا سلیط
بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اوسکے غلام ابن سحان نے اسیر کیا تھا اور چند روز تک
اپنے پاس اوسکو محبوس رکھا اس ظنہ سے کہ اوسکے پاس مال ہے چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے
آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اوسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی
ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچہ مال نتھا اوسکو کسی نے مسلمین مین سے
اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سربہا اوسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن
عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حیطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اوسکا کچہ مال نتھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ۔ و لکن علی اقدامنا تقطر الدماء ہم وہ نہین ہین کہ ہماری
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون
ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اوسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور
یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اوسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور باب فدیہ اوسکے باپ اوسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اوسکو باز رکھا
اور قیدیون مین ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوس سے
حلف لیا تھا کہ اونپر کسیکے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اوسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ
احد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اوسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اوسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدا چھوڑ دیا اور اوسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر کیا تھا
منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اوس سے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہہ مولی امیہ بن خلف تھا اوسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے
اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن صبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اوسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن
حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اوسکو اسیر کیا تھا اوسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس
آیا تھا کہ چار ہزار درم اوسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید (بن سعد) بن سہم تھا
کہ اوسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف
نے اسیر کیا تھا ونا گاہ اوسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک تھا اوسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے
اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نتھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
کہ ہر اینہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے اونکا جبکہ اوس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین وحال آنکہ مین نے یہ تلوار اوسکو
ماری کہ وہ خم ہوگیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس
جب کہ مکرز آیا تو در بارہ سہیل کے منتہائے رضائے مسلمین اعلے درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے اوسکا
حاضر کرو اوسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اوس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اوسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جاکر زر سر بہا بھیجیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسیکو اوسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیجدیا اور اسیرون مین عبد بن زمعہ
بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اوسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اوسکا نام پہلے عبد العزے تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اوسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

شعر
اسرت سهيلا فلا ابتغي
اسيرا به من جميع الامم
وخندف تعلم ان الفتى
فتاها سهيل اذا يظلم
ضربت بذي الشفر حتى انثنى
واكرهت نفسي على ذي العلم

بن شنوین وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کی
محمد بن یحیے بن حبان سے اونسے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس۴۹ تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اونسے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے
اور ابن عباس سے بھی مثل اسیکے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان
رواۃ کے زہری سے اونسے کہا کہ شمار قید یون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبدالرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے
اونسے کہا روز جنگ بد رچوہتر۷۴ آدمی اسیر ہوے تھے ؁

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیونکی اثنائے رہ بدر مین
واقدی نے **روایت** کی عبداللہ بن جعفر سے اونسے محمد بن عثمان الیربوعی سے اونسے عبدالرحمان بن سعید بن یربوع
سے اونسے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے ازانجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے **واقدی** سے
کہا مجھسے **روایت** کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اونسے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر
واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور
سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اون لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اون لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اونکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابوالبختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اوسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے سمجھنے مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور **واقدی** قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی عبدالوہاب نے باسناد فلان وفلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اونسنے اپنے باپ سے اونسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے **روایت**
کی عبد اللہ بن جعفر سے اونسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے
بدر مین اونسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اونسنے مجھے شمار کرادیا پس وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھہ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھہ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اونکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اونکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا
اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اونکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اونسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذوالشمالین تھے
یعنے اونکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتہ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اونکو خطاب ذوالشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اونکے بائین ہاتہ مین ایک دوسرا ہاتہ
بطریق غدد کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذوالشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اونکو اسامہ جُشَمی نے
قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اونکو قتل کیا مالک بن زہیر جُشَمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اونکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد
رواۃ کثیر کے زہری سے اونسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے
اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اونکو قتل کیا طُعَیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھسے
اس حدیث کو بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ
بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اونکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العَرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوّذ دونون لپسر عفرا کے تھے کہ اون دونون کو ابوجہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے **راوی** نے کہا
کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلے ہین اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن لسحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے اونہون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا راوی
نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اوسنے عطا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ
پڑھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور **واقدی** نے کہا مجھسے
روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اونسے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنائے صفرا سے اور کہا
یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہین اور تین قبرین بمقام دبہ تھین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے
دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہے اور کہا **راوی** نے کہ
خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعاذ بن رفاعہ سے اونہون نے کہا کہ سعاذ بن ماعص زخمی
ہوے تھے بدر مین اور اوسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جب قوت چلے تھے یعنی بدر سے تو بیمار ہوے
اور وفات پائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اونہون نے
کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اونکو عامر بن الحضرمی
نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اونکو شہید کیا
عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین
کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا * * * *

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اوسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اوسنے کہا کہ منجملہ
مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اوسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اوسکو
قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اوسکا اور دو غلام اونکے تھے
کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جبکہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن
ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ
بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا وچونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اوسپر حمزہ اور علی نے
تیز دستی سے حملہ کر کے کام اوسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا
یہ سب بارہ آدمی قتل ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف
نے قتل کیا اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے
ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے
جعفر بن عمرو سے اونے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی
نے کہا مجھسے روایت کی ابو معاشر نے اونے کہا عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری
عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے
مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داود المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو ایوب
بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن ابسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا واقدی نے کہا مجھسے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اوس سے ابن
ابی حبیبہ نے داؤد بن حصین سے اوس سے حدیث بیان کی عمرو بن عاتکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن
الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام
بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن
عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم ابن مرہ سے عمیر بن عثمان
بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے
منقول ہے کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے اس
حدیث کو بیان کیا موسے بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل
جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازان بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اوسکو معاذ
بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود
نے اوسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن
عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا
عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے

نقل کی اوسنے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور آبو سافع الاشعری حلیف
قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ کو علیؑ نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا
اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام
نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ
بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ
اسحاق بن خارجہ نے مجھسے بیان کیا کہ ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور
بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر
الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن
مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اوسکو امیہ بن عائذ بھی کہتے ہین اوسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور
ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالبؑ
نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو
بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان
بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب
بن ابی السائب تھا اوسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر
بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہماری سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اوسکو تو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اوسکا بھائی جبار بن سفیان تھا اوسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب ۱۹ انیس آدمی قتل ہوئے
اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اوسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے
اوسنے کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعتبر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہوکر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اوسنے کہا کہ اوس بن المعتبرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اُسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے
اوسکو واقدی نے اوس سے حدیث بیان کی اُبی بن عباسؓ نے اپنے باپ سے اوسنے ابو اُسید سے
اوسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور بنبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو
ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ واقدی نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اونہون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن
ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف
قریش کا جو بنی عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اوسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور
سعید بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت
مین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے
اونچاس ۴۹ آدمی تھے اونمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس وہ اور تھے جو قتل کرنے میں شریک تھے

نام اون لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ ۳۱۳ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمدؐ نے اوسکو واقدی نے اوس سے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اوسنے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ
بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے
یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون
حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر انکو حوالہ کیا چنانچہ انکو حاصل ہوا زیادہ اس سے جو کچھ کسی کو قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوا ئے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہرآئینہ رسول خدا صلعم
نے جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر انکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر انکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین
نام انکا داخل نہین ہی یعنے کتاب مجاہرین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب عبد
مناف سے تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن
اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان
بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سبنے ذکر کیا ہی اور
حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے
عبد اللہ بن جحش بن زیاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب
و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن رقیش و محرز بن فضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک
بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طے سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس حدیث کو مجھسے
ابو معشر و ابن حبیبہ نے داود بن الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری اور یہی اسد بن
حمیرہ ہی اور ابو مخشی اُسکی کنیت ہی اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہی اور کہا داود بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے
بعض اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود
ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین
سوائے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے حباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون
شخص حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی
بلتعہ حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن
عبد الحارث بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور

حلیفان قریش میں سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن
زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے انکو
مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن خنظلہ بن سعد بن خزیمہ بن
کعب بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری وجہ میں مسعود بن الربیع بن القارہ وذوالیدین بن عمیر بن
عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچوں شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابوسلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر
قافلہ یعنی واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم واجرہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ
بن المعتمر بن انس بن آواہ بن ریاح و از جملہ خلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوئے
بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوئے و اناس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر و مہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حوالی اور پسر انکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنذی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و سائب
بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھسے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اُس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اُسنے داؤد بن الحصین سے اُسنے
عکرمہ سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابوسبرہ بن
ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روز مرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُنکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین آملا اور قبل قتال خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُنکا غیظ و طیش مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر مین اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ تھے اور نام اُنکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوّن کہ بنی صبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی ابرہ و ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ روز بدر حصے قریش کے سو بخش تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد نے اپنے باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی ہوتے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امرئ القیس تھے اور بنی عبید بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور اہل قواقلہ سے بھی اُنکا علاقہ تھا اور اُنھین مین اُنکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ سے تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبیدہ چودہ مین اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیاز قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی زراح بن کعب سے نضر بن الحارث بن عبد زراح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

سلسلہ ... قریش کے جو ... ان میں سے ... چھیاسی قریشی ... جو حاضر ... سمجھے گئے باقی غیر حاضرون کو جو کسی کام پر بھیجے گئے تھے اجازت دی گئی

واقعہ رجیع مین اور انکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شجہ بن سعود سعد بن قران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے انکو واقدی نے ابی عیاش سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اسنے محمود ابن لبید سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داود
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے بشیر بن عبد المنذر
بن زنبیر تھے کہ شہید ہوئے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ انکی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب
و ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ انکو رسولخدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس
جسکی کنیت ابو الافلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوئے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ انکے اولاد نہ تھی و عمیر بن معید بن الازعر کہ انکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن ضیف بن وہب بن
حکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوئے اور وہ شوہر تھے خنساء بنت خذام شاعرہ
کے انکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوئے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوئے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوئے روز جنگ احد کہ انکو رسولخدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حبہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکاءین مین تھا اور حارث بن النعمان
بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے
اور بنی جحجبان ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش بن جحجبان
بن کلفہ تھے اور انکی کنیت ابو عبیدہ تھی اسکے اولاد نہ تھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن فران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امری القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ تابتین بلی مین سے تھا یعنے
ہونا اوسکا بخوبی ثابت نہین اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک ہو اور یہ منجملہ
بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہین ابوایوب تھے کہ نام اونکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم مین
مر گئے تھے زمانہ معویہ مین اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنساء بن عسیرہ تھے
اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن فہد اور نام فہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید
بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کی تھی اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے
و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ
حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہنیہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعیہ
بن رشدان بن قیس بن جہنیہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اونسے کہا مین نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر
بدر تھا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونسے کہا مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمرا اور پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس آدمی تھے مع ابی الحمرا اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اوسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعد ازان اوسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا صلعم نے حصہ و اجرہ اونکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۂ بئیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے اونکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیم

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسار بن سبندول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسار بن سبندول تھے یہ دو آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اوٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید اُحد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سُبیع بن قیس بن عنسبہ بن امیہ بن عامر بن عادی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور انہین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اوسکے بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن اساف اور عتبہ بن عمر بن حُدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنہون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر اونکے حریث بن زید تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی شعیب بن عبادہ بشیر بن محمد سے اونہے اپنے باپ سے کہ حُریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس
بن عباد بن الابجر تن واحد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن حولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ
بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے
اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اونکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن المقدم
بن سالم بن غنم تھے اور اونکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اونکے حلیف تھے یہ سب چھہ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے و عتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے و ملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان و عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اونکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
ذکرکیا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اونکی ہمسائگی کرتا تھا تو اوس سے کہتے تھے کہ قوقل بأعلا
یثرب و اسفلہا یعنے یثرب کی بلندی و پستی مین امن سے رہو اسواسطے اونکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد
دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے
ربیع بن ایاس تھے اور برادر اونکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اونکے
اہل یمن سے تھے اور اونکے حلفا مین قبیلہ بلی سے و بعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن
زمزمہ ابن عمرو بن عمرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم
بن عمرو بن عمارہ تھے اور اونکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اونکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ
بن حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھہ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر
بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف
بنی البدی تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونسے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اونہون اوسکے جد سے اونسے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مر گئے کہ اونکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر اونکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **روایت** بیان کی عبدالمہیمن نے
اپنے باپ سے اونسے اپنے باپ سے اونسے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اونکا حصہ حضرت صلعم نے
عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس
بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و حمزہ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرذعہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے
اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرذعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن
قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس
بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن
جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام
اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور
معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اونکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے و خباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی
اون لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبدالعزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ
سے اونسے دونون پسران جابر سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا
بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان
بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا **راوی** نے مین نے سنا کہ وہ ہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دُہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے عبداللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبید اللہ بن رباب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرج بن خناس اور برادر اوسکا معقل بن المنذر بن سرح بن خُناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خنّاس یہ تین شخص تھے اور بنی خنسا بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنسار بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاکؓ بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عُبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اونکے معبدؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابوالمنذر تھی اور سُلیم بن عمرو بن حدیدہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سُلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی وثعلبہ بن غنمہ وابوالیسر اور نام اونکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا وسہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد مین اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ وعبداللہ دونون پسران اُنیس تھے اور اون دونون نے بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زُریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیسؓ بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارثؓ بن قیس بن خالد بن مخلد تھے اور جبیرؓ بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعدؓ بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اونکی کنیت ابوعبادہ تھی اور عقبہؓ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوانؓ بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعودؓ بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زُریق سے عبادؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعدؓ بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے اور فاکہؓ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اونکے عائذؓ بن ماعص تھے اور مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیر معونہ مین یہ سب پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زُریق سے رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلادؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عُبیدؓ بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافعؓ بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اونکے ہلالؓ بن المعلے جو بدر مین شہید ہوے اور یہ دونون حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ سے تھے و فروہؓ بن عمرو بن وذفہؓ بن عبید بن عامر و خالدؓ بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ سے تھے و رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیف بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ سے تھے ✤

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بد زبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباحت بنو مالک تا آخر اشعار یعنے برے ہوگئے بنو مالک و نبات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنے یہ سب بودے و بیدل ہوگئے) کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اون مسافرون کے جو تمسے مغائرت رکھتے ہین پس نہ وہ مراد ہین نہ مذحج ہین تم اوسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا پختہ باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنے جسطرح بوٹیان کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر سے) سو جناب کے اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اونکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اوبھارتی ہے تو اونہون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا اور اوسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اوسکے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران اوسکے سوتے تھے اور اوسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیر خوار تھا جسکو وہ دودہ پلاتی تھی وہ بھی مان کے سینے پر تھا تب عمیر نے اوس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اوس شیر خوار کو اوس عورت سے جدا کرکے تلوار اپنی اوس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اوتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکلکر نماز صبح کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اونہنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھپر کچہ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑین گی (کنایہ اس مثل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سُننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اون لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب
چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اوسکو
اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ
پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اون لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف
آتے دیکھا تو سب اوسکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی
فَکِیدُونِی جَمِیعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تمسے میرے حق مین ہوسکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو
یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کرسکتے ہو پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر
تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئنہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو
قتل کرتا پس اوسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی
قوم کے خوف سے بطور استخفاف اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے **اشعار** بَنِي وَائِلٍ وَبَنِي
وَاقِفٍ • وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ • مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا • بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي •
فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ • كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ • فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ • قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ •
فَأَوْرَدَكَ اللَّهُ بَرْدَ الْجِنَانِ • جَذْلَانَ فِي نِعْمَةِ الْمُولِجِ یعنے اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ
ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء نے واے ہو اوسپر اپنے شوہرون کو بلایا و حال آنکہ
مرگ خود اوسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ نفس ہے
اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اوسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اوس جوان نے آخر اوس
عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اوسکو کچھ باک نتھا پس اے عمیر
حق تعالے تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور **واقدی**
نے کہا کہ مجھسے **روایت** کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان انیسوان
مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے ابو مصعب اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اونہون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سی اور وہ کبر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین اوسوقت عمر اوس شخص کی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر امادہ بشر کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین **اشعار** پڑھتا تھا **قَدْ عِشْتُ حِيناً وَمَا اِنْ اَرٰى ۔ مِنَ النَّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعًا ۔ اَجَمَّ عُقُولًا وَاٰتٰى اِلٰى ۔ مُثْبِتٍ سِرَاعًا اِذَا مَا دَعَا ۔ فَسَلَبَهُمْ اَمْرَهُمْ رَاكِبٌ ۔ حَرَامًا حَلَالًا لِشَتّٰى مَعًا ۔ فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمْ ۔ وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمْ تُبَّعًا ۔** یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس اوسنے ان لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہی حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے باعث اوسکی بادشاہی کے اوسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اوسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اوسے تر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے اونہون نے کہا مجھپر نذر واجب ہے کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اوس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی گھات مین رہا یہانتک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اونکی محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اوسکے پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اوسوقت اتباع اوسکی طرف اوسکی دوڑے اور اوسکو گھر مین اوسکے اوٹھانے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اوسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن بن عمر کے رقیش سے **روایت** کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسویں مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور نہدیہ عورت جو مسلمان تھی اوسنے حال مین ابو عفک کی یہ شعر کہے **اشعار** **تُكَذِّبُ دِينَ اللّٰهِ وَالْمَرْءَ اَحْمَدَا ۔ لَعَمْرُ الَّذِي اَمْنَاكَ اِنْ بِئْسَ مَا يُمْنِي ۔ حَبَاكَ حَنِيفٌ اٰخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً ۔ اَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلٰى كِبَرِ السِّنِّ ۔ فَاِنِّي وَاِنْ اَعْلَمْ بِقَاتِلِكَ الَّذِي ۔ اَبَاتَكَ حِلْسَ اللَّيْلِ مِنْ اِنْسٍ اَوْ جِنِّيِّ** یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اوس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس صورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بری موت نے تجھکو مارا اوس مرد حنیف یعنی سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا اس ضربت کو اپنی بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا یا یہ کہ قاتل لازم شب تھا یعنی ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہی اعلم سے اے تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان ہے یا جن ہے ❋

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت کے محاصرہ اونکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اونسے ابن کعب القرظی سے اونسے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو یہود کی قوم نے
حضرت صلعم سے دوستی کی کہ درمیان اونکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہد نامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے ہر ایک قوم کو جو باہم حلیف
یکدیگر تھی ملحق و مجتمع کر کے درمیان اپنے اور اونکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین نیز قائم کی تھین منجملہ اون شرطون کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی
نکرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اصحاب بدر پر فتحیاب ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود فیما بین کو
قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اونکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اونکے پاس بھیجا اونسے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے
پہلے اونسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ تحقیق مین رسول خدا ہون
پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اون لوگون نے جواب دیا اے محمد
تو مغرور نہو ظفر یابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اوس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو
ہمسے مقابلہ کریگا تو تجھکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نکیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ تو
بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے
اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے
بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اوس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اوس عورت کو خبر نتھی پس اوسنے
دامن پیراہن اوس عورت کا پیچھے سے اولٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے
اوٹھی تو اندام نہانی اوسکا کھل گیا پس لوگون نے اوسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اوٹھکر
اوس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اوسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت
جمع کر کے اوس مرد مسلم کو قتل کیا اور اوس عہد کو جو فیما بین اونکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادۂ
حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑہی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اونکے لشکر بھیجا اوس لشکر نے
اونکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اون یہود پر سرکشی کی اور اونکو آوارۂ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے
جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ
مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ترجمہ آیہ
اگر اندیشہ کرے تو اونکے شب خون زنی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اونکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اونکو

عذر باقی نرہے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول اس آیتہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکرکشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے اونکو اونہین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے اونکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اوتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر باطاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم واطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ ان کو باندہو پس باندھے گئے بعض طرح بازو باندھی جاتی ہین اور رسول خدا صلعم نے اون بندیون پر منذر بن قدامہ السلامی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو کھولدو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہے اوسے تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اوسکو قتل کرونگا تب ابن ابی بر ہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے گیا او حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اوسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اوسنے کہا نچھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اونمین چار سو آدمی پیراہن پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بعاث رومیون او حبشیون سے ہماری حمایت کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی روز قتل کر ڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اوسکا کہ انی اخشی الدوائر بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اون لوگون کو کھولدو خدا اوسپر اور اوسپر لعنت کرے چنانچہ جب اون بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اون سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر آیا کہ اونکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اوس وقت در دولت پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے اوسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اون رسول خدا سے نہوگا تو اندر جانے نپاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا تب عویم نے اوسپر حملہ کر کے سر اوسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اوسکے حلیف تھے باہم غوغا کر کے اور کہا اے ابوالحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نرہین گے اور نہ اس بات کے قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اونپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا اے ہو تیر قرار پکڑو اور مستقل ہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نرہین گے اس مقام پر جہان تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد ازان ابن ابی نے اونکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمہارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر اونسے دغا کی کہ اونکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ مقاتلہ
کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اوتر آئے کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ
اونہون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اوتر آئے تو محمد بن مسلمہ اونکو شہر بدر کر آیا اور مال اونکا ضبط کر لیا چنانچہ
اونکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ ہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اونکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اونکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا
بھی بہت تھا کہ اکثر اونمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اونکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اونکے پاس زمین وزراعت تھی
اور اونکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اون لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی اوس او
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہمسے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اونکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اون لوگون سے اور اونکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپکیطرف آیا ہون اور ابن ابی و عبادہ
بن صامت اونہین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن ابی نے
اوس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس اونکو
یاد دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے واز یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اوسکا تو
فردا دیکھیگا اور جب عبادہ اون لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اوسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اونکو نکالا اور آپ بھی اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اونکے پیچھے عقب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور **راویان** اخبار نقل کرتے ہین
کہ در بارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوا سے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی
سنی ہے کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے عروہ سے اوسنے کہا
کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ دروئی ظاہر
کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے
اونسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اونپر لشکرکشی کی
یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے اور
اونکے زنان و فرزندان اونہین کے ہین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن القاسم نے
اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اوسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا
کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے
مین نے اونسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا
مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قریٰ مین
پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قریٰ نے پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت
کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اونہون نے وہین بود و باش کی مگر بقا اونکی بہت
تھوڑی دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یحیے بن عبد اللہ بن
ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اوسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابولبابہ بن عبد المنذر کو تین بار
مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین
ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ
روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ
نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اوسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے
تو ابوسفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا
بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس
سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پہر شبا شب
پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی اوس سے دریافت کرین اوسنے

انکار کیا کہ دروازہ اونکے لیے نہ کھولا اور نہ اونسے ملاقات کی پھر اوسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے اونکے لیے دروازہ کھولا اور اونکی مہانداری کی اور ابو سفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اوسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابو سفیان وہان سے نکلکر بمقام عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابو سفیان نے اوس انصاری اور اوسکے مزدور کو قتل کیا او عُریض مین دو گھر انصاریون کے اور اونکے کھیت جلا دیئے پھر جب اوسنے یہ دیکھا کہ قسم اوسکی در باب ترک زینت و بدلا لینے کی اوتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابو سفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابو سفیان اور اصحاب اوسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکروی سے سفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اونکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اوس مقام پر گذر کرتے تھے تو اوٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اوس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابو سفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اوسکا یثرب مین ہر کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے ؁

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سُلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آن حضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اوسنے یعقوب بن عتبہ سے اونھے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے کہ اونکو خبر مجمع غطفان و سُلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اونپر لشکر کشی کی اور اونکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اونکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اون مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اوس میدان مین نہ پایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تبلاش اونکے بطن وادی مین متوجہ ہوئے چنانچہ اوس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اونمین ایک لڑکا تھا اوسکا نام یسار تھا اوسنے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اون لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والی وارد ہو چکی ہین

شفائی فی قرانی کنیتا علی ظمآء مع سلام بن مشکم وذالک ابو عمرو بجود یادی وکان تبنیت ثبت کل اتیت جعفر

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین
اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انہین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والی چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اون چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہ ہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑہ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائی ہین
اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کرلو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس دیتے ہم آپ کو
دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو اونہون نے کہا
ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اوس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اوسکو آزاد کیا اور یہ ہوا
کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی
تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری روایت
مین **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اور نے اوس سے جنے اوسکو خبر دی اور نے ابی اروی الدوسی سے اونے کہا مین ہمراہ لشکر اون
لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اونمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اونے ابی عفیر نے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بر وقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کر کے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اوسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا تھا

واقدی نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے یزید بن رومان و معمر سے اون دونون نے زہری سے اونے
ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اونے اپنے باپ سے اونے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے
بطرق رواۃ اپنے اپنے کی پس جس امر پر لوگون کا اجتماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اونکے
اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم مکے
سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اونمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہو گئے تھے

مگر اونمین سے اہل جمعیت واہل حصون تھے اور اونمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس وخزرج کے
پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائی تو ان سب کی نیکو خواہی چاہی اور اونکو مصالحہ باہمی
طلب کیا اور اوسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اوسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ
رسول خدا صلعم اور اصحاب کو ایذاے شدید دیتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو
اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اونسے عفو کرو اور اونہین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوا
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ترجمہ البتہ تم لوگ سنتے ہو
اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے بدزبانیان اونکی وحال آنکہ صبر کرنا تمہارا
اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور انہین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی
یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین سے
کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور
اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اوسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے
کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوے
آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تیر واللہ آجکے روز شکم زمین تمہارے لیے
بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے
اور اسیر ہوے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو
محمد سے عداوت ہے اوسنے کہا تم کیا ہو کہ ہر آئنہ قوم اوسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس
جاتا ہون اور اونکو برانگیختہ وآمادہ جنگ کرتا ہون اور اونکو اونکے مقتولون کو یاد دلاکر رلاتا ہون کیا عجب ہے
کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اونکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکہ
مین پہونچکر پاس ابو وداعہ بن ضبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے
مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ
وَتَدْمَعُ + قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعَدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُولُ
أَقْوَامٌ أَذَلُّ بِسُخْطِهِمْ + إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوا فَلَيْتَ
الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا + ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ + كَمْ قَدْ
أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ +

طَلْقُ الْیَدَیْنِ اِذَا الْکَوَاکِبُ اَخْلَفَتْ حَمَّالُ اَثْقَالٍ یَسُوْدُ وَیَرْبَعُ + نُبِّئْتُ اَنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ کُلَّھُمْ خَشَعُوْا لِقَتْلِ اَبِی الْحَکِیْمِ وَجُدِّعُوْا + وَابْنَا رَبِیْعَۃَ عِنْدَہٗ وَمُنَبِّہٌ + ھَلْ نَالَ مِثْلَ الْمُھْلَکِیْنَ تُبَّعُ +

یعنے چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارزال اپنے غصے اور غیظ مین کہتے ہین کہ ہر آئنہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش زمین اوسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اہل اونکو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین برترین مردم تھے اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند اونکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اوٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین + مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی گئی یعنے ننگے وخوار ہو گئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیجدیے شعر

بَکَتْ عَیْنُ کَعْبٍ ثُمَّ عُلَّ بِعَبْرَۃٍ + مِنْہُ وَعَاشَ مُجَدَّعًا لَا یَسْمَعُ + وَلَقَدْ رَاَیْتُ بِبَطْنِ بَدْرٍ مِنْھُمْ + قَتْلٰی تَسُحُّ لَھَا الْعُیُوْنُ وَتَدْمَعُ + فَابْکِیْ فَقَدْ اَبْکَیْتَ عَبْدًا رَاضِعًا + شِبْہَ الْکُلَیْبِ لِلْکُلَیْبَۃِ یَتْبَعُ + وَلَقَدْ شَفَی الرَّحْمٰنُ مِنْھُمْ سَیِّدًا + وَاَھَانَ قَوْمًا قَاتَلُوْہُ وَصُرِّعُوْا وَنَجَا وَاَفْلَتَ مِنْھُمْ مَنْ قَلْبُہٗ + شَعِفٌ یَظَلُّ لِخَوْفِہٖ یَتَصَدَّعُ + وَنَجَا وَاَفْلَتَ مِنْھُمْ مُتَسَرِّعًا + فَلٌّ فَلِیْلٌ ھَارِبٌ یَتَھَزَّعُ +

یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک اوسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا کٹا ہوا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون کو دیکھا کہ اونپر بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو اے کعب کہ تو نے شیر خوارون کو رولایا ہے مانند پلّون کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اونکے مقتولون کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اونکی بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کی ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزاوار ہلاکت کیا اوس قوم کو جنھون نے اوس سید سردار سے مقاتلہ کیا درحال آنکہ وہ مارے گئے +

اور اونہین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا۔ اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا۔ اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا۔ بعد ازان رسولخدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی جگہ مکے مین اوترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا **شعر** اَلَا اَبْلِغَا عَنِّی اُسَیْدًا رِسَالَۃً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ مُجَرَّبُ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفیٰ اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَۃُ زَیْنَبُ + وَعَتَّابٌ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّۃٍ + کَذُوْبُ سُئُوْنِ الرَّاْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبٌ + اَلَا اَبْلِغَا الخ (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسیدؓ کو میری طرف سے یہ پیام پہونچادو۔ کہ خال تیرا غلام اور مکر وفریب مین آزمودہ تھا۔ قسم ہے زندگانی کی کہ اُسید اپنی ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا تھا۔ اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑی پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے۔ اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا۔ غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اُسید پدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اوسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اوٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اوٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اوترا ہے پس حسان ہمیشہ اون لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے بھی اوسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نپایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اوسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِیْ اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اوس بارہ مین کہ اوسنے اعلان شر اور شتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اوسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اوسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اوس سے انتقام کرونگا کہ اوسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اونکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے ترک آب وطعام کیا ہے اونہون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اوسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنے تجکو فقط جہد لازم ہے ولیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے

اس باب مین مشورہ کرپس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اونمین عباد بن بشر اور ابونائلہ سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جُبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یارسول اللہ ہم اوسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اوس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اوس سے باتین کرنی ضرور ہونگی (یعنے خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابونائلہ پاس کعب کے گئے جب اوسنے اونکو دیکھا تو شان اونکی اوسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اوسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابونائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اوسوقت کعب کی مجلس مین اوسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے گراوسوقت رعب سے رنگ اوسکا متغیر تھا اور ابونائلہ ومحمد بن مسلمہ اوسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اوس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابونائلہ اوسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اوٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اوٹھ گئے تب ابونائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سُنین اور مظنہ بدگرین ہم اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہے کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیراندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے نفوس نے تعب ورنج اوٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہمکو اوسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہوکر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کہا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت وریاست اوسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے ابونائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری رائے پر ہین میرا ارادہ ہے کہ اونکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید وفروخت گندم وتمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ بروا خانہائے ہمارے پر مین تمر قسم عمدہ سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہے پر مغز اور دلدار کہ اوسمین دانت غائب ہوجاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہوا اے ابونائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہے تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے مین چھینا چھینی کی ہے تب ابونائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اوسمین سے ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے سچ بتا کہ محمد کے امر مین تیرا کیا ارادہ ہے سلکان نے کہا اوسکی خواری اور اوس سے باز رہنا اور کنارہ کشی کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تم لوگ

جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو تیرے پاس رہن کروگے اوسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور
کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین
البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ بقاف انگشتری بانقش یعنی خاتم و مُہر اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حافہ بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا
پس ابونائلہ وعدہ پھر آنیکا کرکے اوسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اونسے مشورہ کیا کہ
شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے
اور ماجرائے فیمابین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو
روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو
بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ ۲۵ پچیسوان
مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اوسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اوسکے محل کے نیچے پہونچے
تو ابونائلہ نے اوسکو آواز دی اوسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اوسی عرصہ مین اوسکی نئی شادی ہوئی تھی
کہ وہ اپنی دولہن کے پاس سے یکایک اوٹھا تو اوسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے
تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اوسنے کہا
مجھسے وعدہ ہے اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجکو سوتے ہوئے پاتا تو نہ جگاتا
میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل رلائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا
کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اونکے پاس آیا اور اونسے
ملاقات بدعاے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا
بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اونسے مائل بانبساط ہوا تب اون لوگون نے
کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرح العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین
باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرح پہونچے تو ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے
سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اوسکی مہک
چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اوسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر ملاتا تھا بلکہ اوسکو بطور
افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اوسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور
اور تھوڑی دیر اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبوئی کی مدح کی اور کعب کو
اوس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اوسکی زلفون کی لٹین لین اور
سلسلہ بندی کی اور اوسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو

پس اون سب نے اوسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اوسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی
اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اوسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی میرے تلوار کے میان مین ہے
مین نے اوسکو جلدی سے کھینچکر اوسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھُری اوسکے پیڑو تک اوتر گئی تب
اوس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اوسکے شور سے متحیر ہوکر اون ٹیلون پہ
آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سُنینہ ایک یہودی تھا
قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اوسنے اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے
بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو اونمین سے حارث بن
اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑگئی کہ اوسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہوچکے تو سر اوسکا کاٹ لیا
اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد پر نگران ہونگے
تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک اون جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اون تک پہنچ گئی
کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اونکے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان
سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس
وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام
عرض کرنا تب سب اوسکے پاس لوٹ آئے اور اوسکو سوار کر لیا یہانتک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے
اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اوسوقت شب کو رسول خدا صلعم
نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اونکے تکبیر کی سُنی تو خود نے بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو
قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اوٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا
پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنے تم سب کے منہ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منہ اوجالا رہے
اون سب نے جواب دیا ووجھک یا رسول اللہ یعنے آپکے منہ کو بھی بقا ہو پس اون لوگون نے سر کعب کا حضرت کے
روبرو ڈالدیا حضرت نے اوسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے
اوسکے زخم مین تھوک ڈال دیا پھر اوسکو اوس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے
موزون کیے ہین اور پڑھے ہین اونکا مضمون یہ ہے صرخت بہ فلم یحفل لصوتی +
واوفی طالعا من فوق قصر + فعدت فقال من ھذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر
فقال محمد اسرع الینا + فقد جئنا لتشکرنا وتقری + وترفدنا فقد جئنا سغابا
بنصف الوسق من حب وتمر + وھذی درعنا رھنا فخذھا + لشھر ان وفا او نصف شھر

فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر - و اقبل نحونا
یہوی سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + و فی ایماننا بیض حداد
مجربة بها الکفار نفری + فعانقه بن مسلمة المرادی
به الکفان کاللیث الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره
ابو عبس بن جبر + و صلت و صاحبای فکان لما + قتلناه الخبیث
کانه ذبیح عفر + و مر بن سه نفر کرام + هم ناهیک من صدق وبر + وکان الله
سادسنا فابنا + بافضل نعمة واعز نصر یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اوسنے میری آواز کی
کچھ پروا نکی اور چڑھگیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو اوسنے کہا
یہ پکارنے والا کون ہے، مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون، پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلد آ
کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش
بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کر دینگے
تو اسکو رہے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے
آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے
کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ
تم کسی کام کے لیے آئے ہو، پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی
کہ اوس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اوسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ اوس جیسے
کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اوسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبیر نے اوسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اوس خبیث کو مثل
گوسپند کے ذبح کیا تو سر اوسکا اشخاص کرام کا سامنے لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا
اللہ تعالیٰ یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لوٹے بہترین نعمت
اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہوئی تو اوسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا
کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے قابو مین پاؤ تو اوسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اونکے
رؤسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا ورنہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن
الاشرف کے ہمپر شب باشی یا شبگذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور محیصہ
ابن مسعود کا حلیف تھا کہ آخر کو محیصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے ابن سنینہ پر حملہ کر کے اوسکو قتل کیا پس حویصہ

جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے عمر میں زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اوسکے مال سے یعنے تو اوس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اوسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا سبحان اللہ اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی اونکا حکم بجا لاتا اوسنے کہا ہان یقین اونکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچاوے خوشگوار ہے پس اوسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتله + لطبقت ذفراه بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقله + متی ماتصوبه فلیس بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعا + ولو ان لی مابین بصری ومارب یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر درحال آنکہ اگر مین خود اوسیکے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اوسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اوسکا سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اوسکا اور جب تو اوسکو راست یعنے علم کرے تو وار اوسکا جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اوسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہووے ما بین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو اونکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن اشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اوسکی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اوسکے جو اوسکی رای پر ہین تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا و لیکن اوسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحال آنکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اوسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے اونکو بلوایا کہ اونکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اوسمین لکھا جاوے اوسکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم جب مدینہ پر حاکم تھا اور کہ اوسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اوسوقت اوسکی مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اوسنے کہا

ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اونہون نے مروان کی طرف
خطاب کر کے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین
قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دیگی یعنے خدا تعالے
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکرے سوائے مسجد کے وا ما تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے
کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو
تو مین تجکو قتل کرون پس اوس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا
اور جب کہین جانا اوسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا وبعد ازان پھر چلا جاتا تھا
والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین
موجود تھا پس محمد نے اوس نعش کو دیکھا کہ اوسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اوسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبدالرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہملوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جا کر اوسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک ساری جریدے اوسکے سر و منہ پر
ٹوٹ گئے اور بہانتک مارا کہ اوسکے بدن مین کوئی عضو صحیح وسالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اوسمین کچھ
طاقت وقوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا ✤ ✤ ✤ ✤

غزوہ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارہوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اوسکو خبر دی زید بن
ابی عتاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اوس سے حدیث بیان کی
عبدالرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبداللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوائے اونکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا **راویون** نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ ومحارب سے بمقام
ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین
اور اونہین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی

مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اونکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنبیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ کو جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اوسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اوس سے پوچھا تو کہانکا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اوسنے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جا کر اپنی بود باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد تر ہوتا ہے کہ وہ کسی وادی مین جا کر جا بسے ورود تجویز کرتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر تیرے قوم کی پہونچی ہے اوسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اوسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو حضرت نے پہلے اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا نکرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے چلتا ہون اور آپ کو لیچلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اوسکو ہمراہ لیچلے اور اوسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اوسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اونکے سرون پر قریب تر اوتار لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلۂ کوہ پر نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے امر مین پھر آئے اور لشکرگاہ مین اوترا اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اوسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذوامر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کرکے یعنے اوس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اوتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہوجاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا تھا اور اوسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اون اعراب نے دعثور سے کہ وہ اونکا سردار اور اونمین بڑا شجاع تھا کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اوسکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اوسوقت تک کہ ہم اوسکو قتل کر ڈالین یعنے اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچینگے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک سیف جو تیز و بُران تھی اوٹھالی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر سر پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالے بچاتا ہے

اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اوس تلوار کو حضرت نے اوٹھا لیا اور اوسکے سرپر اوٹھائی اور فرمایا اب آج تجھکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اوسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اوسنے کلمہ شہادت پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک رسول اوسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اوسکی تلوار اوسی کو دیدی اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین وحال آنکہ تو اوسپر قادر ہوچکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اوسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اوسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اوسپر جمع نکرونگا پھر تو اوسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اوسوقت یہ آیت اوسکے بارہ مین نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اوس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اونکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اونکو تمسے باز رکھا اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہے اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آن حضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اوس طرف کی تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نکیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے اور آمادہ سفر ہوے جب پہونچے اوس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اوس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اوسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اوسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اوسکے قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعدازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے تو دیکھا کہ فی الواقع وہان کوئی نتھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اوس قوم کا یا اس قیدی کا پایا گیا تو اوسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے۔

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اوس لشکر کو چاک کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اوس مین کوئی اور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کو ہوئی کہ یہ اٹھائیسوان مہینا ہجرت سے تھا **واقدی نے کہا مجھسے حدیث** بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے حذر کرتے تھے اور اودھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اونکو رسول خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے اپنے مشورہ مین کہا کہ ہر آئنہ محمد اور اوسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنے دریا کے کنارے کچھاروں اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اونسے مصالحہ رکھتے ہین اور اونکی رعایا بھی اونکی شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اوس سے کہا کہ پھر راہ ساحل کی کنارہ کر اور رستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اوس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجورہ دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اوس طرف کا رہبر ہے اور اوس راہ سے آتا جاتا ہے اوسکی آنکھ باریک نما و دوربین ہے صفوان نے کہا وہ کون ہے اوسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ رستہ اوسکا سمجھا ہوا ہے اور اکثر اودھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا ہے کہ ہمارے قافلہ شتران کا راستہ اودھر سے

نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے چلونگا راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے
اودھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین
اور اندنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو
مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اوسکے ہمراہ کر دی اور عبد اللہ
بن ابی ربیعہ و حُویطب بن عبد العزی با دیگر مردم قریش اوسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ
اون سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی
کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اوسکے ساتھ بطریق
معافی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اونکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اوس روز تک شراب
حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اونکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اوس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اونکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اوسی وقت
حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ
روانہ کیا پس انہون نے جا کر اوسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی
اونمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اوسکے پانچ حصے ہوئے کہ
اوس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور باقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات
بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اوسکو حاضر کیا اوس سے کہا گیا اسلام قبول کر اوسنے قبول کیا پس قتل سے
اوسنے امان پائی ✤ ✤

غزوہ احد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال ۳ سیوین سنہ نبی ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے
اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل
بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد
اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اون اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے
مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اونمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھی بعض سے
چنانچہ جو کچھ ان لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر جمع کیا پس روات موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ
مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوئے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ شتران جسکو ابو سفیان شام سے لایا تھا سب

دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار ندوہ مکے مین ایک منار ہے جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس
وہ سب وہان اوسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اونکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سی
جدا ہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اوسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جُبیر
بن مُطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبد اللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبد العزی و حجیر
بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اسے ابوسفیان دیکھہ ان کاروان شتر کو
جنکو تو لایا تھا اور اونکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہے اور وہ سب
بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ
کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین
خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اونکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے
قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص بدلا اپنے
مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور شرفاء میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران
متوقف تھا تا آنکہ طرف اُحد کے تیاری چلنے کی کی پس اون لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے
اوسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اوسکے پاس وعدہ پر رہن رہے کہ اونکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ
زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اوسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے
کہا اے ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اوسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی یا کہ
مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اونکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے
اور تجرہ لیتے جاتے خرید و فروخت اونکا صرف سرزمین شام بھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران
بنی زہرہ کا ضبط و بند کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اوسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا
وہ سب اونہین لوگون کو سپرد کر دیا اوسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا
تمام اونہین کو سپرد کیا جاوے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اونکو
نہین ملتا اور جمیع قریش کو اونکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش کو چھوڑ گئے تھے
لینے بدر کے جاتے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ
اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس اسیطرح ہم لوٹے

غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ اونکا
کوئی مانع ضرر و مددگار ہے کل اونکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا **راوی** نے کہا پس یہ قول انہین ہے کہ ہر قوم
نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کی بارہ مین
یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے
قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق
و اجتماع کیا تو اوسوقت سبنے باخود باہم یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر اونسے نصرت کی درخواست کرین کہ
ہر آئنہ پرستندگان وسندگان مناۃ ہمسے تخلف نکرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اونکو ہمارے
صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور اون لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع ہین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس
اتفاق رائے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے
اونکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو
بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا
احسان کیا ہے اور مین نے اونکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمہارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کی
پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اوسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی
دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اوسکو وفا کرونگا کیونکہ اونہون نے
مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوائے کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اونسے
سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اوتنا ہم تجکو دیوینگے
اور اگر تو قتل ہوجاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک
کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے نا امید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر
بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا
اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس
ابو وہب چلکر آوے اور اوسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ
مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جسکا
مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ مناۃ بت کا پس
اوسکی اولاد بنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اوسنے خطاب کیا
کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمہارا باپ بھی مددگار رہا مجکو نچھوڑو کہ

بلا حمایت چھوڑنا حلال نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
تعدونی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آئندہ کا ندو اور کہا **راوی** نے کہ ابو عزہ کی
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو اونکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اونکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اوسوقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی بکیر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اونسے نسطاس سے اونسے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اوس غم کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو
زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اوسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اوسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اسامر مین
بمضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری رائے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمنون کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اونکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ
نے کہا جو بات قرار پائی ہے اوسکے خلاف کبھی نہو گا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ
عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا
ہان ہم تو ضرور چلینگے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ
کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اوسی روز بہترین
مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نکرونگا کیونکہ مین بھی تو اونہین مین سے ہون
جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا
کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی
اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبد اللہ اکبر کی تھی اور دوسری جو روا اوسکی
بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبد اللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد
بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اوسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب
و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث
بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص
کے ساتھ اوسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھی اور خناس بنت مالک

بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبد الاسد کے ہمراہ اوسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون فرزندان مسک الذیب نے دغیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اوٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوئے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین آراستہ وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابش کا تھا کہ اونہین مین سے ایک شخص اوسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور بعضے یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اون تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اوسکو طلحہ بن ابی طلحہ اوٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اون لوگون کے جو اونسے آملے تھے کہ اونہین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور ساز ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اوس لشکر مین سات سو زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اوس وقت عباس بن عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور اوس سے یہ شرط کرلی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اوس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئنہ قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو تجہہ آپکو فکر وتدبیر کرنی ہے اوسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہوکر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور اونکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اونمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے سلاح فراہم کرلیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا سے حضرت کو دیکھا کہ اوسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اوسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا ایما فرمایا تو اوسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس اوسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی نہین ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا اونہون نے عرض کی یا رسول مجکو اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے ہیں

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا شخص نہین آیا ہے جو دونا کو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب ان حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع
ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنی لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اونکو کہا لا ام لک یعنے تیری ماں مرجی
تجکو ان باتون سے کیا کام اوسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اوسنے اوس خبر کو سعد سے بیان کیا
تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے
وحالانکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد فرمایئے بعد ازان
سعد نے اوس عورت کے سر کی لٹون کو ملاکر پکڑا یعنے اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو پہونچے
اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے در پردہ فرمائی تھین اوسکو
اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اوس سے چھپایا اوسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہے تب اوسنے
وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہوجاوے تو آپ مظنہ میری جانب کرین کہ
مین نے آپ کے راز کو ظاہر کردیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے و بالآخر خبر روانگی قریش کی مکہ سے
لوگون مین مشہور ہوگئی اور اوسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے اور انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر اونکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ
مین قریش سے جاملے مگر اونسے علحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر ہے مدینے سے باقی حال
آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اونہون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اوسکو خبر کرآئے ہین اور اوسکو
ڈراکر ہوشیار کردیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اونکو خبر دی ہے پس وہی لوگ اب آنکر اپنے گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اونسے کچھ ضرر نہ پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اوسکو قطع کرڈالین اور اونکو نادار و مفلس کرڈالین تاکہ پھر
کبھی جبر نقصان اونکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اونسے اندیشہ نہین ہے
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اونکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اونکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اونسے دعوی خون کا
ہے اور اونکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمے نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اوس دن

ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے تو گئے اور قریش کے ساتھ قیام پذیر ہوے اور یہ ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو بیچلو اس قوم کے پاس تا ہم اونسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اونکو اوبھارنے لگا اور اونکو معلوم کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اوسیکے اوبھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور ابو عامر اونکے ساتھ نگیا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی اونکے ساتھ نکلا اور قریش سے یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور اونکا پیشرو ہوتا یعنے بدر مین تو اونمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہنگے پس اون لوگون نے اسکو قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اون لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین اوس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اوبھارتی تھین اور اونکو طیش مین لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اونکو اونکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اوترتے تھے تو منجملہ شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے اونکو ذبح کر کھاتے کھلاتے تھے اور اوس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اونکے ساتھ زاد تھا اوس مال سے جو اونکے پاس جمع تھا اوسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ تمہاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنی اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ اوسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اوسکی شرم سے تمہاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمہاری عورتون مین سے کسی پر ظفر یاب ہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اوسکی مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکوکار ہے تو باز خواست اون استخوان بوسیدہ کی بحال کثیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اس باب مین اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اونہون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر نکرو کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مُردون کی قبرین کھود ڈالینگے اور ایسا ہوا کہ قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین[۳۲] مہینے ہجرت سے اور اون لوگون کے ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

انکو اونکو اوتارا اور اوسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس یعنے انس و مونس دونون پسران فضالہ کو مقرر کر کے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور اونکے ساتھ رہے یہانتک کہ وہ سب بالوطیہ اوترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اونکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطاء اور احد کے ہے متصل با حد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اوس میدان مین جسکو اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اوس عرض اور اوس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور اون دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آبپاشی اوس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان کے) مجلس اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہانتک کہ پانی اوسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے کھدوایا تھا مل گیا غرض کہ اوس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا چکے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اونہون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اون کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونٹونکے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اوس نواح عرض مین ملکیت اسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ اونہون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کر کے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو اونہون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہانتک کہ اوس سرزمین عرض مین کچھ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اوترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اوسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اوس قوم کی طرف بھیجا پس وہ اونکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اوسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اوس سے تاکید کر دی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نکیجیو لیکن جب کہ تو اون لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اونکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور اونکا اندازہ کیا تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا اونہون نے کہا ہان مینے عورتون کو بھی دیکھا کہ اونکے پاس

باجے وف وڈھول تھے حضرت نے فرمایا اون عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کیلئے رلائین
اونکو غیظ وغضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر اونکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اونکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکر بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین قصد کو
پہونچونگا اوسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک
طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اون لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک
ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور اونپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اوس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست وزرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجرائے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
وخزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر وسعد بن عبادہ باچند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازۂ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشۂ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینی کی تا آنکہ صبح ہوئی
اور اوس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے خطبہ
ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے
محمود بن لبید سے اونہون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد وثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین در پے ایک مینڈھا
کے روان ہون لوگون نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور شکستگی میری سیف کی نوک کی سو وہ مصیبت ہے میری ذات پر وا ما گاو ان ذبوح
وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے وا ما در پے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے
انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے
عروہ سے اونہون نے مسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنابر اس خواب کے مدینی سے

باہر نہ نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر انکی اسی طرح کے عمل کرین یعنی اس خواب اور اوسکی
تعبیر کی موافقت کرین اوسوقت عبد اللہ بن ابی سلول کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیہ مین جو مدینہ مین سے
مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور اونکے پاس بہت سے پتھر سنگریزی رکھدیتے تھے واللہ اکثر
مدینہ منینہ پھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تودہ سے گھیر لیتے تھے پس
یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہو جاتا تھا کہ بالائے بنیان اور ٹیلون پر سے صبیان و نسوان تھے وہ ہی سنگریزے مارتے تھے اور ہملوگ کوچون اور
راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنی باکرہ ہے یعنے کسیکا اسپر دسترس نہین ہوا
اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون
اور اوسنے ہمسے ہزیمت نپائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اوسپر ظفر پائی یا رسول اللہ
چھوڑ دیجئے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوینگے
تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین
اس رائے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ اونمین اہل رائے تھے و اہل حرب
اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ رائے رسول خدا صلعم کی موافق رائے ابن ابی کے تھی اور یہی رائے جملہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو
ٹیلون پر کر دو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم
بہ نسبت اونکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اونکو پتھر مارینگی اور حال یہ تھا
کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہائے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سنداراو لوالعزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نکرنے سے اونکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اونکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اونسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اونکی جانب سے ہمپر یادداشت ہو جاوے گی
اور اونکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر کے تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپکو اوپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر ہانک لایا و حال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے بناز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنی تئین
آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کیطرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے
فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کریگا تو ہماری مراد یہی ہے پس حق تعالے اونکو ہمسے خوار کریگا
کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہو جاوینگے تو اونمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سواے اون لوگون کے
جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ و تعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئنہ اوس ہر ایک مین خیر و خوبی ہے **راوی**
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیر ا یار د کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نکھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اونکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اوس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ و جدال افطار
نکرین پس اوسی روز شنبہ کو کہ صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئنہ گاو ان مذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنے کی
کی ہے مین بھی اونمین سے ہون پھر آپ مجھکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے سوا
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجھکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجھکو جنت سے محروم رکھتا ہون اونہونے
کہا مین خدا و رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نکرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ
اوسی روز شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل
بھی اونہین گاو ان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اوس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ
ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین و علاوہ یا رسول اللہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کیطرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث اونکی جرأت و دلیری کی ہوگی و تحقیق کہ اونہون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہای نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اونکو اپنے موضع عرض سے دفع نکرینگے تو ہماری زراعات سرسبز نہونگی
یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان
آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر اونکی طرف نکلتے تھے تا آنکہ اونکو اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زیادہ

(مالک بن سنان ابو ابی سعید)

حقدار اور پہلے سے اب اعلے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کی حق تعالی نے ہماری تائید کی ہی اور پہونچوایا ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعید بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے نواح میدانون مین آکر اوترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب وہ یہان سے مال وافر لیکر بلا خرچ و گزند پھر نیگے تو یہ بات اونکو جرأت دلا دیگی ہمپر یہان تک کہ وہ تبفاریق ہمپر تاخت لادینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان اون عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو اونکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہے اور حال یہ ہے کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اوس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارہ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اوسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اوس سے زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اوسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اوسکو مین نے برحق پایا و ہر آئنہ واللہ یارسول اللہ مین آج صبح سے اوسکے مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یارسول اللہ کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونکے لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ احد احد الحسنیین ہے یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہے یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے **راوی** کہتے ہین کہ جب لوگون نے بغیر از خروج کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وپند فرمایا اور امر بجد وجہاد کیا اور اونکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر واستقامت رکھوگے تو تمہارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے اونکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اونکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمربندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع ومستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو
بن عوف اور جو لوگ اونکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور شرکا اونکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اوسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کی ساتھ تھے
کہ اون دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ ولباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ ومنبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اون لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آپہونچے اور اونسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر اونپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو اونہین کی طرف رد کرو اور اونہین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اونہون نے تمکو امر کیا ہے اوسکو
بجا لاؤ اور جس بات مین تم اونکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اونکی راے ہو اوسمین اونکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم ویقین واسطے مقابلہ وستیزہ کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ ومنکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اوسوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا وہر آئنہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اوسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہے کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع موالے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آن حضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے ارادہ وگفتار سے پشیمان ہوے اور جو لوگ آن حضرت سے
سوال خروج بالحاح واصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اوس امر مین جو
خلاف مرضی مبارک تھا (یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے
اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اوس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا
ورسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہے کہ جب اوسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اوسکو اوتار ڈالی
یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کرلیتا تھا تو پھر اوسکو نہین اوتارتا تھا
جب تک کہ حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو
جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اوسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھوگے
تمہارے لیے نصرت ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اوسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اونکا
جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اوسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنے سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر
احد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اونہون نے بیان کیا
کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یارسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو
قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اس شخص کا گھوٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے
اوسکا شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمہ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے
بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین اونکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لواء قبیلہ
اوس کا اور دیکر اوسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اوسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چک ہاتھ مین لیکر اوس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل
برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جانتے تھے کہ اونمین سو زرہ پوش تھے
پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے
اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ
بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا اور ایک بوڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین
باتین کیا کرتے تھے اسواسطے اون دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر
ہتھیار بند نظر آیا اوسکا شور اوسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیا شور ہے لوگون نے
خبر دی یارسول اللہ یہ لوگ حلیف کوکی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب انصرت اہل شرک سے

اور پر اہل شرک سے نہیں کیجاتی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکر گاہ کیا
وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبداللہ بن عمرو و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و
زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اوسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ
یعنے رافع بن خدیج تیر انداز و سنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تاکہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اوس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو
اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جنے اوسکو پالا تھا اور اوسکی مان کا شوہر تھا
کہا اے آبہ رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اوسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے چلا
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اوترا تب اوسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اوسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی رائے محمد سے ظاہر کر دی اور اوسکی خیر خواہی کی اور اوسکو خبر دی تو نے کہ یہی رائے اون لوگون
کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی رائے اونکی بھی موافق تیری رائے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اوسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اون چھوکرون کا جو اوسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اسپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اون لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے
اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال
نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اوترے تھے
اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب شروع ہوئی
اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے اپنے
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسرکردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اونکو صہلہ کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلایۂ اونکے دبے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگ لاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور بمقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
ونگرانی کریگا تو ایک شخص نے اوٹھ کر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اوسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا مین ابو سبُع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرتؐ نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کر سکتا ہون کہا تو کون ہے
اوسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا تم تینون
آدمی جو اوٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے
اونہون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی کریگا
پس اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم
کے گرد پھرتے تھے اور ایک دم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرتؐ
نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتا دیگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اوس قوم کے
پیچھے تب ابو حثمہ الحارثی اوٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اوس راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا
وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور **راوی** نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت
و محقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرت کو
بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حائطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا
پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل حائطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے لگا اور کہنے لگا
کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حائطے کے اندر قدم نرکھہ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے جو اونکے ہاتھ مین تھی
اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اور اوسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اون لوگون مین سے
جو مربع کی رای پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ اوسکو
تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اُسید بن حُضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمہارے نفاق کا ہے
واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو مین بے شک
مربع کو اور جو کوئی مثل اوسکے اوسکی راے پر ہے اوسکو بھی قتل کرتا پس اون سبنے یہ بات سنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اسی میان مین کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بُردہ بن نیار کے گھوڑے نے
دُم اوچھالی اور ابو بُردہ کے نیام شمشیر پر دُم گھوڑے کی جا پڑی سیان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے فرمایا ای صاحب سیف
اپنی سیف کو اونچی رکھہ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچینگی پھر اسکا اتمام ہوگا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم

فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون و طیرہ بد شگون اور رسول خدا صلعم نے
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوہ آہنی
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اوسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر فریقین
وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اوسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد مین گئے اور اوسی روز موضع قنطرہ
مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اوسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو
اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین بندھین حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اوسی مقام سے ابن ابی
اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اوٹھائے چلا جاتا تھا اور
عبد اللہ بن عمرو بن حرام اون لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمایش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون
اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و دین تمہارے و بمقدمہ عہد تمہارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے
شرط کی ہے کہ تم اونکی حمایت کروگے اور اونکو باز رکھوگے اوس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ فیما بین اسکے اور اونکے قتال ہوا ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہین وہ سب مدینہ کو پھر گئے اور ہم لوگ
محمد کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین و حال آنکہ اونہون نے ہماری مخالفت کی ہرچند ہمنے اونسے اپنی راے
بیان کی مگر اونہون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبد اللہ
کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہو گئے تو ابو جابر نے اون لوگون سے کہا خدا تمکو
دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنی نبی اور سارے مومنین کو تمہاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا
کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمد میرا کہا نمانین اور لڑکون کا کہا کرین پس
عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوئے رسول خدا صلعم سے آملے اور اوسوقت حضرت صف کو صفوف صحابہ کی
آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو ابن ابی سنکر بہت
خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر چلے الغرض
جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیر انداز کو عینین کیطرف قائم کیا اور اونپر
عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے
نزدیک اونپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے
مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے پیساز پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
مواجہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبد الرحمان بن عمرو سے اونہون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اونہون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اوترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جبتک
مین اسکو حکم کرون کوئی قتال نکرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا مین
کھیت چروا دون اپنے بیٹے کا جسکو اون لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اونکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین
کہ اونہون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا
اور اونہون نے اپنے بیان دو سو سوار کے دو مجنبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان
بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیر اندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر
کیا تھا اور تیر انداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان
بن عبد الدار بن قصی تھا اور اوس روز ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ
نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمہاری
قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اوسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اوسکے
درمیان چھوڑ دو یعنے اوسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو واسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض
چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابو سفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اوسکے پھر
لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو
تمہارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا لیکن اوسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اوسوقت احیان
لشکر نے اوس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابو سفیان کو
سخت و ناسزا کہا اوسوقت ابو سفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اون لوگون نے کہا ہان مگر اوسکو بھی
سوا کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اوٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا
صلعم کا یہ تھا کہ پاپیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے
اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانی تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا
دیکھین تو اوسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آنحضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اون صفون کو
تیرون کو راست کریوین **راوی** نے کہا جب صفین برابر ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان مشرکین کا

کون شخص اوٹھائے ہے لوگون نے کہا اونکے لوا کے حامل بنی عبد الدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری مین
اونسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہے مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو
ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے ہوے
اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم مین تمہارے تئین پند و اندرز
کرتا ہون اوس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور پرہیزگاری
حرام چیزون سے ہے اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اوس شخص کے لیے ہے
کہ جو کچھ اوسپر واجب ہے یاد کرے اور اوس امر کے واسطے اپنی نفس کو استقامت اور یقین پر قائم رکھے
و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت و دشوار ہے اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل ہین
اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہے اوسکا مددگار
خدا ہے اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہے اوسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے
اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق مین وعدہ کیا ہے خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہے کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکو اپنی نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئنہ مین تمہاری راستبازی کا
حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہے اور ایسی باتین
خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت ایک امر تازہ
میری خاطر مین گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے ہے حق تعالے اوسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر ایکمرتبہ
صلوۃ و درود بھیجیگا اوسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر اوسکا
خدا کے نزدیک ثابت ہے خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہے خدا پر اور برحق جانتا ہے روز حشر کو اوسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہے اور نہ اوس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہے اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہے
اوس سے خدا بے پروا ہے اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سوائے اوس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو قرب جہنم کی حاصل ہو سوائے
اون کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے میرے دل مین القا کیا ہے یعنی مجھسے وحی کی ہے کہ
کوئی جاندار اوسوقت تک ہرگز نمریگا کہ جبتک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے اور اوسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اوسکی طلب حاصل کرنے مین
سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اوسکی دیر پائی
تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی اور گناہ مین طلب کرو یعنے اوسکو حرام سے طلب نکرو کیونکہ

جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص اوسے معصیت کر کے قدرت نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہے تو خدا کی طاعت سے
و بتحقیق کہ خدا نے تمہارے لیے حلال حرام کو بیان واضح کر دیا ہے سواے اون امور کے جو درمیان حلال
وحرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اوسکی حلت وحرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان
کثیر اوسکو نہین جان سکتے سواے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اون شبہات کا
ارتکاب نکریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اون شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل
اوس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہو کہ اوسمین درآوے یعنے کیا عجب
کہ اوسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہے کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد یعنے حدود
یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عزوجل اور حدیقہ اوسکا اوسکے محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین
جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اوس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین جیسے سر ہوتا ہے
دھڑ پر جب دردسر ہوتا ہے تو تمام بدن اوسکی طرف متوجہ ومصروف ہوجاتا ہے والسلام علیکم **راوی**
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اونہون نے کہا
کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بناے حرب کی ڈالی وہ ابوعامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر میدان مین
آیا اور اوسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابوعامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس اوسنے
ندا دی اے قوم مین ابوعامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک لا اہلا یعنے تجھکو فراخی ووسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اوسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین
روز بدر کہ وہ حاضر نتھا) اور اوسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اونکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابوعامر اور اوسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کر سکتے
اسلیے اونکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل ودف ودائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہوجاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اون
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اونمین سے پیچھے ہٹتا
اور منہ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اوبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اوسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اوسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

جانب احد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تونے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین
مگر زن ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اوسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ
قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اوس وقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے
پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اوسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اوسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اوسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اوسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اوسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اوسکے حین حیات جب ذکر اوسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول خدا
صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اوس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اونمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اوسکے اس کلمہ سے
کنایہ شجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اوسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہوگیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اوسکے پاس آئے اور اوسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق
تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لیتک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالین گے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اوسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا
صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اوسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اوسنے اپنے تئین آپ
ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا
راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اون لوگون سے فرمایا ہماری پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو
اوس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اونکو بھگا کر اونکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوئے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اونکو ہم سے دفع کرنے کو اپنے مقام

جدا ہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اللّٰھمّ اِنّی اُشھِدُکَ علیھم یعنے اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم اونکے گھوڑون کو جو ڑے بھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رُخ نہین کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوا اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لوا اوس اوسید بن حضیر کو عنایت ہوا اور لوا خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سواران مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس گھوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنی تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اونکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب ہو گئے اور اونہون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کی قریب اونکے شانون کے کیا کہ ہندا اور اوسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کر اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہاے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑو گے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو ہم تم سے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہو گی تب ورغلطہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اوسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبہ بالاے خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی رض نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضرب اوسکے سر پر لگائی کہ تلوار اوسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اوسکا اوسکے ریش و ذقن تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علی ع سے کہا کہ آپ نے اوس کل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اوسکو جان سے کیون مار نہ ڈالا اونہون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اوسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اوسپر رحم و ترس آیا کہ مین اوسپر دوبارہ ہاتھ ڈالون پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنے وہ ایسا زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اوسکے وار کو علی نے سپر پر روکا پس اوسکی تلوار نے کچہ کام نکیا تو پھر علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک ڈھکی تھی یا دامن گرداگرد پہنے تھا پس علی نے اوسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پاؤن اوسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرین تو اوسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اوسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے
اوسکے پاس گیا اور اوس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہے کہ خود علیؑ نے اوسکو قتل بھی کیا پس جب
طلحہ قتل ہوگیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اونکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اونکی پراگندہ ہوگئین اور اوسوقت تک کہ
سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لوا مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور وہ آگے آگے
عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے [1] ذاہل لوا یعنے نشان بردار پر حق یہ ہے کہ نیزہ اوسکا خون مین
رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخر کار ابو شیبہ نشان لیے ہوئے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین
کہ لوگون کو اوبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اوسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہانتک
کہ تلوار اوسکی کمر و ناف تک اوتر گئی کہ اوسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے پھرے کہ مین
اوس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اوسوقت اوس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اوٹھایا
تو سعد بن ابی وقاص نے اوسکو تیر مارا کہ اوسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود منڈہ تھا
اور اوسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اوسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان
اوسکی باہر نکل آئی جیسے کتّے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہے کہ جب ابو سعید نے نشان اوٹھایا تھا
تو عورتین اوسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہے [2] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی
پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب
مین اوسکو یعنے ابو سعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اوسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اوسنے نشان کو دست چپ
مین لیا تب مین نے اوسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اوس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اوسنے نشان کو دونون
بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اوس سے پشت اوسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا
تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اوسکے ڈال کر کھینچا تو خود اوسکا اوتر آیا مین نے اوس خود کو اوسکی
پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اوسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعد ازان مین اوسکی زرہ اوتارنے لگا کہ دفعتہً سبیع
بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اوتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارے زرہ جملہ مشرکین سے اسباب
زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اوسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اوسکا خود اور اوسکی تلوار بھی بہت
خوب تھی و لیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہوگیا راوی کہتا دونون قول مین یہ قول اصح و اثبت ہے
(یعنے لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسطرح اتفاق ہے اس بات پر کہ سعد نے اوسکو

[1] ان علی اہل اللواء حقا ان یخضبوا الصعدۃ او تندقا [2] صبرا بنی عبد الدار صبرا حماۃ الادبار ضربا بکل بتار

قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے وہ نشان اوٹھایا اوسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو
تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اوسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اوسمین جان
باقی تھی لوگ اوسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اوٹھا لیگئے اور وہ اوسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی
تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر سنا اوسکا سنا کہ لے اسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اس وار کو اور مین ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے پس جب سلافہ
نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اوسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اوس سے اسقدر لیکن سنا
کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اوسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اوسکا سر لاوے مین اوسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اوس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اوٹھا لیا تو اوسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھا لیا تو اوسکو طلحہ بن
عبید اللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اوٹھایا اوسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا
بعد ازان شریح بن قارظ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے ہم نہین جانتے اوسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اوٹھایا اوسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اوسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیحتر قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اوسپر حملہ کیا اور اوسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اوسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اوسپر جھک گیا پھر اوسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اوسپر
حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اونکو اور اونکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخودہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رخ نکرتے تھے اور اونکی عورتین ڈہل و دف بجا بجاکے اور کوس کوس کرکے اونکو اوس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اوسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اوٹھا نہ سکی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اوسکو تیر انداز

تیر مار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جائے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہونا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری نصرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اونکو قتل کیا تا آنکہ اونکو لشکر سے دور بھگا دیا
اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اوسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالی نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین اونکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیرانداز نے دوسرے سے کہا
کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہی اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہملوگ مال غنیمت کے لینے مین
مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اون دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا
نتھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے
ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبد اللہ ابن جُبیر نے جو اون تیراندازون کے افسر تھے
اونکو فہمایش کی اور اونکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اوس روز اوسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا کے
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اون لوگون کو حکم اطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اونکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف اونمین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبد اللہ بن جُبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم
اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر اون لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے
مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئی تھین
اور لوگ اونکے منتشر ہو گئے تھے اور اوسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اون لوگون
نے رجوع کی اوسوقت ہوا پھر و اوٹھی پھر دفعۃً پچھوا ہوا چلنے لگی یعنی مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اور جو سمت
مشرکین پھر آ گئے اور اوسی عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے نسطاس مع لی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن
اسلام لایا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نتھا اور مین اون لوگون مین تھا جنکو مشرکین
بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اوس روز تک سوائے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کسی مملوک نے

مقاتلہ کیا تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون کو اپنی
اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایک جا
جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ ومیسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش
ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اوسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسیطرح
تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکرگاہ مین
داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب اونہون نے ہمین گھیر لیا اور جن غلامونکو
اونہون نے اسیر کرلیا اونہین مین مین بھی تھا پھر اونہون نے لشکر کو خاطرخواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال
صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاو نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انہین خورجیون مین ہے
تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال مقدار سو مثقال کے تھا
اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا و ہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اونسے مایوس ہوگئے تھی
اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اون عورتون کا ارادہ رکھتے تھے
اون سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اوسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ مین نے سوارونکو
دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی اونکو رد کرنے والا نتھا کیونکہ اونہون نے
اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوے تھے خالی و بے پروا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے
اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اونہین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اوسکی
ہاتھ یا اوسکی گود مین تھا پس اوسی حالت مین کہ یہ لوگ بیخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے
آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتون کو قتل کیا کہ مسلمین ہر طرف
متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کی
پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اوسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور
وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا
کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا تو اوسمین کچھ جان
باقی تھی اوسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اوسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا
یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے وبعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور **واقدی**
نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے
کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پھنس گئے تھے اور قسم زر و اسباب وغیرہ سے جو کچھ اونکے ہاتھ لگا تھا اپس جسوقت مشرکین

اونپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ اون اصحاب مین سے کسی کے پاس اوس
مال معروشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سوائے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اوسمین پچاس دینار تھے کہ اونہون نے زیر جامہ اپنے اوسکو
ازار بند کی گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اوسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اوسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اوسپر اوڑ ایک قمیص اور اوسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اوسکو درمیان
مین کرکے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اوس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم اُحد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اوسکا خمس لیا نہ اون دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اوسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اوس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اوسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اوسمقام مین پہونچے جہان تیرانداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اون لوگون نے انپر حملہ کیا اور بقیہ تیراندازون نے بھی اوس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اونپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جُبیر جو تیر انداز تھے جب اونکا ترکش تیرون سے خالی ہوگیا تو اونہون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اونہون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اونسے مقابلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہوگئے تب
جعال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جُبیر حاضر تھے اور جو لوگ
اوس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اونہین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اونکے اخیر مین چلے آئے تھے
اور قوم مین مل گئے اور اسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین
اوسوقت ابلیس صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ تحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اوس
روز جعال بن سراقہ بلیہ عظیم مین مبتلا ہوگئے اسلیئے کہ ابلیس اونہین کی صورت بنکر پکار اٹھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کی جلدی سے ہمپر پھیری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیا
اور کہتے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے تب خوات بن جُبیر اور ابو بردہ نے اوسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا
کہ بعد اوسکے مین نے بھی اوسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

تبی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتہ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوکر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود بااکید وسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اوسکو
پہچانتے نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اوسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابوبردہ کی ضرب سے لگا
مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اوسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین لڑکا انصاری ہون یعنے دستور حرب عرب
یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن فلان
ہون اوسوقت ابوزعنہ اوس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابوبردہ کو دشمن سمجہکر اونکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابوزعنہ ہون مگر ابوبردہ نے اوسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابوزعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھہ تو نے میرے ساتہ کیا کیا تب ابوزعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابوبردہ اس جراحت کا
تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور
ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے
ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتہ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بد دعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے اونکو چھوڑ دیا واللہ سوائے اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور
ہمارے مرگ مین کوئی دم بقدر ظمی دابہ باقی ہے یعنے اوسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے
سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتہ چلکر احد مین کچھ دن رہتے تک بھی ملجاوین راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا واما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اوسوقت اوپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتی ہی رہی کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اوسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین یہ ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتہ سے لگا و بہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر حل کیا
اور اوسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گردنون کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اوسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر حباب بن منذر پر

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود ہا یہ نشانی قرار دی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتہ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اونہون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اوسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب شکل ہوکر علم کو اوٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑہ اوسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اونہون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا اوس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنے اوسوقت جب مسلمین با مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اوس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتہ سے دہوکھے مین خطا گرو نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اوسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اونمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اوسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اونہون نے عبید بن عمیر سے اونہون نے کہا جب قریش اُحد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اونکو نہین دیکھا عُبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکہ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک وز بدر سُوید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز اُحد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوای بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمہاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسے بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے

اپنے باپ سے اونہون نے ابی بشیر المازنی سے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوئے اس بات سے ارادۂ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہوکر جبل پر چڑہ جاوین تو پہلے جسنے اونکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اوسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتہ منہ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا جب مسلمین
نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ و سالم ہین
اور کعب نے کہا اوسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اوسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو
اپنے پاس بلایا اور اونکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ روئینہ تھی یا کچہ روئینہ تھی اور کچہ غیر روئینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ اوتار دی اوسکو کعب نے پہن لیا پس اوس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اوس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود چمکتے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
اونہون نے اعرج سے اونہون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے کہا
اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیئہ نے کہا اوسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتہ یہ معاملہ کیا کرتے ہین
چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اوس حال مین
گذر اوسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابو سفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اوسنے کہا مجھکو معلوم نہین اوسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہے
و بعد ازان گذر اوسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہے جو بیت الشریف یعنی کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اوسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اوس قوم کی سادات سرداروں مین سے ہے بعد ازان گذر اوسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کی ہوا
ابو سفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اوسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ ابن ابی عامر
ہو یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بہی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے اونکی نعش نہین
نظر نہین آتی ہے اگر اونکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اونکو دیکھتے ابن قمیئہ جھوٹھہ کہتا ہے بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اوسنے اوس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجھکو کچہ معلوم ہے اوسنے کہا نہ البتہ مین نے اونکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیئہ جھوٹھ کہتا ہے کہ اونکو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کیطرف رخ نہین کرتے تھے تو اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اون دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا اونہون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین روگردان وگریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اونکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اونمین سے کسی نے میرے سوا اونکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ اونکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین اونکو اغوا و اغرا کرونگا اس بات مین کہ لوگ اونکو سردار سمجھکر اونکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے اونہون نے ابی الحویرث سے اونہون نے نافع بن جبیر سے اونہون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبد اللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اوس روز وہ کہہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچینگے وحال آنکہ رسول خدا صلعم اوسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اوس جگہ سے چلا گیا اور اوس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا ابتو تو محمد سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نتھا کہ تو اونکو قتل کرتا اور اس ہم شاقہ کو قطع کردیا ہوتا وحال آنکہ خدا نے اوسکو تیرے قابو مین کردیا تھا اوسنے کہا کیا تو نے اونکو کہین دیکھا تھا اوسنے کہا ہان تو اونہین کے پہلو مین تو تھا اوسنے کہا بخدا مین نے اونکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اوسکے قتل پہ قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور کے تھے
چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اوس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت مہاجرین
والنصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے
اور اوس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اونکی جمعیت وجماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اونکے آگے پیچھے اوس وادی مین پھرتی تھی کبھی غول غول باہم مجتمع ہوجاتی تھی
کبھی پھر جدا ہوجاتے تھے مگر مسلمین سے کیونکہ سمجھتے تھے کہ جو اونکا نفع و دفع ہوا اور اوسوقت مین بھی لواء
صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اون چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کیطرف پھر آئے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش وطلب مسلمین مین نکلین
پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے
تو جسوقت اونہون نے حضرت کو صحیح وسالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا اونکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی**
نے لکھا ہے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لواء مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اوس علم کو لیے ہوئے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیۃ اسپ سوارہ آگے بڑھا اور اونکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہوگیا
اوسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے
حق سبحانہ تعالے نے کہ جز این نیست محمد رسول ہے اوسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مرجاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤگے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اوسپر جھک گئے تب اوسنے اونکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اوس علم پر جھکے
اور اوس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الایۃ بعد ازان ابن قمیۃ نے تیسری مرتبہ اونپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمی نے شتابی
وچالاکی سے اوس علم کو اوٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اوس علم کو لیا
اور بدستور ہمیشہ اوسکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اونکے
مع علم داخل مدینہ ہوئے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے
اون بی بی نے اپنی مادر سے اوس بی بی نے مقداد سے اونہونے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو
واسطے قتال کے آراستہ کیا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب ابن [illegible]

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اونکے لشکرگاہ مین
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اوسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اوٹھایا کہ بعد اوسکے وہ شہید ہوے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اوٹھایا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر اوس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنے بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اوسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اوس روز اون
مین امتیاز فیمابین یگانہ و بیگانہ کے نتھا اوسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزیٰ کے ندا دی کہ اے
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے **راوی** نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اونکے ہاتھ نہ آسکے وحال آنکہ قسم اوس خدا کی جسنے اونکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوئے نہین دیکھا بلکہ اوسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اوسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرت کے ساتھ بصیر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابو بکر و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن
الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اوس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی اور زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل سے
محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کو پکارتے تھے تا آنکہ اونمین سے بعض اشخاص
قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن
جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونھون نے بیان کیا کہ اوس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو
قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوئے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوئے اوسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے
یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اونمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے
اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ
بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اونکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ اونکو چودہ زخم
لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اوس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اونکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے
اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و ازجان تنگ کرتے تھے اون لوگون مین یہ دو آدمی تھے
ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان
تیرے فدا ہون مار تیر اور اوسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اوسکے
دامن کو سے اوڑا یعنے دامن اولٹ گیا اوسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحکہ و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نتھا حوالہ کیا اور فرمایا
مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقۂ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اوسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا مینے
رسول خدا صلعم کو اوس روز ایسا ہنستے ہوئے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آنے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا اور
حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اوس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامہ
الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت درپئے اصحاب نبی
تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اون لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون
پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد
بن ابی وقاص نے پتھرون کے پیچھے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اوسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے
اوسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اوسکی آنکھ مین جا لگا اور اوسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کے
گرا اور خدا نے اوسے قتل کیا یعنے وہ مر گیا اور اوس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرچھے پرچھے
ہوگئی اور اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اونہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اوسی روز جنگ احد مین
قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اونکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اوسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجہ ہے

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے مین اوسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہے
مجکو اندیشہ و خوف ہے کہ میری آنکھ اوسکو مکروہ و ناگوار نظر آوے گی یعنے مین اوسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اوسکی آنکھ کو ہاتھ سے اوٹھا کر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئی اور جیسے تھی ویسے ہو گئے پھر کبھی اوس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اونکو ایذا ندی چنانچہ بعد ازان جب سن اونکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوبات سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہان تک
کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اوسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین ایک ٹکڑہ
باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اوس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اوسکا رودہ کھینچکر
بڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا عکاشہ
نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے اوس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئنہ مین نے اوس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اوس کمان کو لیا
اور بدستور اوسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے
سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہو گئی تو
اوسکو قتادہ بن النعمان نے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنی ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ انکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور و شور سے یا اونکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیردان مین پچاس
تیر تھے اونہون نے اون سب تیرون کو روبروے حضرت بکھیر دیے و بآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر و دوش اونکے سر اقدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانہ پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اونکے تمام ہو گئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اوٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اوسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور و مشہور تھے
ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ
و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الاقلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اوس روز ابورہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ غابت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ ابورہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم مقسم وہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین اون چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبداللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیئہ وابی بن خلف اور اوسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اونکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ کڑیان مغفر کی
رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا اچھٹ گیا اور ابو عامر نے کچھ گڈھے
مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ کھڑے تھے یعنے خدا نے
اوس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ
ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اوس روز ابن قمیئہ
آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اوسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین محمد کو دیکھ پاؤن
تو بے شک اونکو قتل کرون تا آنکہ جب اوسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوئے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی
تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اوسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیئہ کی
تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اوسنے بھرزور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت صلعم غار مین گر گئے
بعد ازان حضرت اوس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اوٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تا آنکہ حضرت
سیدھے کھڑے ہوئے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید
ابی بشیہ المازنی سے اونہون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اوسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ اوسنے
رسول خدا صلعم پر تلوار اوٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے کے غار مین جا رہے
اور اوسکی آڑ مین ہو رہے و چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھا کہ اونہون نے حضرت کو گود مین اوٹھایا کہ حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر ایسا
پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور جوشق ہو گئی تھی اور اوس سے خون بہتا تھا
تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرہ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کروہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آسے وحال آنکہ نبی اونکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق تعالےٰ
نے اوسوقت یہ آیہ نازل کیا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اونپر متوجہ ہون
خواہ اونپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص سنے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا کا
اوس قوم پر بہت سخت ہے جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا و نیز غضب خدا اوسپر بہت سخت ہے جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بد دعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجکو اوسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بے شک وہ والد کا عاق
و نا فرمان بردار اور اونکے ساتھ بد خلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اوسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کنائی کترا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اوس ارادہ سے یعنے اونکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا
پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ یعنے اے پروردگار اونمین سے
کسی پر یہ سال ہر گز نگذرے سعد نے کہا واللہ اونمین سے جنہون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اوسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اوسنے تیر چلایا اور تیر اوسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اوسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اوسکے اوس تیر نے مصعب کو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سوا اسکے کیا ہے کہ خدا تعالے اوسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اوسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اوسے دوہنے لگا
اوسنے اوسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اوسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بد دعاے رسول خدا صلعم کے اوسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کیطرف پھرا اونکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہو گئے اور وہ شخص اولاد ازرم بنی فہر سے تھا اور اوسکا نام
عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اوس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھکو
محمد کے تئین بتادو تاکہ مین اونکو قتل کرون یا پہلے اونسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اوسے روکا اور کہا
اوس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے
ابن زہیر کے گھوڑے کو لنگ کیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اوسپر تیغ علم کر کے
للکارا کہ لے اس ضربہ کو مین ابن خرشہ ہون پس اوسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ارض عن ابن خرشۃ کما انا عنہ راض یعنے اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اوس سے
راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اونہون نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھہ گئین تب مین حضرت کیطرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اَور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اوڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع
ہوگئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ
تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اومین چبھا ہے
مین اوسکو نکال ڈالون ابو بکر نے کہا تب مین نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کردیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسری سامنے کے دانت سے کھینچا اِسی وجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور
بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے
اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد
جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین
سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی
بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اوس خون کو اپنے منہ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین
مخلوط ہوگیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اونہون نے کہا
ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون
میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہوجاوے گا اوسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اون
لوگون مین تھا جو مقام شعب سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر ہوے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم حربگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین
دوڑ کے بنی خدرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نہ پاوے
اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچانے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اون لوگون سے

جو پھر سے بھاگ رہے تھے مقام قناة کے درے مین اور جاری ہمت سواے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف نہ تھی
اپنی پیشہ نگہبانی ۱۲
تاہم اونکو دیکھتے رہیں اور نگہبانی کرتے رہیں پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا اسعد بن مالک ہو مین نے
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اوسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر عظیم
عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر
مثل درہم کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب
مبارک سے خون جاری ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے
مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اون لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر
اوسکی لگائی گئی ہے پھر مین نے پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہے اونہون نے کہا ابن قمیہ نے
پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اونہون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا
لب پر کسنے پتھر مارا اونہون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت
اپنے دولتسرا پر پہونچے پس گھوڑے سے اوترنے لگے لوگون نے اوٹھا کر اوتارا اور مین حضرت کی دونون ٹانگون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اوسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلائے ہوے اپنے زخمون کو سینکا رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب ہوئی
تو بلال نے اذان عشا کی کہی اوسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اوٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت
آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کیطرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اوسوقت
حضرت تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیر کے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل قوم
کیطرف پھرا اور اونکو سلامتی حضرت کی خبر دی اون لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان
سو رہے اور اوس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پہ حاضر تھے اور حراست حضرت کی
فرقہ قریش سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتون

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرہ انور سے خون پوچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی
قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْہَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اوس قوم پر بہت سخت ہے جنہون نے اوسکے نبی کے
منہ سے خون بہایا اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیو
اور اوس پانی کو اپنی سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اوسمین سے پئین اور حضرت پیاسے بھی تھے
مگر پی نسکے اور اوس پانی مین بو بھی پائی اوس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اوس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی اور اسنے
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابودجانہ کی سیف بھی غیر مذموم
الغرض جب حضرت نے اوس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اوسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اونمین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اونکی دوا کرتی تھین
کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اوٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا
علاج کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس
پانی نپایا اور اوس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصر تیمین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند ہوتا تھا اور اس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو اونکو ملی ہے
نہ پہونچینگے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے رکن مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون زخم
بند نہین ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہ السلام مجن سے اوسپر پانی ڈالتے تھے لہذا
فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اوسکو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضرب ابن قمیئہ کا حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اوسکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
اونھون نے سعید بن المسیب سے اونھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کر کے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اوسکو روکا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اوسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوبدستی
باسنان اوس سے اوسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اوسکی
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اوسکے
ہمراہی اوسکو زندہ مع رخت تن کے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے جب تو نے اوسکو
مارا تو تو نے نہین مارا بلکہ خدا نے اوسکو مارا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے اونھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونھون نے اپنے والد سے اونھون نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اوسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون
بخوف تیزی اوسکے (یعنے براے عادت و مہارت) تا مین اوسپر سوار ہو کر آپکو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اوسی پر انشاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اوسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اوسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اوسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اوسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور **راویون** نے بیان کیا
کہ عادت رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے
کہ ابی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اوسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرما ہی رہے تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑتا ہوا آپہونچا اور اوسنے حضرت کو دیکھکر پہچانا
و بآواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپکو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اوسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اوسپر حملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی
جب نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا
ہم لوگ سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال شفقت و مشتاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش
کرتے تھے تو کوئی اونکا اوس کام مین مشابہ نہین ہو سکتا تھا یعنے مثل اونکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا اونکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اوسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور بنکارتا تھا جسطرح بیل بنکارتا ہے اور اوسکے ہمراہی اوس سے کہنے لگی اسے ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہو گا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر اوٹھا ویگا ابی نے کہا قسم ہے لات وعزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتہ کل اہل ذی المجاز کی پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اوسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذو المجاز ایک مقام ہے منا مین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابی کو اوسکے اصحاب اوٹھا لیگئے اور اسی شغل کے باعث وہ لوگ طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتہ جو گھاٹیون مین تھی جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اوس سے ڈر گیا پھر یکایک اوسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل و شور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکو پانی نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہے یہی ابی بن خلف ہے مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اوسوقت ابی نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ اونپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اوسکے آگے آگے اور اپنے درمیان اوسکے اور حضرت کے حائل کر دیا اور اوسکے منہ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اوسکے ایک فرجہ شگاف یعنے جاے خالی اوسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح بہنکارنے لگا اور **راوی** نے کہا کہ اوسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا اوچھالتا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تاپا اور رسول خدا صلعم اوسوقت شعب کیطرف جاتے تھے تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچ گا تو پھر مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اوسکے گھوڑے کا پاون پھسلکر درمیان کسی غار کے اون غارون مین سے جا تار ہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اوسمین گھوڑا منہ کے بھل گرا پھر گھوڑا اوسمین سے اوچھل کر نکل آیا اوسکو اصحاب نبی نے پکڑ کے کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت تک دونون مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اوسکے پاون مین تلوار ماری کیونکہ اوسوقت اوسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے چابکدستی کر کے اوس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اوس روز اوسکی زرہ جنہایت نفیس اور خود و سیف نہایت عمدہ تھے لے لی اور اوس روز اونکے سواے کسیکو نہین سنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اون دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان
بن عبد اللہ بن المغیرہ ہے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَہٗ یعنی حمد ہے اوسکی جسنے اوسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا
کہ اسی عثمان بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اوسکو
رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا
یہان تک کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اوسوقت اوسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے
دیکھا تو آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اونکو اونکے اصحاب اوٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر اون دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش وکاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابو دجانہ نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو گود مین اوٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اوسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن
حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا او تیر دو سہل کو کہ تحقیق
وہ سہل ہے یعنے سہل الخلق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ
صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے
کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ
نے محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے کہا
مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل ہین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اون دونون نے بابکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اوس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اون دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو مضبوط
اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اوسکو
ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کیا اور اوسکو اوسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے بچکلیان گھوڑے پر
سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھر آکہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اوس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ
کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اونکو ہر طرف سے

گھیر لیا اوسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملہ شمشیر دفع کرنے لگا یہانتک کہ وہ لوگ گریزان ہوئے چنانچہ اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے اور ہم لوگ اونسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر اونہون نے اکیدم ساتھ نچھوڑا مین نے اونکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمہاری اونگلی مین کیا ہوا تھا اونہون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر الجثمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اوسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میرے انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اونگلی بیکار ہوگئی اور جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حَسّ (اور حَسّ ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہے) تب حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اوسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحالآنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر آئے تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اوسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا تب مین نے اوسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اوسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل کیطرح بنکارنے لگا اور مین برابر اوسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہانتک کہ مین نے اوسکے تئین موت سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اوس زخم سے خون بہت سا بہا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اونکا یہ تھا کہ خون اونکا سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے اونکے منہ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اونہون ہی نے مجکو تیری پاس بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب اونہون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اونکے سر مین استخوان کا سر پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اونکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اوسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کرکے دوسری ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب بعد کہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اون لوگون مین سے قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوئے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اونکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہے تب علی اوسپے گھڑک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر تھا عظیم غنا تھے یعنی بزرگ تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنی حمایت کرنا اور بجائے خود قائم و ثابت قدم رہنا اونکا پیش رسول خدا صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی تھا و بلا طلحہ رحمہ اللہ یعنی کفایت کرنا اوسکا اور سختی اوٹھانا اونکا روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اوسکو دیکھا کہ اپنے تئین اوسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنی سینہ سپر ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اوس حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اوس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوئے اور حضرت بھی اوسی روز زخمی ہوئے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اہل جبل مین بعد ازان علی نے کہا اوس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اونمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اونمین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص بھگاتا تھا یہان تک کہ حق تعالے نے اون سب کو دور کیا اور اس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اوسی روز مین نے دیکھا کہ اونمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوئے ہین اور اوسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین تیغ بکف اونکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور اونہون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھٹر چیرتا ہوا آخر جماعت تک پہونچا اور دوبارہ اونمین مارتا ہوا پھر پھیرا یہان تک کہ اپنی جاپر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالے اوس امر کو جو مقدر ہوگیا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اونہون نے عمارہ بن خزیمہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اوس روز دشمنون کو مانند بھیڑ و

تا نکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اونپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف بیچ ان
مین نکلے اور وہ لوگ اونسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اونکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آگئے اور حباب اوس روز سربند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اوس روز عبد الرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
آہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبد الرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابو بکر اوسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اوس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اوس روز خاص حضرت کی طرف سے مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مڑکے تیر چلاتے تھے تو اوسی طرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منہ ایک جماعت کا
پھیر دیا اور اونکے ہجوم مین گھس گئے پس اوس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے اور قیس
بن محرث اونکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ اونہون نے تنہا اونمین سے چند آدمیون کو
قتل کیا پس اون لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اونکے بدن مین چودہ زخم سنان پائے گئے
کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تھے
اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب مخصوصا
عباس باآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے سچا ہے اللہ و نبی تمہارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اوسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حالانکہ
وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اوتار ڈالا اور اپنے
تن سے زرہ اوتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے اونہون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمہارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہر گاہ رسول خدا صلعم مبتلائے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوجاوین اور ہم گوشہ چشم دیکھتے رہین

تو پھر کیا فقد ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اوسکو دو ضربتین ایسی ماری تھین کہ اوسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اوسکو زندہ جنگ گاہ سے خستہ و مجروح
اوٹھا لیگئے اور وہ اوسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اوسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید ایسے
مجروح ہوئے کہ زائد از دہ زخم اونکے بدن پر لگے تھے اوسوقت صفوان بن امیہ اونکے پاس گیا اور اونکو پہچان کر
کہنے اگر چہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب مین سے ہے اور اوسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اوسنے اونکو اوسی
حالت مین شہید کیا اور اسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن یساف کو
کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ اونکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اوسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوشت اور بینی اونکی
کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگون نے عرض کی وما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنون کو
قتل کرنا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اونکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اوس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اون سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیرؓ نے اپنے دلون مین برا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اوس تلوار کو پیش کیا
اوسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار اونکو مرحمت کی چنانچہ جب اونہون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اوس تلوار کے لینے کی تھی وہ وفا کی
کردی کہ اوس تلوار کی خوب دی اوسوقت ایک نے اون دونون سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ مین بجائے
دشمنان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو تلوار عطا کی اور مجکو اوس سے باز رکھا
راوی نے کہا پس عمر اونکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ ابو دجانہ کے
قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے اونکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب وہ تلوار کند
ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اوسکو پتھر پر لگا کر تیز کر لیتے تھے تب
دشمنون کو اوس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے منحنی و فرسودہ ہو گئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسول خدا صلعم
نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال ڈھال سے

قدم اوٹھاتے تھے کہ اونکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے اونکو اس روش کی رفتار سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہے مگر مثل اس مقام کے پسند ہے اور اصحاب مین سے
چار آدمی ایسے تھے جنہون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھی تھی
کہ ایک اون چارون مین ابو دجانہ تھے اونہون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم اونکی اونکو پہچانین کہ اسنے خوب قتال کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اوس روز مین نے ایک عورت کو
دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اوسپر تلوار اوٹھائی اور پہلے مین اوسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہے تو مجھکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اوس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کا شانا مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اوٹھا اور قتلے سے علیحدہ جا کر ایک گوشہ مین
بیٹھا اور مین اپنے اوس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیرو مسلمانون کو جس طرح
چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین و بآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمدؐ کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح
اوسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اوسکو آگاہ کرین جو کچھ اوسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اوسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہ رہا تھا کہ قزمان نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اوسکی تلوار لے لی اور پھر اکہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اوسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اوسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اوسکا سارا جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اوسکو بھی ایک ضرب تلوار ایسی ماری کہ اوسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اوس شخص کو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع لسیف یعنے ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اوسکی لیے
جس بات سے مہر کر دی گئی ہیں اوسکی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اوسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات سے
اوسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہے چنانچہ اوسی روز خود کشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اوس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب
پہنے ہوے باواز بلند کہتا ہے کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا ترجمہ یون بھی

کہ انکو باندہ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین میں سے
اپنی زرہ پہنے ہوے اوسکے مقابل ہوا مین اوسوقت اپنی جگہ سے جاکر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین نے
کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اون دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہوے تھے
دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اوس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اوسکے سُرین تک تلوار اوتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اوس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا اے
کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ اونہون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین
سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اوسوقت
سعد مولی حاطب اوس سے قتال کر چکے تھے کہ اوسنے اونکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اوسپر
حملہ کر کے اوسکے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اوسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے اس ضربت کو
کہ مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اوسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے تھے اور اوسکا
کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نکہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام
الانصاری ہون اور اوسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین
ابن عویمر ہون تب رشید نے اوس خود کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اوسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا
اور فرمایا احسنت وآفرین اے ابا عبد اللہ پس اوس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے اونکو عطا کیا وحال آنکہ وہ
لاولد تھے یعنے عبد اللہ کوئی اونکا پسر نتھا جسکے نام سے اونکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا روز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آتا تھا
کہ چار اونمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ وغلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب بنی تاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پا پیادہ مقام جما تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے پھر عود کیا
... سے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اونکی راے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی ... تئین
... پھر بیٹھے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
... یعنے باہم یکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہے مگر ہمارے بیان کا نغان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتہ مین ہے
اور مین صدائے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کو واسطے کہتے تھے اَمِتْ اَمِتْ (یعنے اس
لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور مین
دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر اونکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین
اور سامنے آونکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اوس روز مین نے پچاس تیر چلائے اونمین سے
بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بیچ اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اوسکی درباب اسلام اوس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچہ لوگ درباره
اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اوسکو حق جانتا تو مین اوس سے تاخیر و انکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اوسکا
اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت احد مین تھے اوسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا
جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش
اوسکی پائی گئی اور جسوقت اوسمین کچہ جان باقی تھی تو مین اوسکے قریب گیا اوسوقت لوگ اوس سے کہ رہے تھے
کہ اے عمرو تجکو اس معرکہ مین کون لایا اوسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتہ خدا اور اوسکو رسول کے ایمان لایا
اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے اونہین لوگون کے ہاتہ
مین دم نکل گیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بے شک اہل جنت سے ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان نے داوُد بن الحصین سے اونہون نے
ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اونکے
گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت
ہوگیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبدالاشہل
کا ہے اور **راویون** نے کہا کہ اسیطرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اوسنے روز سبت جب رسول خدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد بے شبہ نبی ہے اور نصرت
اوسکی تمپر حق و واجب ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنے اسلیے کہ شریعت یہود مین
روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لا سبت یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے
اوسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہولیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنے وصیت کی تھی کہ اگر
مین قتل ہون تو میرا اسارا مال آل محمد کا ہے اوسکو صرف کرین جیسا اونکو خدا حکم کرے پس وہ رسول خدا صلعم

عامہ صدقات تھا یعنے اوسکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اوسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اوسکو زخمی و زندہ اوٹھا لے گئے اور اوسکے گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اوسکے نزدیک بیٹھے ہوے روتے تھے تب اوسکا باپ حاطب حال دیکھکر کہنے لگا واللہ تمہین لوگون نے اوسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اوسنے کہا تمنے اوسکو ورغلانا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہو گیا یعنے وہ تمسا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اوس سے وعدۂ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اوس حالت مین داخل جنت ہوگا و حال آنکہ جنت ایک باغ ہے نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہے) تب اون لوگون نے کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اوسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نکیا اور کہا رواۃ نے کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نتھا کہ کسکی اولاد مین سے ہے اور قزمان اوس قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و معظم تھا یعنے اونکے لیے پناہ تھا اور وہ مُقِل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور فیمابین اوس قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوتی تھین تو اونمین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر اُحد ہوا تو اوسنے قتال شدید کیے کہ چھہ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو اوسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی شرافت آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اوسنے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کوہی ہے واللہ ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر گڑے دینے لگا وبا وجودیکہ پیکان تیز و پہنا ور تھا مگر بدن مین درنگ ہوئی تب اوسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پہلا پشت کی پار ہو گیا جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہے اور راوی کہتے ہین کہ عمرو بن الجموح جو مرد اعرج یعنے لنگڑے تھے اونکے چار بیٹے تھے جب روز احد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا صلعم کے جملہ مشاہد مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز احد ہوا اور عمرو آمادۂ جنگ ہوے تو اونکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اونکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے و ہر آئنہ بیٹے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہے اونہون نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمہارے پاس بیٹھا رہجاؤن تب اونکی زوجہ ہند

ف صدقہ عام یعنے اوس مال کو مستحقات عام مین دیدیا کرتے تھے ۱۲

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اونکو اوسیطرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اونھون نے اپنی سپر اوٹھالی اور
یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کیطرف خوار و شرمسار
نہ پھیر یوں پس جب وہ گھر سے نکلے تو اونکے بیٹے بھی ساتھ چلے و دوبارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے
پر اونھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون
کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجکو تو حق تعالے نے معذور کیا ہے
تجھپر جہاد واجب نہین ہے اور اونکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہے کہ اوسکو باز رکھو کیا عجب ہے کہ
حق تعالے اوسکو شہادت روزی کرے پس اوسکی راہ اور اوسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اوسی روز شہید ہوے
اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا
کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اوس وقت
اونکی لنجی اور خمیدہ کی پانون کیطرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے اونکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اونکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہے یہان تک کہ وہ دونون
باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے
ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اوس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہے وہان ہند بنت عمرو
بن حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اوس ناقہ پر شوہر اوسکا
عمرو بن الجموح اور بیٹا اوسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی
ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہے تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح
چھوڑ آئی ہے ہند نے کہا خیریت ہے رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد آپکے
آسان ہے پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُھَدَآءَ وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ
الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید بنایا ہے اور
کافرون کو باعث غیظ اونکے روکیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے مومنین کے قتال میں
کفایت کرتا ہے اور حق سبحانہ تعالے بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہے چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب
ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہے

اونہون نے پوچھا پھر تو اونکو کہان لیے جاتی ہے اوسنے کہا مدینے مین انکو دفن کرنے لیے جاتی ہون
پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اوسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اوسپر بار بہت ہے اوسنے کہا
یہ کیا بار ہے اکثر اس ناقہ نے دو بار بعیر اوٹھایا ہے ولیکن اسوقت اوسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اوسنے اوسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اوسکو پھیری مدینہ کیطرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اوسکی
اوسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو احد کیطرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیرے
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب احد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اوسنے
رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا وَارْزُقْنِی الشَّھَادَۃَ یعنی اے پروردگار مجھکو
میرے اہل کیطرف خوار و شرمسار نہ پھیر یو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہے
یا معاشر الانصار ہر آئنہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اونمین سے کسی بڑے نیکو کار کی قسم دون تو وہ
عمرو بن الجموح ہے اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اوسپر سایہ کیے ہوئے ہین
اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اون شہیدون کے وہین توقف کیا و
بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہم یکدیگر
رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اونکی رفاقت
مین پہونچا وے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اور انمین
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوے اونمین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اونکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہے وحال آنکہ اوسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اوسپر سایہ کیے ہوے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ احد کے مین نے مبشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ اونہون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے
اوس خواب ہی مین اوس سے پوچھا تو کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اوسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اوسنے کہا ہان
مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت

تھی یعنے جو اوسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز احُد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو
اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اون دونون کی جب ملی ہے تو
دونون کے عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازیکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے
جو حکم کیا کہ اون دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اون دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا
کہ یہ دونون جو دنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن
حرام سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے وچونکہ قبر اونکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اوسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اون دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے
رخسار پر زخم لگا تھا اوسوقت ہاتھ اونکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اونکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس
ہاتھ اونکا پھر اوسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اوسیطرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا
مین نے اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اونکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا
تو نے اوسکے کفن کو کیسا دیکھا اونہون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اوسمین
اونکا چہرہ بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اونکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اوس نمرہ و حرمل کو
بدستور اوسی حال و ہیئت پر پایا و حال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اوس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اوس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اوسوقت اونکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنی اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اوسکا اوسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کی لینے نکلے چنانچہ اونکی نعشین
تر و تازہ دو دو ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اون شہدا مین سے ایک شخص پر بیل آہنی پہونچا اوس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری
نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین
پائے گئے اور اسیطرح خارجہ بن زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے لیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اونکی قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ وہ قبر گوشے مین تھی
چنانچہ اون دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اوڑتی تھی
اون لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئنہ حق تعالیٰ
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اوسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم
جاری ہو چکا ہے کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نکرینگے اور کہا **راویون** نے کہ نسیبہ بنت کعب
یا عمارہ ہو کہ شک راوی ہے پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ احد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اوسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اوسنے بھی اوس روز
قتال کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی تھی اوسکو بارہ زخم برچھے اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن ربیع نے
کہا کہ مین اوس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اوسنے بیان کیا
کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک مشک تھی
اوسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اوسوقت آپنے اصحاب کی ساتھ تھے
اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کی گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اوس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمین غار و جوف تھا مین نے پوچھا
اے ام عمارہ یہ زخم تجکو کسکے ہاتھ سے لگا اوسنے کہا جب لوگون نے حضرت کی پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اوسوقت
مصعب بن عمر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اونکے ساتھ تھے کہ اونمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضرب
لگائی پر اسپر بھی مینے باوجود زخمی ہونے کے بیچ بھی اوسکو کئی ضربتین مارین مگر اوس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنے اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اوسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگی جاتے تھے اوسوقت انصار نے ندا دی کہ اوکو ہمارے ساتھ ہو یعنے ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آئے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اونہین کے ساتھ تھی یہان تک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہم لوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اوسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اوس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اوسکا رکھتی تھی چنانچہ اونمین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع تھا مگر

مین اوس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اونکے قتل سے مطلع ہون یہان تک کہ مین اوس خبیث مردہ
مقتول پر پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اسکو
قتل کیا اونسے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اونہون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے کہ
فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اوسکو
اوس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اوس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اوسوقت مین نے
اوسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اوسنے اوس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اوسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے برائے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اوس بی بی نے اوس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکی باندھا
مگر خون بہنے سے اوسمین کچھ قوت باقی نہ رہی تھی یہان تک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی تکمید
تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین داخل
نہین ہوے ہین کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اوس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ پھرے
اور حضرت کو اوسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور **واقدی** نے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے بیان کیا
کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوے اور حضرت کے پاس سوا چند آدمیون کے
کہ دس بھی پورے ہونے نہ پاتے باقی رہ گئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنونکو
دفع کرتی تھی اور لوگ حضرت کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا
کہ اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اوس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہے تب اوسنے اپنی سپر ڈالدی
مین نے اوسکو اوٹھا لی اور اوسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کرتے تھے
اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پا پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اونکو مار لیتے چنانچہ اونمین سے ایک سوار آگے بڑھا
اور مجھپر تلوار چلائی مین نے اوسکو سپر پر لیا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اوسکے
گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت پر یعنے چت گرا اوسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ امک امک
یعنے جلد جا اپنی ماں کی خبر لے اوسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اوسپر میری اعانت کی
یہان تک کہ مین نے اوسکو شعوب مین وارد کیا یعنے اوسکو حوالہ مرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحیی سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے عبد اللہ ابن زید سے
اونہون نے کہا مین اوس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ وقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری
اور پھر اوسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نتھا تب حضرت نے فرمایا
اپنے زخم پر پٹی باندہ لے اوسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اونکے پاس کمر مین چند پٹیان کپڑی کی
موجود تھین کیونکہ اونہون نے اسی خیال سے چند پٹیان زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے
زخم کو باندہ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا ام عمارہ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے
یعنے جو کچھ تجھسے ہو سکتا ہے ویسا کون کر سکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا پھر مین اوس سے
پیش آئی مین نے اوسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اوسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اوسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اوسکو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجکو ظفر یاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے
دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسی بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے
اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اونکے عہد دولت مین چند مرط یعنے
گلیم معوف و خز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اوسمین ایک گلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مرد م
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس قدر قیمت کا ہے کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید
کے تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے (یعنے تا روز عروسی اوسکے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس
گلیم کو اوس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ مین نے روز احد
رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سعید ابن ابی زید
نے مروان بن ابی سعید بن المعلے سے اونہون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اے ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اونکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اوسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اون عورتون کے پاس دف و ڈہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اونکے مُردے مقتولان جو سیاد دلاتی تھین اور اونکے ساتھ سُرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کبھی انکو مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ تو عورت ہے (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اون عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوے تھین اور اونکے مرد گھوڑون پر سوار اونکے سامنے سے جان بچائے منہ چورائے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اون مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر پڑتی تھین اوسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہے اور وہ خوشنخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہوکر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اوسکے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہے یہانتک کہ اوسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ جیسے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اوس روز جو کچھ صدمہ بجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اونہون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اوس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبداللہ سے اونہون نے کہا مین نے سنا عبداللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہوگئے تو مین حضرت کے قریب گیا اوسوقت میری والدہ دشمنون کو اونسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا پھینک کر مین نے اونکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اوسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا اوسکا ایسا اثر پڑا کہ وہ آپ بھی گرا اور اوسکا سوار بھی گرا تب مین نے اوسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اوسپر انبار ہوگیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اوسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانہ پر زخم دیکھکر فرمایا ایک ایک یعنے خبر لے اپنی مان کی اوسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے رتبہ و درجہ اوسکا) بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابب) یعنے تیری مان کے شوہر کا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیو کہ وہ ہمکو جنت مین آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر اوسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہے اوس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

اور **راوی** کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے
ناگاہ اوس دولہن کو اونکے گھر مین اوس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال احد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم
سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اوسوقت جمیلہ اونسے لپٹ گئین تو وہ اوس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اوس سے
جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اوس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اونکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اوس سے ہم بستر ہوئے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اوس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اون لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اوسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اوسمین داخل ہوئے ہین اور آسمان پھر بدستور مل گیا ہے تب مین نے
جانا کہ یہ اونکے لیے شہادت ہے اسلیے لوگون کو مین نے اونپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوے
چنانچہ اوسی شب سے اوس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اوس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور احد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوئے اور اوسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابوسعید بن حرب کے سامنے آئے اور اوسکے گھوڑے کو پی کیا
وہ گھوڑا اتر پکر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اوسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اوسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اوسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اوسنے
اونکو روکے ہوئے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوئے اوس سے قریب ہوئے تب اوسنے دوسرا ضرب لگایا
کر اونکو شہید کیا اور ابوسفیان پا پیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اوترکر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اونکی
والد اونکی نعش پر گئے اور نعش اونکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اونکی
والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین وہر آئنہ ممات تیری ساتھ
انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اوسیکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اوسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو
مثلہ نکرو یعنے اوسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خبر جانتا تھا اوسمین اوسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی لینے گوش و بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جنہے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہندہ تھی اور اوسنے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کی کان وناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے نہو یہان تک کہ سوائے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اونہون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان وزمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (لیعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہمنے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جاکر دیکھا تو واقع مین اونکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اوس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوئے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال وزنان تب اون دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوئے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اون دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اونکے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مصروف بقتال دیکھا اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوئے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ اونکے عقب سے پرا سوارون کا آپڑا اونمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ کر باہم مختلط ہو گئے تا آنکہ اون دونون لیعنے وہب و حارث نے اشد قتال کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہے وہب بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوئے اور اونکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اونکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پھر کھڑے ہوئے اور اون لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہو
اور اون لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اونکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اوپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اونمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اونکو گھیر لیا اور اونکی
تلوارین اور برچھیان اوپر پڑنے لگین پس اونکو اونہون نے قتل کیا اور اوس روز اونکے بدن مین
بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اوس جگہ کو
کہتے ہین جہان زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اوس روز لاش اونکی بہت بُری طرحسے
مُثل کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اونکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشترین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسپر مُزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہملوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اوسوقت وہ سوکر اوٹھے تھے اونہون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اونہون نے
کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمہارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اوس مُزنی کا کون ہے جو روز احد شہید ہوا اوس جوان نے کہا مین اوس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبًا و اہلًا یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مُزنی کہ روز احد مین نے اوس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اوس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اونکے بشرے سے اونکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مُزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اوس ارشاد کا کرتے تھے تو مُزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اوسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اوٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اوسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اوس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اوسیکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ اونہین مین پھر گیا اور اعداء اوسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اوس روز اوسکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے
اوس جوان کا سہم اوسیوقت طلب کیا اور اوسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہماری پاس
قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھر گئے
اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے خدا تجھسے
راضی ہو پس مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پاؤن سے اوسکی
نعش پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے کہ کسقدر اسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اوسوقت اوسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو سخت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اونکی نعش پر ایک چادر تھی
اوسپر نقش علم سرخ (یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اوس چادر کو کھینچکر اونکے سر مین
بطور عمار یعنے سرپیچ کے لپیٹا اور اوسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے حرمل
یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اونکے دونون پاؤن پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کیطرف
پھرے پس نہین ہے کوئی ایسی صورت میرے مرنے کی جو مجھی محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا سے اسی
مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اونمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہوکر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اوسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ
اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اون عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اون لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اونکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اونہون نے کہا
مجھے احد کے سیدھے رستے پر لگا دو تب لوگون نے اونکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتا ہو
اونکو ملتا تھا اوس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنہون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم
سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اوس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اونمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سواد بن غزیہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر
کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اونسے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اونکے منہون پر خاک اڑاتی تھین اور اونمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

چرخہ ہے تو چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ مسلمین اوس جبل سے آگے نگذرے تھے
اور سبکے سب درہ دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نکی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمان اور عثمانؓ کے کچہ کلام درپیش تھا چنانچہ عبد الرحمان نے ولید بن عقبہ کو
بلاکے بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچہ تجھسے بیان کرون اوسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیری سوا
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اوسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمان
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمان تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نتھا پس ولید عثمانؓ
کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا اسہم و جائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان مین
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ بیعت مین
دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمان کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمان نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ
اور کہا یہ اون لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اونکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اونہون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حال عثمانؓ کا سوال کیا اور کہا کہ اونہون نے ہرگاہ روز احد گناہ
عظیم کیا اور خدا نے اونسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اون لوگون مین تھے جنہون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اونہون نے تمہارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اوسکی عوض مین اونکو
قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اوس معرکہ مین سعاودت کی اوسوقت امیہ بن
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سواے دونون آنکھون کے اور کچہ نظر
نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اوسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اوسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اوسکے سر پہ کلاہ آہنی ور اوسکی اوہ

بیٹھا

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اوسکے صرنگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اوسنے جو مجھپر تلوار چلائی تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اوسکو تلوار ماری وجہ کہ دامن زرہ اوسکی کمر سے بندھا تھا (یعنے پانون کھلے تھے) تو مین نے اوسکے دونون پاؤن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اوسکے زیر بغل خالی وکشادہ دیکھکر اوسمین تلوار کا پھیلا پھونک دیا کہ وہ مر گیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) وایضاً حضرت نے اوس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے یعنے روز احد اور وہ اوسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اوسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالک بھی اوس محفل کیطرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود وتقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اونہون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اونکے تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اوٹھ کھڑے ہو اور مرو جس امر پر رسول خدا صلعم مر گئے بعد ازان انس بن النضر تیز دستی وچابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوے اوسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اوسکو امت واحدہ یعنے بے مثل ومانند وپیشوا اوٹھاویگا اور اونکے چہرے پر بیشتر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اونکی خواہر نے اونکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اونکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا اور اوسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اونکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے (مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ محمد قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہے جسکو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال وجہاد کرو وایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور اونکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئنہ محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچادی اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی وقائم ہے وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اونہون نے بیان کیا کہ

اوس وقت جب مسلمین غول غول متفرق ہو گئے اور باخود پریشان و پشیمان تھے اوسوقت ثابت بن دحداحہ آگے بڑھے
و باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو مین ثابت ابن الدحداحہ ہون اگر محمد شہید ہوئے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالے تمکو غلبہ دینے والا ہے
اور تمہاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اونکے شریک ہو گئے تب ثابت مع اون مسلمین کے
جو اونکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوے اور اونکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا
اونمین چند رئیس اونکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اونکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہان یعنے احد مین کوئی
قتال کنندہ نتھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابو لبابہ پر بمقدمہ عذق یعنی نخل خرما
باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ کے
کیا تھا اور اوس یتیم نے اوس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اوس عذاق کو ابو لبابہ سے
واسطے اوس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہے اسپر بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اوسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یارسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اوس یتیم کو اوسکا عذق دلوا دون تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اوسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اوس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا اور اوس لڑکے مدعی کو حوالہ کر دیا تھا
اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عذق مذلل لابن الدحداح فی الجنۃ یعنے بہت سے
عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنے اوسکے لیے مہیا ہین پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ احد مین شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اوسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اوسکو زیر کیا کہ وہ منہ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکر جسنے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد میں سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کرا دیا ہے ابن واقدی نے ابن
جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اوسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اوسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اوسوقت جب
اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نعمت
مشکورہ ہے واللہ ایسا نہین کہ مین تجھکو قتل کرون اور ضرار بن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ یعنی
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اونپر رحمت بھیجتا تھا اور اونکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اونکی
معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اونکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب شرفاء میری قوم کے
بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے
اور فلان کو کسنے مارا اوسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
بن دخشم نے پھر جب ہمنے احد کیطرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اونکی طرف کوئی سبیل سائی کی نہوگی سواے اسکے کہ ہم چند روز
مقیم رہکر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اونپر ظفریاب ہونگے
کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اونکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم ہو تور ہے یعنے عوض
خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی
(یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت و تہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے ہین
اور اونکے یہان کراع نہین ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اونکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر اونہین یہی
امر قرار پایا کہ اونھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اونکے مقابلہ ہوا واقتد لیس ہم اونکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہانتک
کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان و روگردان ہوے اوسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ
بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی سمت
موقع دیکھتا ہے کہ اوسطرف ہم حملہ کرین تب مین نے اوس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر اندازان تھے کہ وہ
خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اوسکی ساتھ رجوع کی تب ہم اوس جبل پر پہونچے تو اوسپر ہمنے کسیکو نہ پایا
جسکا کچہ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پاے کہ اونکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب لشکر مین پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہمنے اونپر حملہ شدید و زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہو گئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اونکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبہ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اونمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اسکو عرصہ بقدر

دو وہ دو ہنے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور بڑھکر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اونہون نے میرے
گھوڑے کو پے کیا تب مین پیدل ہو گیا پس مین نے اونمین دس مردون کو قتل کیا پر اونمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین موت بالغ سے دوچار ہو گیا تھا اور اوس دم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نتھا
یہان تک کہ ہر طرف سے لوگون نے اوسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہے اوس خدا کی
جسنے اونکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اونکو شہادت ملی) اور اونکے ہاتھون سے میرا امر
بھی آسان ہوا اور صحابہ راویون نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کسیکو حال ذکوان بن عبد قیس کا
معلوم ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے طرف ذکوان کے
دیکھا یہان تک کہ جب وہ اوسسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اوسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اونکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اوسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اوسکے پاون پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اوسکا پاؤن جدا ہو گیا بعد ازان
مین نے اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اوسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اوسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا
کہ وہ ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اونہونے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے
اور جبل کیطرف متنہی ہوئے تو اوسکو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ بن جبیر بس آدمیون سے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے
پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا
پھیل جاؤ تا کہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان بمواجہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کرکے
ایک ساعت سے گرم قتال رہے تا آنکہ افسر اونکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوے اور ہمراہی اونکے زخمی ہوے پس
جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اونکا رخت تن اوس قوم نے اوتار لیا اور اونکو بری طرح مثل کیا یعنے گوش
وبینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اونکے شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اوس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اوسی حالت مین
اونکے پاس گیا تو وہان مجھکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اوس محل پر کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام مین مجھکو
نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان کوئی
بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے نعش عبد اللہ کو اوٹھایا پس مین نے اوسکے دونون
بازو پکڑے اور ابو حبہ نے دونون پاون پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اونکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

اوسی عرصہ مین کہ ہم اونکو اوٹھائے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تاآنکہ عباسہ میرا زخم سے کھل پڑا پھر انتین باہر نکل آئین تب ابو حنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اوسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن آپہونچا اوسوقت مجھی غشی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اوس حالت مین دفعتہ مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اوس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت دشوار ہوا تب ہم وادی مین اوتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے و چونکہ اوسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب و ناکام ہوجائیگی پس مین نے اوسکو اوتار لیا بعد ازان گوشہ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اوسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اونکو روکے ہوے تھی پس اونہون نے جنگ درمیان نڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اوس غلام سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کرون اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ سوائے ان تینون کے مین اوس قوم مین کسیکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کا ہمسر ہوتے وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین تو مجکو یقین ہے کہ مین اونپر قادر نہو سکونگا کیونکہ اصحاب اونکے اونکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہے کہ مین نے کہا او حمزہ پس بخدا کہ اگر اونکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علی پس اونکو مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہے مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اودھر دیکھتا ہوا مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اونکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور پر ریش تھے پس اونسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے پیشہ ختنہ گری عورتون کا رکھتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا اے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی دشمن ہے جو ہمپر ہجوم کر سکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اوسکا ختنہ کیا جاتا ہے پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے) میرے قریب تو آیا پس اوسکو اوٹھا لیا جب اوسکے دونون پاؤن زمین سے اوٹھ گئے تو اوسکو زمین پر دے مارا اور اوسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جسطرح

بکری وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اونہون نے سر بلند کر کے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے ہو کر آنے لگے کہ پاؤن اونکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اونکے گرنے سے خوش ہوا پھر اونکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ شانے سے پار ہو گیا اوسوقت ایک گروہ نے اونکے اصحاب مین سے اونکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب ندیتے تھے تب مین نے کہا واللہ یہ شخص مر گیا اور مین نے جا کر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اوسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ حمزہ کے ہاتھ اوٹھایا تھا یاد دلایا اور اوسوقت اصحاب حمزہ کو جب اونکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اونکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اوس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور اوسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اوس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اوسنے کہا میرا سلب یعنے رخت تن سب حاضر ہے تب مین نے کہا یہ کلیجہ حمزہ کا حاضر ہے اوسنے اوسکو چبا لیا اور پھر منہ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اوسکو پھینک دیا آیا نگل نسکی یا گھن کھا کر اوسکو اوگل دیا بعد ازان اوسنے اپنا کپڑا اور زیور مجکو اوتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو مکے کو جائیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اوسنے کہا مجھے اوسکی نعش دکھا دے تب مین نے لاش اونکی بتا دی اوسنے اونکے مذاکیر یعنے ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد ازان اوسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازو بند اور پازیب اوتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ وغیرہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اونہون نے سنا زہری سے اونہون نے سنا عروہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اونہون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہملوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اوسکے پاس نہین جا سکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے مین اور پھر صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اوسکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسی آدمی تھے پھر جب ہم نماز صبح پڑھ چکے تو اوسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اوسکے بیٹھنے کے ایک نمرقہ (یعنے پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اوسپر وہ بیٹھا ہے ہملوگون نے اوس سے کہا کہ تجھ حال قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اوسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اوسنے منہ پھیر لیا تب ہمنے کہا کہ آج کی رات ہملوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اوسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے احد کیطرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اوسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اوسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہے تب مین لوگون کے
ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہا ابا دسمہ
(یعنے خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تنبیہ کر آخر جب ہم وارد احد ہوے تو مین نے
حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف کو دیکھا اور
مین نے ایک درخت کے نیچے اونکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اوسوقت
سباع الخزاعی اونکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اون لوگون مین سے
ہے جو مجھپر ہجوم درازدستی کر سکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اوسکو اوٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اوسکے دونون پاؤن زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پاؤن تلے کی نظر آئی تب اوسکو زمین پر پٹک مارا
پھر اوسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اونکے سامنے پڑا کہ وہ اوسمین گر پڑے
اوسوقت مین نے اونکو برچھی ماری کہ انی اوسکی اونکے زیر ناف جا لگی کہ اونکے دونون زانون کے پار نکل گئی اور تب
مین نے اونکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اوسنے مجھکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا
حکایت الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اوسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اوسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے کہ
ہم دونون مین سے کسنے اوسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضرب سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے
یہ کہتے ہوے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے
اوسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے کہا ہان اوسنے کہا کیا مجھکو تیرا زمانہ یاد نہین ہے یعنے درمیان ہمارے تمہارے
بہت مدت گذری لیکن ازانکہ مین تجکو گود مین اوٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودہ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا
(محفہ ہودج ہے بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اوٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک
کہ تو اسوقت موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاؤن مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی
سے بنے ہوے اور دو دستبانی چاندی کے تھے یعنے کڑے اور انگشتریان چاندی کی (یعنے چھلے) اوسکے پاؤن کی
اونگلیون مین تھے پس اوسنے یہ سب مجکو اوتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ
جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے
(فارع بلندی کوہ و نام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اوس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا
اے پسر فریعہ کیا تیرے پاس اسباب حرب سے ہے اونہون نے کہا واللہ مجکو استطاعت و اختیار اوس امر کا نہین ہے

جو مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہے یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ حضرت کے احد کو جاتا
پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالاے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا (یعنے حسان سے) میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندھ دے پھر تو ہٹ جا تب اونہون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اوسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا) اور اوسکے سر کو اوسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اونہون نے اوسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہوگئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھی بالاے
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اونکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون نہ
دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اون نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد ازان
مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی و ایضاً صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالاے
حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی جب اونہون نے
وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور دیوار حصن پر کھڑے ہوے و ایضاً صفیہ نے
کہا کہ جب مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو
پایا کہ ام ایمن بھی اونکے ساتھ تھین پھر ہم سوال چلنا اونکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر بشتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اوسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے
اونہون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہے اونہون نے کہا بحمد اللہ خیر ہے مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اونکو دیکھون
اونہون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اونکے پاس گئی تو اونکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہے میرے عم کا کیا حال ہے میرے عم حمزہ کا اوسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اونکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یا رب ان الحارث بن الصمۃ کان رفیقا و بنا ذا ذمۃ قد ضل فی مہامہ مہمۃ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ
یعنے اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ مین وہ صاحب عہد و ہمت ہے وہ گم ہوگیا ہے
وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہے جنت کا جس جا مین کہ وہ ہے (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اوسوقت لڑکا تھا اور وہ ہمسن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علی حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اوسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

اور اوسکو بچاؤ اور اوسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے
تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا ان جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے
کہا جب تک مین اونکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی
آڑ مین ٹھہرائے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حوصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اوس روز صفوان بن امیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اوسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے
حمزہ کے نہین دیکھا اور اوس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے
اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہؓ شہید ہوے تو صفیہ بنت عبد المطلب آنکر اونکو تلاش کرنے لگین
اوسوقت درمیان اونکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہو گئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اوسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہما السلام روتی تھین
اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلائے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتہ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اوسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش
سخت مثلہ یعنے بریدہ گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب
ہونگے تو اونمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل و بقدر اوسکے
کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلعم
نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے عم و ام
حضرت کا اور جو صدمہ اونکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اونکی طرف

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابوقتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابوقتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اونسے باعث لغزش اقدام اونکے بغاوت کریگا تو خدا اوسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اونکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اونکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے
اگر قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اونکے لیے پیش خدا مہیا تھا اوس سے مین اونکو آگاہ کرتا تب ابوقتادہ نے
عرض کی یارسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اونہون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبداللہ بن جحش نے کہا یارسول اللہ
ہر آئینہ یہ قوم بہت بری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا و رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجھکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اس طرح
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجھکو مثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اوسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یارسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبداللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اونکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبداللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبداللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبداللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت
جحش خواہر عبداللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشم داشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنی برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَرَحِمَهٗ هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اوسی کی
ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اوپر رحم نازل کرے اور شہادت اونکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اوسنے کہا
کسکے لیے یارسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبداللہ کے تب حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَرَحِمَهٗ هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ اے حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر
اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اوسنے کہا وا حزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اوسنے کہا وا عقراہ (یعنے ہاے تباہی اوسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ سے
وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا (یعنے وا عقراہ)

اوسنے کہا یا رسول اللہ مین اوسکی اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہو گئی تب حضرت نے اوسکے اولاد کے لیے دعا کی
تا اوسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن صحیح حنی
چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اوس روز طرف احد کے اون عورتون
کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سُمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اوس روز احد کی طرف نکلی
اور اوسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے احد مین شہید ہوے پس جب اون
دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین
جیسا تو چاہتی ہے اوسنے کہا مجھے بتادو کہ مین اونکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اوسکو حضرت کیطرف
اشارہ کیا تب اوسنے حضرت کو دیکھکر کہا کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَلَلٌ یعنی ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپکے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم و بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہے) اور وہ اوس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پہ بار کیے ہوے مدینے کو ہانکتی
چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے
اوسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
وَاتَّخَذَ اللّٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُہَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا
خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا
شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اونکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے
اور حق تعالیٰ مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہؓ نے اوس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اوسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحار کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اوسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اوسکو بارہ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اوس ناحیۂ وادی کیطرف نکلے تو
کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اونکو پہچان رہا تھا کہ اونمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس
پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اونکو آواز دی مگر اونہون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے
کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمہارے لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح کورہ
آہنگر یعنے دھوکنی سے سانس نکلتی ہے اوس حال مین اونہون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم سنان کاری لگے ہین اونہون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب نشان میرے بدن مین پار ہو گئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو
سلام پہونچانا اور اونسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اوس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہے واللہ تمہارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمہارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمہارے لیے پیش خدا کچھ عذر نرہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مر گئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اونکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اوس سے راضی ہے
راوی یون ذکر کہتا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمد قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ
لوگ ہر طرف متفرق ہو جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اونمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اونکے پیچھے سے اونکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اونمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اونہون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اون اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اوس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اونمین سے مارے گئے تھے اونکا قتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اونہون نے دربارہ حضرت کے سنی تھی اوسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اوسوقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ و سالم ہین
اور مین اوسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اوسمین سے روئینہ تھا تب حضرت نے
اوسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اوتار ڈالی اور کہا **راوی** نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر درمیان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے
بوقار تمام خرامان تھے اور اونکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اوس روز بیٹھکر نماز
ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہے پس اونہون نے حضرت کو اپنی آغوش مین اور دوش پر
اوٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناے راہ احد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرت
کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اوٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اونکو
گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اون لوگون نے
اونکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اون چند شخص
کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے
اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اونکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو
اونپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اوتارکر جبل کیطرف
ہلاکر کے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب
مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اوسوقت اونھین سے ابو بردہ بن نیار نے تیر کو چلے سے
ملاکر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اونکو
آواز دی تب اون لوگون نے پہچانا اور جب اونہون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو
گویا کہ اونکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اوس روز شیطان نے اپنا مکر اور
اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اونسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اوسوقت
مین پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اونسے اون
مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اون شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اونمین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زید تھے
اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور اون شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے
پھر بعضے اون مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اونکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا
مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو انکی طرف پھیرا تا کہ اونکا ہم و غم اونکے دل سے
غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے
سر اونکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اونکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے
وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اوسوقت رسول خدا
صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنی لوگون کو
کہ تلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اوسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین
مغرور ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بزکوہی کے چڑھگیا
پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اوسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہے خدا کا او سکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابو سفیان زیر جبل مین تھا او سوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی اَللّٰهُمَّ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَعْلُوْنَ اے پروردگار اونکو ہم پر غلبہ نہو اور وہ ہم پر نہ آسکین آخر کو مشرکین مغرور ہوگئے اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہم پر قصد کرتے ہین اور ہم اونسے سالم و محفوظ تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہم لوگ سوئے یہان تک کہ سپرین اپنی ہمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبد اللہ نے بھی کہا ہم پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اوسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اوسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نجاتے چنانچہ حق تعالی نے اونہین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اوس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسول خدا صلعم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نتھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہان تک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور کی غلبۂ نیند سے اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اوسکو خبر نتھی یہان تک کہ اوسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اوٹھا لیا اور اوسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اوس روز ہم پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اوس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نتھی تو ہر ایک منافق اوس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنیکا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار جالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب نبی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا اعل ہبل (ہبل نام بت کا ہے) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے) بعد ازان اوسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ ڈولہاے دولاب ہے (کہ ایک بھرتا ہے دوسرا خالی ہوتا ہے یعنے جنگ دو سر دارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اوسکی عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا حضرت نے کہ ہان اوسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا اُعْلُ هُبَلُ یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ و جلّ ہے ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہے اسلیئے کہ اوسنے اپنی جانب سے ہمپر احسان کیا ہے
نصرت بعد ازان اوسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا کہ
یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابوبکرؓ اور یہ ہون مین عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کی
گردش ہے اور جنگ دولاب ہے جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہے کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمہارے
قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درینصورت ہم نا امید ہی ہلاکی
مین ہین پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیئے عزّی ہے (یعنے جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیئے عزّی
نہین ہے عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارے لیئے کوئی مولا و ناصر نہین ہے ابوسفیان نے کہا اے پسر
خطاب ہر آینہ عزّی نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہے بعد ازان ابوسفیان نے کہا اے ابن خطاب
اوٹھہ میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اوٹھکر اوسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین تجکو تیرے
دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنے وہ قتل ہوگئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ
ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہے
اور حال یہ ہے کہ ابن قمیہ اون لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہوگئے بعد ازان ابوسفیان نے پکار کر کہا
کہ تم لوگ ہو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے بیان کے
سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعد ازان اوسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا
تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمہارا وعدہ گاہ بدر صفرا
شروع سال پر (صفرا نام مقام ہے بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا
صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابوسفیان
اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگے اوسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا
اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور
بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لاؤ اگر وہ لوگ
سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل رکھین ناقون کو
تو قصد غارت ہے مدینے پر اور قسم اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینے کی طرف جاتے
ہونگے تو مین بھی اونکی طرف جاؤنگا اور ہاتھون ہاتھ اونکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اوسطرف دوڑتا ہوا
اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرت کے پاس دوڑتا ہوا
پھرونگا پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اونکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے

اور مین جب اونکو دیکھتا تھا تو اونکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اونکی طرف کان لگاتا تھا اور اونکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کرلیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے اونکے
شہر کی طرف اور اون لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باخود باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اونسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پاچکے ہو اب پھر چلو اور اوپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
سست ہوگئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تم پر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اونہون نے تمہارا اچھا نہین کیا تھا وحال آنکہ اونکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اونکو اونکے ارادے سے منع کیا ہو پھر جب کہ سعد نے اونکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام عقیق وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم ہکی گئی
اسطرحسے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو شکستہ کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اونکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے
اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑونکو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنے آہستہ
بیان کر کہ ہرآئنہ جنگ مین خدع یعنے دھوکھا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اونکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اونکو پھیر دیا ہے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحیی بن شبل سے اونہون نے سنا ابی جعفر سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے
کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اونکو دیکھا کہ اونہون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہانسے
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نرہی کہ اونکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابو سفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نگیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
ہمکو نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کیطرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اونسے کہا
اس بات سے تمہاری کیا مراد ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اونپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اونمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہو گئے
وبعد ازان کہ اونکے گروہ پھر جمع ہو گئے (اور اونکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود باہم مشورت کی اور کہنے لگے
کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ابن ابُی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکے
جا چکا ہے اور قبیلۂ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور
ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ وہانتک
ہو بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہم لوگ وہان سے روانہ ہو گئے۔

ذکر شہداء احُد

اور کہا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے
اونہون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اونہون نے سنا مجاہد سے
مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اون شہداء مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مُزنی اور اونکا
برادر زادہ اور دونون پسر حبیب کے ملاکر سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ
بن عبد المطلب تھے کہ اونکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ
مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین
کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان
بن الشرید تھے کہ اونکو ابُی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوئے تھے اور
وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اونہون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ یا بین
دو شاخے یعنے دو منارہ اوس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن
عمیر کہ اونکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ وعبد الرحمان پسران ہبیب شہید ہوئے
اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوئے ایک وہب بن قابوس دوسرے اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوئے عمرو بن معاذ بن النعمان اونکو ضرار بن الخطاب نے
شہید کیا اور حارث بن انس بن رفع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سُفیان بن حرب نے شہید کیا
اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا
اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاءً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے
خطاءً شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حُباب بن قیظی شہید ہوئے اور عباد بن سہل کو

صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج میں سے کہ وہ ہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہے ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعور ابن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے و من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جنکی کنیت ابو النبات تھی اور وہ وہ تھی جو رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہے حق تعالے نے۔ اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے اونکو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کیطرف سے تیر اندازون کے افسر تھے اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خثیمہ ابو سعد تھے اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے اونکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب بن الحارث بن ہیشہ تھے اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی بلحرث بن الخزرج سے خارجہ بن زید بن ابی زہیر تھے اونکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر جو بنو حدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی اونکو غراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ و حارثہ بن عمرو و ثقف بن فروۃ البدی یہ تینون شہید ہوئے اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ قیس بن ثعلبہ اور طریف و حمزہ جو اونکے حلیف تھے اور جہنیہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے و بعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوئے اور نوفل بن عبد اللہ تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوئے کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا اور کہا **واقدی** نے مجھے **حدیث** بیان کی یاں بن معن نے ابی وجزہ سے اونہون نے کہا کہ روز احد تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد کا یہ ہے کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

اور ابولبابہ بن عبدالمنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین
تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمہارے لیے شتر ذبح کر کے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو اونہون نے
کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اوسکے یہان آئے تو اوسنے اونکے لیے ایک شتر بچہ
نحر کیا اور اونکو شراب پلائی اور وہ لوگ اوسکے پاس تین روز مقیم رہے یہان تک کہ وہ گوشت متغیر ہوگیا اور
سوید اوس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اون لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کیطرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمہاری خوشی ہو جاہو سو جاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اسلیے کہ اوسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے تھے
یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اوسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارده یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے
مجذر نے کہا یہ کیا بات ہے اوس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اوسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اوسکو آتے دیکھا تو منہ پھرا گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اون دونون کے پاس ہتھیار نتھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی
پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اوسکی
سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے
اوسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان چھوڑکر
اور دماغ سے نیچے اوتار کے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر حور کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اوسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اوس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس نازل ہوے اور اونکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرت سے حکم اوسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز
جبرئیلؑ نے یہ خبر دی اوسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم جس جس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اوس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اوسمین نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا
اور انصار حضرت کا آنا وہان سنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اوس روز ایسے وقت مین وہان حضرت علیہ السلام کی تشریف لانے سے حیرت
کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کرنے لگے اور لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے
نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ منہ سے لپیٹے ہوے تھا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر
فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اوسکو قتل کر اسلیے کہ اوسنے روز احد
مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اوسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا صلعم سے کچھ کلام
کرون عویم نے انکار کیا مگر اوسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اوسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اوسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اوسکے تئین اس راہ سے نتھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیتہ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اوسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میری نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین
اپنے عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھہ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول اوسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اوسسے کچھ نہین فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اوسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اوسکے سامنے
اور قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اوسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن لیساف دیکھتے تھے کہ اونہون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب
حضرت صلعم سوار ہو کر اون لوگون کی طرف آئے اور اسمین فکر کرتے تھے پس اوسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار نہین ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اوسوقت شعر پڑھا شعر یا حار فی سنۃ من نوم
اولکم ام کنت ویلک مغترّ ا بجبریل اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین
اونگھتا تھا یا کہ وارے ہو تجھپر تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اونکے شیوخ نے جو اونکے استاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
ابلغ جلاسا و عبد اللہ مالکہ + و ان کبرت فلا تخذ لھما جار + اقتل جدا ارة اما کنت
لاقیھا + و الحی عوفا علی عرف و انکار اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر
جلاس کو اور عبد اللہ اوسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اون دونون کو رسوا کر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ
عوف کی ملاقات نکریگا تو اونکو بھی قتل کر خواہ تو اونکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ و عنترہ حلیف سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ لحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اونکو سفیان
بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا
یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے
اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد سے عمرو بن قیس تھے اونکو نوفل بن معونۃ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اونکا
قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث
بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اونکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوے اور
بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر
بن ضمضم تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی اونکے
اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان اونکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو
شہید ہوے اور یہ دونون پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوئے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اونکے لشکر کا نشان بردار تھا اوسکو علی بن ابی طالبؑ نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلبؓ نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو
عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاہ بن عبد شرحبیل کو علی بن
ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور جب کہ صواب غلام نے علی علیہ السلام پر
حملہ کیا تو اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ بن عبد المطلب نے

قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن فضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پیامبر تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اوس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اوسوقت خالد بن الاعلم اوسکے سامنے آیا اور دونوں پیدل تھے پس دونوں باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار ادا کرتے تھے چنانچہ وہ دونوں اس حال میں تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اونے تیز دستی کر کے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل میں لگا (مقتل جسم انسان میں وہ جگہ ہے جہان کی ضرب سے مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ میں نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص او پر قزمان کے آیا اور یہ دونوں یعنی قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر وہ اوس پر کارگر نہوا پس یہ دونوں برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اوسیوقت اپنی شدت جراحات میں مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے اور بنی عامر بن لوی سے عبید بن حاجز تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اوسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور اوسکے سوا اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے کہ ہر آئنہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ ہرگز نہیں اوٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اوس سے دھوکھا نہیں کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کر کے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے میں جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا میں نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اونہوں نے اوسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوا اسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب میں اور طرح سے بھی سنا ہے چنانچہ **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اونہوں نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے تو حمراء الاسد میں اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہے تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا) اور ابو عزہ سوتا رہ گیا یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوئے تو وہ بیدار و خبردار ہو کر داہنے بائیں دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اونہوں نے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے اوسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو الحمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوے اور کہا **راویون** نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہدا مین سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اونپر نماز جنازہ پڑھی
اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اوس روز حالت جنب مین تھی اور رسول خدا صلعم
نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ راہ خدا مین
مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اوسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اوسکا رنگ خون ہوگا اور بو اوسکی
بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر مین) کہ مین ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس اول جسپر رسولخدا
صلعم نے تکبیر کہی چار بار (یعنے چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہدا
جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اوٹھالاتے تھے تو اوسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھ جاتے تھے
تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اوس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ
ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب اونپر
نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اوٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اوسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہؓ مین رکھی جاتی تھین اور اونپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونپر نو نو و سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہؓ بن عبید اللہ
و ابن عباسؓ و جابرؓ بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداے احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
مین ان لوگون پر شاہد ہون تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ اسلام
لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اونہون نے جیسے ہم نے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے و لیکن ان
لوگون نے اپنے اجور و کمائی مین سے کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت
کروگے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونیوالے ہین)
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اونہون نے
انس بن مالک سے سنا اونہون نے کہا کہ اون شہدا پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اونہون سعید بن
المسیب سے اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اوس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اوسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اوس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اونمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اوسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اونمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اوسکو مقدم رکھتے تھے

اور اون لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے اور جسکہ حمزہ بن عبد المطلب کو قبر مین اوتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اونکے اوپر چادر اوڑھائی جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیگر (یعنے سر سے) اوڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے اوڑھائی جاتی تھی تو منہ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ منہ اونکا ڈھانک دو اور اونکے پاؤن حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اوس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اونکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور امصار مین اور لوگ اوسطرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ زمین حجاز جردیہ مین ہو (جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اونکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ یہ بات اونکو معلوم ہوتی قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینے کی سختی وشدت پر صبر کریگا مین روز قیامت اوسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ یا فرمایا مین اونکا شاہد ہونگا اور **راویون** نے کہا کہ عبد الرحمان بن عوف کے پاس کھانا آیا اونھون نے اوسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہؓ یا کسی اور شخص کا نام لیا کہ اوسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اونکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہے کہ نہتا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و نہ خوبتر زیب بجا زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اونکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اونکی قبر مین اوترے اونکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اوترے اور زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اوس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے اپنے مقتولون کو مدینے مین اوٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اور مین سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع اصحاب العباء کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے قتلا کو طرف مضاجع مراقد اونکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیر اگیا کوئی مگر ایک شخص کہ اوسکو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا (یعنے نداے منادی تک وہ دفن نہوا تھا) اور وہ شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اونکو مدینے مین اوٹھا لائے تھے اوس حالت مین کہ اونمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اونکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اوسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ پسر عم میرا میرے سوا اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ اونکو ام سلمہ کے پاس اوٹھا لیجاؤ پس اونکو اوٹھا لاۓ ام سلمہؓ کے پاس اور وہ انہین کے پاس مرگئے چنانچہ
ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اونکی نعش پھیر لیجاوین احد مین اور وہ اوسی لباس مین جسمین وہ مرگئے تھے
وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز وایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اونکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم
نے اوسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اونکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے
تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اون قبرون کا کیا جو احد مین
مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرماد یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب سے
یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اونہین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے
انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ اونہین کی قبرین ہین
اور ابن ابی ویب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جز ینقدر
کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تعین قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہوگئین ہین
ہم اونکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اوسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس
و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا
صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کیطرف
رخ کرتے باواز بلند فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر
عوض تمہارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمہارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام
کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسیطرح زیارت کیا کرتے تھے اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے
اونکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اونکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا
کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا)
اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور
وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جایا کرتے تھے اپنے مال کیواسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے
عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور
کہتے تھے کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اوس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اونپر کوئی سلام
کرتا ہو مگر یہ کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک (یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا) اور رسول خدا صلعم

قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان اندکے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اوسکو سچ کیا پس اونمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اونہون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین تا قیامت پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اوسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ رضؓ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اونکے ساتھ ہوتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اونپر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اوسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ اونپر سلام کرنے کو اور اونکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کبھی بعضے ساتھ محمد بن مسلمہ وسلمہ بن سلامہ بن وقش کے احد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ رضؓ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اونکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اون قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اونپر سلام بھیجتی تھین اور اوس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ وہان آئین اور اونکے ساتھ تھان اونکا غلام تھا مگر اوسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے لئیم و خوار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی درجواب اوسکے اوسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اونکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمر وجب غابہ کیطرف سوار ہوتے تھے تو ذہاب مین پہونچکر قبور شہدا کیطرف پھر پڑتے تھے اور اونپر سلام کرکے پھر ذہاب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اون شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اوسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ احد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اوسوقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر بھی تھی مین نے اوس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اونپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اوسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اوسوقت ہمنے ایک کلام سنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اوسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب تھا اور کمار اولیون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے تو اپنا گھوڑا طلب کیا
اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اونمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شل بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل
کے زخمی نتھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پہنچے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون سے
کہ صف بستہ ہوجاؤ ہم بیان حمد و ثنائے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے اونکے عورتین تھین بعد اون کے
حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا
بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ
وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ بَرَکَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ
وَعَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغَنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِکَ
اَللّٰھُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا
الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَةَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ
رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْسَکَ
وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ یعنی اے پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے
پروردگار کوئی بند کرنیوالا نہین ہے اوس چیز کا جسکو تو نے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اوس چیز کا
جسکو تو نے بند کر دیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اوس چیز کا جو تو نے دیا ہے اور کوئی دینے والا نہین ہے
اوس چیز کا جو تو نے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہے اوسکا جسپر تو نے مسلط کیا ضلالت کو اور
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اوس شخص کا جسکو تو نے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اوس چیز کا یا اوس
شخص کو جسکو تو نے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تو نے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میں
تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنی تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند
مین تجھسے ایسی نعمتین پایدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف
اور روز غم و الم سے کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شے تو نے ہمکو عطا کی ہے اوسکے شر سے تیری
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تو نے مجھسے روک رکھی ہے اوسکے شر کی پناہ

مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کرا اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و فسق و نا فرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانیوالون مین کر اے خداوند عذاب کر اون کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر انپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الہ الحق آمین بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اوترے تا آنکہ آن حضرت علیہ السلام بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون پر گریہ و زاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلی پس مین نے حضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اونکے اوپر زرہ ہے بجنسہا یعنے زرہ پہنے تھے اوسیطرح جیسے پہنی تھے پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے **محمد بن عمر الواقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ جب اُم سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عُبید بن معویہ بن بلحرث بن الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اوسوقت حضرت علیہ السلام اپنے گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اون بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین تا آنکہ اونہون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھکر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح و سالم دیکھا تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اونکو اونکے پسر عمرو بن معاذ کا پُرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اونکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم سب راضی ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اون قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اون شہیدون کے خلاف اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَفُوْا یعنے اے پروردگار اونکے دلون سے غم کو دور کر اور اونکی مصیبتون کا بدلا دے اور اونکے جانشین کو اونکے اخلاف اولاد دے نیکو کار بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑ دے اونہون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اونمین مجروح مگر قیامت مین زخمی آویگا یعنے زخمی محشور ہوگا اوسطرح کہ ہوگا رنگ اوسکا رنگ خون اور بو اوسکی بوے مشک پس جو کوئی زخمی ہو

چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے ولیقصد میری ہمراہی کے میرے گھر تک میرے ساتہ نجاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان اونکے بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بہی عبداللہ کے ساتہ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اونکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کر کے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتون کے پاس جاکر اون سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اوسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنے بطریق مناحہ وماتم کے) تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اوسوقت صدا ے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡکُنَّ وَعَنۡ اَوۡلَادِکُنَّ یعنے حق تعالی تم عورتون اور تمہاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اوس روز سے اتبک جب کبھی ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہے اور بعض رواۃ نے کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو بلالائے اور عبداللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اونکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اوس صدمہ سے جو اصحاب اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اوسکے شماتت کرتے تھے اور اونکی مصیبت واندوہ سے خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اون مین اکثر زخمی تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین شب باش ہو کر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسمین ساری رات گذر گئی اور باپ اونکا عبداللہ ابن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتہ اس جنگ مین موافق راے میرے نتھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس وقعہ وافتاد کو دیکھہ رہا تھا تب عبداللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہے اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سوا اسکے نہین ہے کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور اونکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سنا اور خدمت مین رسول خدا

مسلم کی حاضر ہوکر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین سنی ہین
اوسکو قتل کرین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر حق تعالے اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور اپنے
نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی
ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین
پس حال اونکا پھر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اونکے کینۂ درونی کو ظاہر کر دیا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اوس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
کہتا ہو اسے فرزند خطاب مثل آجکے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند ہونگے یہان تک کہ ہم استلام رکن کرینگے
(یعنے یہان تک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ
وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی
ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم احد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اوسوقت عبد اللہ
کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمہارے درمیان تمہارے سامنے ہے حق تعالے نے اوسکے
طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اوسکی نصرت کرو اور اوسکی اطاعت کرو اور ہر گاہ اوسنے احد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اوسکے
پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اون لوگون مین جو اوسپر ہجوم کر کے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اوسکے قریب آئے اور انکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اوسپر نہ اوٹھا پس ابو ایوب نے اوسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اوسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اوسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون
پر سے اوچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحال آنکہ مین کھڑا ہوا تھا
تاکہ تمہارے نبی کے امور کو استوار کرون اوسوقت معوذ بن عفرا نے اوسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے اوس نے کہا
مین اوس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے
میری طرف آئے اور اونمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی کی) تب
معوذ نے اوس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب کر اوسنے جواب دیا مجکو
پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الآیہ یعنے جب اون لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ گویا مین دیکھتا تھا اوسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اوسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد نے مجھے مرید سہل و سہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل و سہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہے اون آیات قرآن کا جو بمقدمہ احد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونکو محمد نے اونکو **واقدی** نے اونہون نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمان بن عوف سے کہا کہ ہمسے احد کا حال بیان کر اونہون نے کہا اے پسر برادر من رہ آل عمران مین بعد ایکسو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہوجائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ الی آخر الآیہ کہا عبد الرحمان نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف احد کے روانہ ہوئے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اونکے صف سے تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسیکا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور درباره قول تعالی إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا اسے آخر الآیہ کہا عبد الرحمان نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنہون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ احد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اونکو عزیمت و ہمت دی کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ یعنے شکر کرو اوس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ (یعنے روز احد) أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ إِنِّي مُمِدُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ عبد الرحمان نے کہا کہ پھر اون لوگون نے صبر و استقامت نکی بلکہ روگردانی کی تو روز احد مدد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قول مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سر پر

باندھے ہوئے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اون
فرشتون کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اونکی طرف لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اَوْ یَکْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ ۝ یعنے حصہ پہونچاوینگے ہم اونسے اور دین پس
اولٹے پھرینگے وہ ہزیمت وخسارت پاکر لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ
اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ راوی نے کہا مراد ہے اون لوگون سے جو منہزم ومفرور ہوئے
روز احد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا مقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اونہون نے دیکھا
رسول خدا صلعم کو جو کچھ اوپر گذرا جراحات سے تو اونہون نے کہا ہم بھی اونکو یعنے کفار کو مثل کرینگے یعنے اونکے
عضو عضو کاٹینگے اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسول خدا صلعم کے
جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز احد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنہون نے اپنے نبی کے ساتھ
ایسا کچھ کیا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت کا
یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اوسکے پاس زر قرضہ موجود
نہو تا تھا تو صاحب دین اوسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اوسپر باندہ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰی
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ راوی نے کہا مراد سراء سے یسر ہے اور ضراء سے عسر ہے وَالْکٰظِمِیْنَ
الْغَیْظَ مراد ہے اون لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اونکی طرف
عائد ہوا وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اونکے گناہون کی آمرزش کرے
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرة مع توبة ولا صغیرة
مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے
هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی وکوری سے وَهُدًی گمراہی سے ضلالت وگمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا
یعنے قتال وجہاد مین ساتھ عدو کے وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اوس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور
زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنے ہر آئنہ تم فیروزمند ہوئے ہو روز بدر اوسقدر کہ وہ دوچند ان ہے
اوس فیروزی کا جو اونکو تمسے روز احد حاصل ہوئی ہے اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز احد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہای روز بدر وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ

اور اصرار نہین کیا اونہون نے اوس کام پر جو کیا اونہون نے ۱۲ یہ بیان ہے لوگون کے لیے ۱۲ اور ہدایت ہے ۱۲ بودے اور بزدل ہوجاؤ ۱۲ اور غمگین ہو ۱۲

یعنے اونکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے لیے بھی ہے اور نیکوئی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے وَ
لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ
یعنے جو کوئی قتل ہوا روز احد وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے آزمالیوے اون لوگون کو جنہون نے قتال جہاد کیا
اور ثابت قدم رہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا
يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ یعنے کہ کون شہید ہوا احد مین یا مبتلاے بلا ہوا اون مین
وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے کسنے صبر کیا ہے اوس روز وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین
لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنہون نے تخلف کیا تھا بدر سے
یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے یہی وہی لوگ وہ ہین جنہون نے اب بھی دربارہ خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم
سے الحاح و اصرار کیا تا کہ جائزہ و غنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز احد آیا تو بھاگے اونمین سے جو بھاگے
اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اون چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف احد کے
آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اونپر ظفریاب ہوتے یا ہم فایز
بشہادت ہوتے پھر جب کہ روز احد اونکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الاٰیۃ راوی نے کہا کہ روز احد ابلیس صورت جعال بن سراقہ ثعلبی
کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہوگئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین
مثل بز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اوسیوقت حضرت
علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِ الرُّسُلُ الاٰیہ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ یعنے جو کوئی منہ پھیریگا
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہے
کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ جب منشار قول ابن ابی ہے جب اوسنے اپنے یارون کو پھیرا ہے
اور روز احد جو شہید ہوگئے تھے وہ ہوگئے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس
حق تعالے نے خبر دی اور اوسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے کہ وَمَنْ يُّرِدْ
ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اوسکو اوسی دنیا سے جسقدر
چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ہم اوسکو اوسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ

راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
وَمَا ضَعُفُوا یعنے اون لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اونکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہے اونکو اس بات کی کہ وہ صابرین ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا الی قوله وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اونکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اونکے لیے جنت کو واجب کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ طاعت یہود و منافقین
کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیرینگے اور تم پھر جاؤگے نقصان
اوٹھائے ہوے بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہے مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہے
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس یعنی قتل ہے یعنے وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے
تو پروردگار تمہارا مدد کریگا تمہاری پانچہزار فرشتون سے حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہے
اوس مقام مین جہان اونکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اونکا حکم قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام
اونکو پہلے سے مامور کرچکے تھے کہ اوس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا
کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی
تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود
اولٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ
مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ جو منجملہ تیراندازون کے
ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اون لوگون سے جو
عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ کو سنا تب سے
مین نے اصحاب رسول خدا صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ یعنے اوسوقت کہ تمکو اونپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس
قتل کرین اونکو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا نے اونسے جو اوس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اوس شخص سے بھی جسنے ارادہ کیا تھا
جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اون سے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب تم جبل پر
بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ
یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اونکو پکارتا تھا کہ ای گروہ
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کیطرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو
بھی خدا نے تمسے عفو کیا فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا اور قتل ہونا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب
سُنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اوس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور
بعضون نے کہا ہی کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت
مشرکین نے ہر طرف سے اونپر ہجوم کیا اور اونکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اوسوقت غم اول بھول گئے
اور بعضون نے کہا ہی کہ غمًا بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہی لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ
یعنے تاکہ یاد نکرو جو کچھ کہ فوت ہوا تمہارا اونکے مال کے تاراج کرنے سے اور نہ یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے
تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا الی قوله مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا
زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اوسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالحلم یعنی سخت نیند مین تھا
مین نے خدا اوسکی زبانی نہین سُنا وہ یہ کلام کہتا ہو وحالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہی یعنی لو کان
لنا من الامر شیء ما قتلنا ہٰہنا قال اللہ عز وجل لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ یعنے اونکو کچھ چارہ نتھا اس بات سے
کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ
مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ یعنے تاکہ خدا تمہارے کینون کو اور تمہاری کھوٹی باتون کو تمہارے دلون سے نکالے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنی کھری
یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا مراد اون لوگون سے ہے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے
جو کچھ اونکو مصیبت پہونچی تو اونکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اونکی فرار سے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ الی قوله مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا
راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بقصد ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا
کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور وہ ہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنے نہو جاؤ

مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللّٰہ ذلک حسرۃ فی قلوبہم ولئن
قتلتم فی سبیل اللّٰہ او متم الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہو یا مر جاوے دشمن کے
مقابلے مین یا مرابطہ مورچال مین تو یہ بہتر ہے جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لا الی اللّٰہ تحشرون
یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاوگے فبما رحمۃ من اللّٰہ لنت لہم
یعنے رحمت خدا سے تو اونکے لیے نرم دل ہے لانفضوا من حولک یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے
احد مین فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر حق تعالے نے حکم کیا
اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارہ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ
نہین کرتے تھے مگر بمقدمہ حرب فاذا عزمت الے جب لوگون کو تو جمع کرے فتوکل علی اللّٰہ
وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ راوی نے کہا یہ آیت
نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہو گئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا
کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اوسکو لیا ہوگا تب یہ آیت
نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللّٰہ کمن باء بسخط من اللّٰہ یعنے جو شخص خدا پر ایمان
لاوے کیا وہ مثل اوس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ہم درجات عند اللّٰہ
یعنے فضیلتین ہین درمیان اونکے نزدیک حق تعالے کے لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث
فیہم رسولا من انفسہم یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتلوا علیہم آیاتہ یعنے القرآن
ویزکیہم ویعلمہم الکتاب یعنی القرآن والحکمۃ قول سنت وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین وقولہ عزوجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا
الے آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو پہونچی اونکو روز احد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اون لوگون کے
جو زخمی ہوے قلتم انی ہذا قل ہو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمہارے نافرمانی رسول کی
مراد نافرمانون سے رماۃ ہین یعنے تیرانداز وقولہ تعالے قد اصبتم مثلیہا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنے روز احد فباذن
اللّٰہ ولیعلم المؤمنین ولیعلم الذین نافقوا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا
بعلم ظہوری اون لوگون کو جنکو آزمایا کہ اونہون نے قتل کیا او قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل
لہم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللّٰہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالا لاتبعناکم
یہ قول ابن ابی ہے وقولہ اوادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

اونکی بہود جے ہین بینیں خدا ۱۲ اللّٰہ ہر آئنہ احسان کیا خدا نے مومنین پر جبکہ مبعوث کیا اونمین رسول اپنا اونہین کی قوم و جنس سے ۱۲ اللّٰہ کہ تلاوت کرے اوپر آیات خدا کو

روز احد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی بعد ازان حقتعالی نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی بقولہ تعالے الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا یہ مقولہ ابن ابی ہے قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الی قولہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوے احد مین تو ارواحین اونکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اوسکے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایۂ عرش بسیرا کرتی ہین اور جسوقت اپنے کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتے ہین اور خوبیان اپنی جایگاہ وسیرگاہ کی دیکھتے ہین تو کہتے ہین کاش بھائی ہمارے اون چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالے نے کہ پیغام تمہارا مین اونکو پہونچاتا ہون پس نازل کیا حق تعالے نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الآیہ اور رسول خدا صلعم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہے صبح و شام اونکا رزق وہان مہیا ہوتا ہے اور اس آیت کی تفسیر مین ابن مسعودرض کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہے کہ اونکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور پروردگار تمہارا اونپر نگاہ کرتا ہے اور اونکو اطلاع دیتا ہے کہ اونسے کہتا ہے آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا مین تمہارے لیے اوسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اونپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو تا وسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے دربیان قول تعالے الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الے آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور بلال بھی اوسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لاے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا

تو ناگاہ وہان قریش اوترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان لوگون مین داخل ہون اور انکے
اخبار سنون چنانچہ مین اونکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان اور اوسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے
کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اوس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اونکے لوہے کی تیزی اوٹھائی پس چاہیے کہ
پھر چلو تا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اونکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اونکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اون دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو ورنہ وہ لوگ اطفال پر آ پڑین گے پس جب حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا
تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین **راویون** نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین
امر طلب دشمن کیا پس لوگ نکلے وحال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وچونکہ ابوسفیان نے
روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابوسفیان
سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اوسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے
کی طرف روانہ کیا تا کہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اون لوگون کو عزم خروج
طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اوسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اوسنے اسطرح بیان کرے کہ قریش نے
جماعت کثیر جمع کی ہے اور تمہارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اونکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرینگے
پس قریب تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اونمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر
رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے ہمراہ
نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے اونکو
بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اوٹھایا لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی
اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ
اَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بنا کر
اور اوسکو ڈراتا ہے جو کوئی اوسکی اطاعت کرتا ہے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ
اِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا اِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيمَانِ
یعنے محبوب بکتی ہین بعوض ایمان پر وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ

یعنے جسقدر کہ اونکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اونکو رزق ملتا ہے اور اونکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہے
اونکے اعدا پر تو یہ سب انکے لیے سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید اونکے کفر کا ہو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اس سے مراد ہے مبتلاے مصائب ہونا اہل احد کا وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ یعنے مقرب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون مین سے
در بیان قولہ تعالے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
هُوَ خَيْرًا لَهُمْ الی قولہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے
زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدھا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اوسکی دونون
ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا
إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے کہا خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے
وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وقولہ تعالے ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ
تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيْنَا
أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ یہ وہ آیت ہے
جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
یعنے یہود سے وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا یعنے عرب والے أَذًى كَثِيرًا الے آخر الآیہ
راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے وَإِذْ أَخَذَ
اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ الی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
کہا لیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین لیس اوس عہد کو
اونہون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اسکو اونہون نے وسیلہ اپنے روزی کا کیا او صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بدل ڈالا و قولہ تعالے لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا
بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بارادہ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلین گے پھر جب
حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ کہا راوی نے

کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوون پر یعنے کروٹ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا **راوی** نے کہا وہ منادی قرآن
ہے کیونکہ نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو و قولہ تعالے فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکہ
سے نکل آئے تھے وَلَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ
یعنے تجارت اونکی اور پیشہ اونکا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ یعنے عبداللہ بن سلام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا **راوی** نے کہا عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوائے نماز بعد نماز کے نتھا یعنے بلحاظ
مردم سوائے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نتھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع احد مین شہید ہوئے تو رسول خدا صلعم مدینے کیطرف پھرے بعد از ان حمراء الاسد کیجانب
تشریف فرما ہوئے اور برادر سعد بن ربیع نے انکی میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی اونکی
حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اوس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوئے
سعد بن ربیع پھر جب اون لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لیگیا اور اوسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور
زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اوسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم کو طلب کیا اور وہ
اون روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوئے اور
اسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے تھے اور ذکر معرکہ احد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا
مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرتؐ نے فرمایا اوٹھو ہمارے ساتھ چلو پس
ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جب ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور ہملوگ بھی اونکی
ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوئے تو ہمنے دیکھا کہ اوسنے مابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے
اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نتھا کہ ہم لوگ بیٹھتے
اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اونپر رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے
اوس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اوسکے بدن سے پار ہو گئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو
عورتون نے سنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے بھی آنسو ٹپکنے لگے اور اون عورتون کو
رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ اوس عالم مین رسول خدا صلے اللہ نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص
اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے

کہا ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اونکو خوشخبری دی کہ تمہارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابوبکرؓ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہم لوگ اوٹھے اور جو کچھ اونکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اوس سے اونکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہے تو دفعتہً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوئے پھر ہم لوگ اوٹھے اور بڑھکے اونکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابرؓ نے کہا وہ اوسقدر رکھا نہ آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کی
چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اوس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اوسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اوس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اوٹھا لیجاؤ تب اوسکو اوٹھا لے گئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابرؓ نے کہا پھر ہم کھانے لگے
یہان تک کہ سیر و آسودہ ہوگئے اور بے شک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہے اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنے اپنے مقام
نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اوسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اوس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اوٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا (یعنے اوسوقت تک
آیہ وضو نازل نہوا تھا بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اوٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع
احد مین شہید ہوا اور جو کچھ اوسکا ترکہ تھا اوسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہے اون دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال سے
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے اے پروردگار پیچھے سعد کے اوسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اونکے
پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام
نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اوس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت سے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہے اوسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اوسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اوسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا او خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدائے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت
نے کہ او رثمن اوس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اوسکو تو لے
اور اوس روز تک بچہ شکم وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اوسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوئے اور اوس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو چاہت ہے
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اوسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہے اور جب احد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص احد سے خبر فرار مشرکین کی لیجلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ
اوسنے مکے مین جانا ناپسند کیا او طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوے اور ہملوگون نے شکست پائی
اور آنے والون مین اول مین تمہارے پاس آیا ہون **راوی** نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اوسوقت کا جب خبر یہ بات
اول مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تاراج کے پھر پڑے اور پہونچ جس امر کو
پہونچے پس اوسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی
غلام تھا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن شیبہ نے قطن بن وہب الیثی سے
اونہون نے کہا جب حبشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل و جرح و ہزیمت
اونکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک الیسو ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھگیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اوسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش خبر یار
یہان تک کہ لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب حبشی اونکو اجتماع پر
راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اوسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اونکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر
حمزہ کو قتل کیا ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے او قتل اصحاب محمد پر شماتت اور بالکلیہ اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اوسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے وحشی نے کہا واللہ مین نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اوسنے کہا واللہ مین نے اوسکے پیٹ مین جھپا ماری کہ اوسکی دونون رانون سے نکل آئی جب لوگون نے اوسکو آواز دی اوسنے کچھ جواب ندیا تب مین نے اوسکا کلیجہ نکالا اور مین اوسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اوس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون اور عورتون کے حزن وغم کو دور کیا اور اون لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اوس روز ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویہ بن المغیرہ بن ابی العاص جو اوس روز شکست اوٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اوٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجہ عثمان ام کلثوم بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اوسنے کہا اونکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کرا لیجئے کہ میرے پاس اوسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اوسکی جانب سے اوس سال مین بیچا تھا اب مین اوسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس ام کلثوم نے آدمی بھیجا عثمان کو بلوایا جب وہ آئے تو اوسکو دیکھکر بولے واے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین ڈالا تو یہان کیون آیا اوسنے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ تر تجھسے کوئی احق ولائق ہے پس عثمان نے اوسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اوسکے لیے امان حاصل کرین وحال آنکہ قبل آنے عثمان کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ بتحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اوسکو تلاش وگرفتار کرو چنانچہ لوگ اوسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اوسکو عثمان بن عفان کے گھر مین تلاش کرو جب وہ لوگ اونکے مکان مین آئے اور ام کلثوم سے استفسار کیا تو اونہون نے اوسکی طرف اشارہ کیا تب اون لوگون نے اوسکو زیر حصیر سے باہر نکالا اور پکڑ لیگئے اور حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اوسوقت عثمان بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان نے اوسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مین اوسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اوسکو امان دیوین تو اوسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو عثمان کے لیے ہبہ کر دیا اور اوسکو امان دی اور اوسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان وہان سے نکلے اور اوسکے لیے ایک شتر خرید کیا اور اوسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اوس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کیطرف روانہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا
جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہانتک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے
جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہے اوسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اوسکی تلاش
مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اوسکا نشان پا کر پیچھے لگے آخر چو تھے روز اوسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ
زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اوسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انہین دونون نے اوسکو
مقام حماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اوسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہے آخر
عمار نے اوسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین
حاضر ہوے اور اوسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ثنیۃ الغریہ مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اون دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اوسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اوسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اوسکو زندہ ازبرای غرض پکڑ لے گئے
اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ
تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوے اور گئے
پانچ روز باہر رہے تھے **راویون** نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے
اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن
عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس مع اور چند آدمی کے
کہ اونہین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ برآئنہ
رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے (یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہے دشمن سے) اور نہ نکلین ہمارے
ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور
اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص
اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اونکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ برآئنہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو (یعنے اونسے جہاد و قتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر
اسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً و طاعۃً للہ و لرسولہ
یعنے سمع قبول سننا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے
علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جا کر شریک ہوے اور اسیطرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ
کے پاس گئے اور انکو حکم کیا خروج و کوچ کا اونہون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جا کر شریک ہوے

صدور یعنی ہ ... ۱۲

اور اسیطرح ابوقتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابوقتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو او ٹھائے
اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
ازانجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچہ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہان تک کہ یہ سب لاحق ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اون روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب دان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کیطرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللھم ارحم بنی سلمۃ اے پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اون سب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبدالاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبداللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اونکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور اونکو خبر دی کہ ہر آئنہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اون دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہے
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبداللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجہ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اونکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چل نکلے
پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبداللہ نے
اونکو اپنی پیٹھ پر اوٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اوسکے پیچھے رہتا تھا (یعنے برادر رافع) اور یہی مراد ہے
کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبداللہ پاپیادہ چلتے تھے یہان تک کہ یہ لوگ حضور مین
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اوسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اوس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے اونہون نے کہا تم دونون کو اتبک
کس چیز نے روک رکھا تھا اون دونون نے اپنی علت معذوری سے اونکو مطلع کیا تب عباد نے اون دونون کے
حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اوس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمہارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی عبدالعزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر اونہون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ وقت انہین دونون کا ہے اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے ساتھ
نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے احد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر
بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے فرزند
سزاوار نہین ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اون لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اونکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اونپر خوف آتا ہے
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ تعالی
مجکو شہادت روزی کرے پس مین اون لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے
اونکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر نہوے تھے
اونمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز احد حاضر
قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا
طلب کیا اور پھر جو اوسکا لپٹا تھا روز احد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اوس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پہ
نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بن موے سر اور رباعیہ
یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست زور ضرب سے
جو ابن قمیہ کو مارا تھا اوم گیا اور جھکا تھا اور زانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد و پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب اونکو
منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اوترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا باب مسجد پر
طلب فرمایا اور طلحہ بھی نداے منادی سنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت
اوسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا
مین نے عرض کی یہین قریب ہے پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے
لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا
بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے
عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد کے
اب ہرگز ہمسے ظفر یاب اور بہرہ مند نہونگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر قبضہ مند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور اون تینون مین دو تو سلیط

ونعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اون دونون کے ساتھ تیسرا ایک شخص تھا جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اُس تیسرے نے اون دونون سے تاخیر اور دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اوسکی بتھی ٹوٹ گئی اوسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دیدے اوسنے کہا مین تو ندونگا تب اوسنے اوسکی چھاتی پر ایک لات ماری کہ وہ چیت گرا اور اوسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اونمین ایک جماعت تھی کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اونکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اوس قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد اون دونون کی لاش پر پہونچے تو اونکو اپنے لشکر مین اوٹھا لیگئے تب رسول خدا صلعم نے اون دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اون دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر دونا رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمرا تک کافی ہوا اور جزر یعنے کھانے کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے اور اوس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اوس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے نیان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اونکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی ایک کنارے آیا اور وہ اوسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچہ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپ کے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے لشتاب تمام چلا اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحاء مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نکیا اور زنان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اون لوگون نے عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اونکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچہ نہین کیا کہ اونکے اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اونکے پھر آئے ہین اور کیا اونکے لیے جمعیت مال مردم چھوڑ آئے ہین اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابو سفیان کے آیا تو اوسنے کہا یہ معبد ہے

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی اسے معبد تو اپنے پیچھے اونکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اوسنے کہا مین محمد کو اور اونکے اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تیر دانت پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس و خزرج مین سے روز احد اونسے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اونکی ہمراہ جمع ہین اور اون لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمہارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا خون کا لیوینگے اور در بارۂ قوم اپنے اور در بارۂ عمائد اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اون لوگون نے کہا وائے تجھپر یہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اونہون نے کوچ کیا ہی کہ اونکے گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اون لوگون سے دیکھا ہے اوسنے مجھی برانگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تہدّ من الاصوات

راحلتی + اذا سالت الارض بالجرد الابابیل + تعدو باسد کرام
لاتنابلۃ + عند اللقاء ولامیل معازیل + فقلت ویل لابن حرب
من لقائہم + اذا تغطمطت البطحاء بالجیل قریب تھا کہ ناقہ میرا اسدا سے سیل سے

گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اوڑنے والی مثل ابابیل کی با کثرت اونکی مثل ابابیل کے ہے اور وہ سے دوڑتے ہین اونپر شیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنیوالی نہین ہین وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اون لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرا ئے بطحا صدائے فوج سے اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اوسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا اے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اونسے جنگ کی ہے مین اندیشہ کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے ابکی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمہین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اونکی طرف قصد کرو اور غلبہ اونکا تمپر ہوجاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اونمین مرد راستباز صفوان ہے و حالانکہ وہ راستباز نہین ہے قسم ہی اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ پتھر اونکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے اونکے نام پر مہر زدہ مین کہ جس سے وہ مارے جائینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے رفتہ و گذشتہ ہوجاوینگے تو پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اوس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین یعنے اونکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے گذرا اونکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اوسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمد اور اصحاب محمد کو پہونچاؤگے اور جو کچھ

مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آوگے
تو مین تمہارے اونٹون کو زبیب سے پر بار کردونگا اونہون نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جسوقت
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے ملاقات کرو تو اونکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اونپر چڑہ آنیکا
کیا ہے اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہین پس ابوسفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام
حمرا مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اون سے پیغام دیا تھا اونہون نے حضرت صلعم اور
اصحاب سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہے اور وہ بہتر
مددگار ہے اور اسی باب مین خداے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الآیہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمہارے لیے مردمان کثیر جمع ہین
تو اونکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ
الْقَرْحُ الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا و رسول کیا بعد ازان کہ و باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا
کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اونکو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور
اوسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد
بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع
نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سواے اونکے اور سے بھی اور اونہون نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہے اور روایت کی عمر بن عثمان سے
اونہون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابوسلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی
بن زید کے بمقام عالیہ اوترے تھے اور اوسوقت قبا سے آئے تھے اور اونکے ساتھ اونکی بی بی ام سلمہ
بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابوسلمہ احد مین زخمی ہوے اور زخم اونکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے
مکان پر آئے ہین تو اونکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابوسلمہ
اپنے حمار پر سوار ہوکر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اوسوقت حضرت
بلندی مقام عصبہ سے اوترکر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمراء الاسد
کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابوسلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے
پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انگور پھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تجکو اس لشکر کا امیر
و افسر کیا ہے اور اونکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو اونپر تو پہلے زور ڈال یعنے سختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اونکا تجھسے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے اونکو اور اونکے ہمراہی سپاہیون کو بتقوے و خیر وصیت فرمائی چنانچہ اونکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوئے و ازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رُہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اونکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے
معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب انہین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انہین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اسید بن حضیر
و عباد بن بشر و ابو نائلہ و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نضر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عیاش الزرقی
و عبد اللہ بن زید و خبیب بن یساف تھے اور سوا اونکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اوس صحابی کو قرابتدار اون
مین اگر اوترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اون لوگون کے ہین جو اون دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین در آوینگے اور اوسکے اطراف و جوانب مین جو اونکے توابع و لواحق بستی ہین
اونکے مال و متاع لوٹین گے اور اونکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئنہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ و تیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پہ سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اونکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز و سامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش و نیز غالب آچکے ہین (یعنے بجنگ اُحد) کہ تا بمدت آزار زخم سے اونکو مہلت نہوگی کہ
آمادۂ جنگ ہون اور اب اونکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ اونہین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس ابن حارث
بن نُمیر ہے اونکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کے موافق

نہین ہے تعلق کرنا ہمارا اونکے تئین کچھ عوض خون نہین ہے اور لوٹنا اونکو بدلہ لوٹ کا نہین ہے ہمارا وطن یثرب سے
بعید ہے اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہے کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمد و رفت
کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اونکے لیے مسلمین پہ بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوے تو اونھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور شتارے ہتھیارون کی لدوائے
اور اونکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہاے
کوشش تمہاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہوجاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم پر شکست پڑے
پس یہ باتین اونکی روانگی مین شکستہ الیق تھین وبعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنے میری روانگی تک)
غرض کہ وہ صحابی اوس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اوس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کیلیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اوس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام
سے باندیشہ خطر پھیر کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اوسکا ایک چشمہ سار ہے اور اوسی جگہ اونکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اونکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اون چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا او جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اونکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہوگئی
تب ابو سلمہ اوس چشمہ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہوگئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف تبلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کردیا چنانچہ اون اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اون دونون
جماعت سے تاکید کردی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اونکو حکم کردیا کہ از ہمدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اونہین مین سے ایک ایک افسر مقرر کردیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی
نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابو سلمہ نے مال غنیمت سے جو چیزین اوس طائی رہبر نے
خواہش کین پہلے اوسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام یعنے ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اوس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن سعد بن یربوع سے اونہون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اونہون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ الجشمی تھا کہ اوسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا اونکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اوسکا علاج کرتے رہے پھر جسنے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین[۳۵] مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے اونکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے تو اوس زخم کا منہ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اونہون نے وفات پائی اور غسل اونکی میت کا یُسَیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اوس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا صلعم نے اوسکا نام یُسَیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اونکا بنی امیہ کے یہان سے اوٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدت کی چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے اونسے اونہین شبون مین صحبت کی جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اوسی ماہ مین ہم بستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میری ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اوسی شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا اونہون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اوس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اونہون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی اونہین کے یہان اوترا تھا اور اونسے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اوس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اوسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اونکی ارادہ مدینے کی طرف آنے کی تھی وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا اور وہی مقدم الجیش و راہبر تھا پس وہ اون مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر رستہ سے آیا تاکہ اوس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اونکے پاس اوس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اوس جماعت کو جا لیا تو وہ اونسے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اونکے اونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہماری اصحاب

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہداے احُد مین سے ہین کیونکہ وہ روز احُد ایسے زخمی شدید ہوئے تھی کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھا کر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الذرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے تھے کہ اونکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر اون زخمون نے جوش کیا اور باعث اونکی موت کا ہوا اور اونپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور **واقدی** نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اونہون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمان بن ابی صعصعہ نے کہ رسولؐ خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین جو پنتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مردون کے روانہ کیا اور اونہین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھی اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمہ سار قطن پر وارد ہوے اور جا لیا اون لوگون کو جنہون نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اونکا محاصرہ کیا اور اوسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اوّلاً اونکو امر بتقوے کیا یعنے خالف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اونکو جہاد کی رغبت دلائی اور اونکو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کرا دی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے دو دو مین مواخات کرا دی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش از انکہ دشمن اونپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادہ کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سبنے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا بشک راوی بعض نے اونمین سے ایسا کیا و بعد ازان سبنے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے تلوار ماری کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اونپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اوسنے اونکو قتل کیا اوسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اوتار لیجاوے گا تب اوسکو اوسکی جماعت کیطرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اونپر حملہ کیا بالآخر مشرکین جیب و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اونکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئی تب ابو سلمہ نے اونکی طلب تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو اسباب اونکا متاع ہر قوم سے اونکا لائق لیجلنے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اوس مقام مین عیال و اطفال مشرکین کے نتھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمہ سار قطن سے مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو رستہ بھول گئے پس دفعتہً اون مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہونچے اور وہان اونکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور اون چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اوس غنیمت سے اونکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے اونہون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم رستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اوسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیجاؤن تو مجکو اوس مین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوین گے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اون اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اوسنے بھی پانچوان حصہ لیا ❊ ❊

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسون ۳۶ مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمان بن عبد العزیز و معمر بن راشد و افلح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے انمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوا ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا (اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہے) چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البرا جو ملاعب الاسنہ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اوسنے حضور مین پیش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اوسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تکلیف قبول اسلام کی دی اوسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپکے اس امر کو بہتر و بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اونمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قرا ر قرآن کہلاتے تھے اونکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت و تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح ہونیکو آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور انکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انہین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ مین قتل کیے گئے پس آنحضرت صلعم نے پندرہ روز تک اونکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری نے کہا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہو کہ سب چالیس آدمی تھے اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن عمرو الساعدی کو اون جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے سنکر اونہون نے کہا کہ منذر ہمراہ اوس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اوسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو اوسمین لشکر گاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اونکی چرائی پر حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا وے چنانچہ جب حرام اون لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ پہونچایا تو اون لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اون لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و عہد و گاری کی ہے تم لوگ اونسے تعرض نکرنا لہذا اون لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مدد گاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عصیہ و قبیلہ رعل ہمیہ سب قبیلہ اوسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس ان لوگون نے اوسکی پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے ہوے تھے تب وہ لوگ اوسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور منذر بھی اونکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اونپر ہجوم و غلبہ کیا اوسوقت اہل اسلام قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمہارے اختیار مین نہین دیتا ہون اور نہ تمہاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک پہونچون بعد ازان امن تمہاری مجھسے نکل جاویگی پس ان لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اون لوگون نے اپنی امان اونسے نکال لی بعد ازان منذر نے اونسے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعنق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمۃ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اون دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اوڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہو گئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اونکے مقتول پڑے ہین اور سوار اونکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمۃ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اونہون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اونسے
قتال کرنے لگے اور اون مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اون لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اونہون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمہاری
مجھسے ساتھ رہا ہو جاوے اونہون نے کہا اچھا ہم یونہی کرتے ہین پھر اونہون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اونسے قتال کی اور اونہین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اونکو یون قتل نہین کیا بلکہ اونکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اونکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اونسے عامر بن الطفیل نے کہا کہ سر آئنہ میری مان پر نذر یا منت ہے
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اوسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اوکھیڑ لیے یعنے چوٹی اونکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہے اونہون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اون شہیدون مین پھرنے لگا
اور ابن امیہ سے اونکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن الطفیل نے کہا آیا انہین سے کوئی شخص
گم بھی ہے اونہون نے کہا کہ ہان انہین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اوسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اوسنے کہا مین تجھسے اوسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اوسکو
بھالا مارا اور جب اوسنے اپنا بھالا اوس سے کھینچ لیا تو اوسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ یعنے یہ عامر بن فہیرہ کا حال ہے اور جسنے اوسکو قتل کیا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اوسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اوسکو بھالا مارا تو مین نے
اوس سے یہ کہتے ہوے سنا فُزْتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے
اپنے دل مین کہا کہ فُزْتُ اوسکے قول سے کیا اوسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے
آیا اور مین نے اوسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اوسکے قول فُزْتُ سے سوال کیا کہ اس سے اوسکی کیا مراد تھی
اونہون نے جواب دیا کہ مقصد اوسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے
قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اونکے
اوٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم
کے ایک عرضی لکھی اوسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اوس واقع کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے
دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کردیا اور وہ علیین مین
داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اوسی ایک شب مین
اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد
بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر
مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اوسیکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء
بیر معونہ پر بددعا ولعن کی لیکن جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اون قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ
اُشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَزِغْبٍ وَ
رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ
عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ
بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ
لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار
تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی زغب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عصیہ کے کہ ان سب قبیلون نے
نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ
قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان
مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان
حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے چند روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا
چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ

او یعذبہم فانہم ظالمون یعنے اس امر مین تیرے لیے کچہ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے
کیونکہ شاید حق تعالے اونپر متوجہ ہوکے وہ اسلام لاوین یا اونپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے
کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللہم یارب یہ کلمہ حیرت وحسرت مین کہا جاتا ہے یعنے
اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے
کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ
یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ شہدای بیر معونہ کا ہوا
اوسقدر اور کسین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہدا بیر معونہ
کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچہ آیتین نازل کی تھین کہ اونکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہوگئین (یعنے
متروک) منجملہ اونکے یہ دو آیتین ہین بلغوا قومنا وانا لقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنہ یعنے
وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اوس سے یعنے اوسکی عطیہ رحمت وکرامت سے
اور کہا رواۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اوسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا صلعم کیا
سو حضرت نے اوس ہدیہ کو واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا
میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے
فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول کر لیتا تب لبید نے کہا اوسنے مجھے
آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری
سے اور اوسکے تئین دبیلہ تھا یعنے اوسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا
اوٹھالیا اور اوسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اوسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے
جاکر ایسا ہی کیا تو ابو براء اوس مرض سے بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکے لیے ایک قطعی
شہد کی لبید کے ہاتہ بھیجی تھی کہ ابو براء اوسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اوسی روز ابو براء اپنی قوم مین
پھرتا ہوا ارادہ سر زمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذرا اوسکا عیص پر سو تب اوسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ درباره ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اوس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء رخصت ہوکر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اوسمین تاب
حرکت نہ تھی تو اوسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابو براء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اوس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہای قبیلہ بلی پر
موجود تھے اور اوس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اوسوقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اوسکو بھالا مارا مگر بھالا اوسکے مقاتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ
جگہ ہے جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہے) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر
نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر
نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اوسکا ہے اور اوسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا
کی تھی کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِيْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِيْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ یعنے اے پروردگار
ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے
اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ
کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین گے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب
رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اون دونون کو لباس پنھا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو
امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اونہون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے
تو عمرو نے برجستہ اون دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اونکے درمیان سے ہے (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہے
کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے
کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب
بیر معونہ کے نتھے اور اوس لشکر مین سوائے انصاریون کے اور کوئی نتھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہے
اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اون دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے
فرمایا تو نے بد کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی
تاکہ ین اون دونون کو جزا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیونکو
اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو جو ہمارے
اصحاب مین سے قتل کیا حالانکہ اون دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت اون دونون کی اوس قسم سے نکالی جیسے حکی دیتا

دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہے پس وہ خون بہا دونون کا حضرت نے اوس قوم کی پاس بھیدیا اور واقدی نے لکہا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سی اونہون نے عروہ سے انہون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اونکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے وباوجودیکہ اونکی قوم بنی سلیم نے بھی اونکی امان دینے کی خواہش کی مگر اونہون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمہارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کی گھر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے خدایا پروردگارا اسوقت ہم سوا اسے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا اسلام سواے تیرے تیرے نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اون حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اسکی خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی *

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اونکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقاء تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے وبنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ وابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اوٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے وبآلاخر وہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت وسفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ ویاد ہین وہ سولہ مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بنَ بُدَیلٍ + رَحمَۃَ المُبتَغِی ثَوَابَ الجِھَادِ صَارِمٌ صَادِقَ اللِّقَاءِ اِذَا مَا + اَکثَرَ النَّاسُ قَالَ قَولَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اون لوگون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اونکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اوسکا راست ودرست تھا یعنے اوسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہے وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے بھتیجے کے ورغلاتا اور اوبھارتا تھا یہانتک کہ اوسی نے نافع بن بدیل بن ورقاء کو شہید کیا اور اوسوقت اشعار پڑھتا تھا تس کت بن ورقاء الخزاعی ثاویا

بمعترك تسفى عليه الاعاصر + ذكرت ابا الريان لما عرفته + وايقنت اني يوم ذلك ثائر + یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اوڑتی ہے اوسپر گردباد۔ اوسوقت مین نے ابو الریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اوسکو یعنے ابن ورقا کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہونگا اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح نقل کرتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے[له] جنکا مضمون یہ ہے کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہے لوگون نے اوس سے نسبت دو امر ون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کرس اوسنے اوسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی **واقدی** نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے) اور سر مطلع اوسکا سبعاً غیر نا ذہ ہے

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسی بن یعقوب نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے تو وہان اونسے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے **واقدی**رح نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و معمر بن راشد و عبد الرحمان بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اون لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اون ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے انمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و بتحقیق کہ جو کچھ اونہون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اوس سب کو جمع کیا چنانچہ اون راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس قبیلہ عضل و قارہ کے گئے اور اونکے لیے حصہ اور عطیہ شتران و ستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اونسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اونکے یہان بھیجین تاکہ وہ اونکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اوس شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہے اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کی مکہ مین لیجاوین اور اونسے ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اون لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہے کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اونکے پاس پکڑ آوے تو اوسکو مثلہ کرکے یعنے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین اور یہ بعوض اون لوگون کے جو اونمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور

[له] صلى الاله على ابن عمرو انه صدق اللقاء وصدق ذلك اوفق
قالوا له امران فاختر فيهما فاختار في الراي الذي هو ارفق

رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہے آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے
تا وہ لوگ ہمکو قرآن سکھلاوین اور مسائل اسلام کے بتاوین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اونکے برادر مادری معتب بن عُبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اون لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اونکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدّہ کے واقع ہے تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اون اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اوس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اون دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ تمہاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
(یعنے تم لوگون کو اونکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمہارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہے یعنے مجکو ذمہ امان قوم منظور ہے
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اونکا
ذمہ اور اونکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اونسے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلُ
اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلُ + وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلٰهُ نَازِلُ + إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلُ

یعنے کیا خوب ہے علت وحجت استوار میری کہ مین تیز دست و تیغ بکف اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے
صدا اے شن و کڑک ہے تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر زخ کمان سے۔ اور حق کیا ہے موت ہے اور باطل کیا ہے
زندگانی دنیا ہے۔ اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہے انسان پر آنے والی ہے اور انسان اوسکی طرف
آنے والا ہے اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہے۔ اور **واقدی** رح نے
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اونکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اوس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اونکے تمام ہو چکے تو اون لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی حَمَیْتُ دِیْنَکَ اَوَّلَ النَّھَارِ فَاَحْمِ لِی لَحْمِی آخِرَہٗ یعنے اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے قتل کرتے تھے اوسکا لباس اوتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہو گئے اور اونہون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُو سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَامَا وَرِثْتُ مَجْدًا مَعْشَرًا کِرَامًا + اُصِیْبَ مَرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد و خالد قتل ہو جاوین) بعد ازان مشرکین نے اونکو برچھیان ماریں تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اوسکا شوہر اور چار بیٹے اوسکے مارے گئے تھے اور اون چارون مین سے حارث و مسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اوس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اوسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اونکے کاسہ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اوسکو سو شتر مقرر کیے اور اوسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اونھون نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اوسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تا کہ اوس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالے نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اون زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اوسکا منہ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اون زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اون کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحال آنکہ ہلوگ اوسوقت اطراف آسمان مین کہین کسیطرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اون تک پہونچ سکے نہ اونکو کہین پہونچا سکے وچنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اونکو مس کرے بخوف نجس ہو جانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار سے بعد وفات اونکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ سعد بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اونپر ٹوٹ پڑے اور اونکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمہارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئنہ میرے تئین تاسی و پیروی
انہین لوگون یعنے شہیدون کی منظور ہے تب اونہون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اونسے الگ ہو گئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اونسے ہٹ ہٹکر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اونکو شہید کیا چنانچہ قبر اونکی
مرالظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اون دونون کو
لیے ہوئے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر
خرید لیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اونکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اونکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اونکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اوس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اوسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نتھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اوس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اونکا رزق تھا
کہ خدا اونکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اونسے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اونپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہے اونہون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اوسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اوسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہے گذر گئے تو کفار اونکے قتل پر مجمع ہوئے تب مین نے اُنکو اونکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اونکو اسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بناؤن یعنے بال مونڈون پھر مین نے ایک استرہ اونکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ استرہ بھیجا کہ وہ اوسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اونکے پاس استرہ لیگیا تو اونھون نے اوس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی کہ تجھ تو بڑا جری ہے کیا تیری مان نہ ڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اے خبیب مین نے تیری امن مین یا تیرے ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اوسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین عہد شکنی حلال نہین ہے بعد ازان مین نے اونکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اونکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اونکو مقام تنعیم تک لیگئے اور اونکے ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہانتک کہ کوئی پیچھے نہ رہگیا اور نکلنے والے یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اوسکو اوسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اونکو تنعیم تک لیگئے اور اونکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اوسوقت اون کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی دینے خبیب کے) تب اوس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اوس سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اونھون نے کہا اچھا پس خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اونھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اونھون نے عمرو بن سفیان بن ابی سفیان بن اسید بن العلاء سے اونھون نے ابی ہریرہ سے اونھون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہے دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اونکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اوسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے اے پروردگار انکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے قہر مین انکے ایک ایک کو گھیرلے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ انمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اونکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اوسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سرین کے بھل گر پڑا اور اوس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور خویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اونگلیان دیکر دوڑتا تھا
بھاگتا اس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسیطرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعای خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ
بن یزید نے اونسے سعید بن عمرو نے اونہون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اوسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سا منا ہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان تھا کہ دعاے خبیب اونمین سے کسیکو چھوڑے گی اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اونہون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اونکا
یہ تھا کہ اونپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اونکے آنے مین اونہون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہے کیا تجھپر جن ہے اونہون نے
کہا نہین یا امیر المومنین ولیکن تھا مین اون لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اونکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اونکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی قدامہ بن موسیٰ نے عبدالعزیز
بن رمانہ سے اونہون نے عروہ بن الزبیر سے اونہون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اونہون نے کہا کہ
مین اوس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اون لوگون مین سے جو وہان اوسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اونکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اوس دعا کے خوف سے زمین کیطرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اونکی محفلون مین سوائے ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اونکو سولی پاس لیگئے
اور اونکا رخ طرف مدینے کے کرکے رودے یا رسّی سے اونکو خوب باندھ دیا بعد ازان اونسے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اونہون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دستبردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتہ آوے پھر اون کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہے
کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اونہون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اونکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اونہون نے بار بار کہنا شروع کیا اے خبیبؓ پھر جا اسلام سے خبیبؓ کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات و عزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اونہون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہے (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہے بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیبؓ نے اونکے کہنے سے انکار کیا تو اون کافرون نے اونکا منہ اوس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منہ اونکا پھرا دیا خبیبؓ نے کہا لیکن پھیر دینا تمہارا میرے منہ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف
تم رخ کرو اوسیطرف وجہ خدا موجود ہے اسے دلیل و حجت خدا۔ بعد ازان خبیبؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی
اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ يُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ
اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے اے پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو
نہین دیکھتا ہون اے پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہے جو تیرے نبیؐ کو میرا اسلام پہونچاوے پس تو ہی
اونکو میری جانب سے سلام پہونچا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسامہ بن زید نے
اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہً حضرت پر ایک حالت
بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت سے
کہتے ہوے سنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیبؓ کیطرف سے سلام پہونچاتے ہین
و بعد ازان اون کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اون لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اون لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اون کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہے جسنے تمہارے اباؤ کو مارا ہے تب اون لڑکون نے
خبیبؓ کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیبؓ اوس لکڑی پر تڑپے کہ اونکا منہ قبلہ کیجانب ہو گیا اوسوقت خبیبؓ نے
کہا حمد ہے اوس خدا کی جسنے میرے منہ کو سمت اوس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبیؐ اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہے اور جو لوگ قتل خبیبؓ پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور اون
حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہے واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اوس روز مین
لڑکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر
برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب
قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اوسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا اے ابو سروعہ ابو میسرہ نے
بُری برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اونکے پشت سے پار کر دیا اور
اوس نیزہ کو اوسی طرح اوسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہے
خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے
جب برچھیون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی الد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے
ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان
بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے
اور جو چیزین کھانیکو اونکے سامنے آتی تھین اونمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی
اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے
تو کیا چیز کھاتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو جانور سوائے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہے مین اوسکا
گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لینا اور کھانون سے کفایت
کرتا ہے) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اونکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے
وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اوسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ
زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اون دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اون ہر ایک کے
ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اون دونون مین سے ہر ایک نے
اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اوس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص
قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اونکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر
گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اونہون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اونکو اوس لکڑی پر
اوٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجھکو
چھوڑ دیوین اونہون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجھکو خوش آتا ہے اور تیرا دل گوارا کرتا ہے کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین

بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہے اور مجھپر دشوار ہے کہ جسم محمد مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون **راوی** نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے اصحاب مین اونکی طرح ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد مین محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت یہ اشعار شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہے لَيْتَ خُبَيْبًا لَمْ تَخُنْهُ أَمَانَةٌ + وَلَيْتَ خُبَيْبًا
كَانَ بِالْقَوْمِ عَالِمًا + شَرَاهُ زُهَيْرُ بْنُ الْأَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَكَانَا قَدِيمًا
يَرْكَبَانِ الْمَحَارِمَا + أَجَرْتُمْ فَلَمَّا أَنْ أَجَرْتُمْ غَدَرْتُمْ + وَكُنْتُمْ بِأَكْنَافِ الرَّجِيعِ اللَّهَازِمَا
اے کاشکے خبیب کی خیانت اوس قوم نے ازروے امانت یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال اوس قوم کا یعنے غدر اونکا جانتا ہوتا (یعنے کاش خبیب اونکی خیانت اور اونکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہنچتا اور یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہو گئے تھے اونمین سے خبیب و زید نے اونکی امان کو قبول کیا تھا اور اونکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ کے حرامکار تھے پھر تمنے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا تم لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی کرنے والے ہو۔ اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اونکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَوْ كَانَ
فِي الدَّارِ قَوْمٌ ذُو مُحَافَظَةٍ + حَامِي الْحَقِيقَةِ مَاضٍ مَالُهُ أَنَسٌ + إِذَا حَلَلْتَ
خُبَيْبُ مَنْزِلًا فُسُحًا + وَلَمْ يُشَدَّ عَلَيْكَ اللَّيْلُ وَالْحَرَسُ + وَلَمْ تَقُدْكَ
إِلَى التَّنْعِيمِ زِعْنِفَةٌ + مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَفَتْ عَدَسُ
فَاصْبِرْ خُبَيْبُ فَإِنَّ الْقَتْلَ مَكْرُمَةٌ + إِلَى جِنَانِ نَعِيمٍ يَرْجِعُ النَّفَسُ
وَلَوْكَ غَدْرًا وَهُمْ فِيهَا أُولُو خُلُفٍ + وَأَنْتَ ضَيْفٌ لَهُمْ فِي الدَّارِ مُحْتَبَسُ یعنے اگر ان
گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے کے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے امور حق مین اور ہوتی اونکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اوسوقت اے خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے نسطاس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ ان گروہ مین اون لوگون مین سے ہے جو چنے والے عدس کے ہین یعنے رذیل و کمینہ پیشہ بہرحال صبر کر اے خبیب کہ ہر آئنہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہے کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل نفوس رجوع کرنے والے ہین اتسلط کیا اونہون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش مین خلف وعدہ ہین اور تو انکا مہمان تھا اور اونکے گھر مین مقید تھا۔

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اون راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اونمین سے بعضے بڑے ضابط حدیث تھے بعض سے
پس اون سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا راوۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اون دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اون
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اون دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اونپر حملہ کر کے دونون کو
قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اوسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوہتے ہین آنکر خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اون دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت برا کام کیا اون
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اونسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نتھا بلکہ مین اون
دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اونکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
ورخت اون دونون کا لائے تھے اوسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علحدہ رکھا جاوے بعد ازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اونکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہے درحال آنکہ اون دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اونسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اون دونون کی دیت ہمارے پاس بھجد یجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین وانصار سے وبعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اونکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب اپنے
وہان بیٹھے اور اون لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اون دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرین گے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تاہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اونکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کر کے باہم شورہ کیا اونمین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اونکے ساتھ ہین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اوسکے اوپر سے ایک پتھر اونپر ڈالدو اور اونکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نپاؤگے کہ وہ تنہا ہون اور

اسوقت اونکے دوستدارون مین کوئی اونکے ساتھ نہین ہے اور جب وہ قتل ہو جاوینگے تو اصحاب اونکے
متفرق ہو جاوینگے پھر جو کوئی اونکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین چلا جائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ
جو اوس و خزرج سے ہین سو وہ تمہارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمہارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ
اسیوقت کر دیجیے اسیوقت موقع ہے تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اوپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اوسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ایکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو آئندہ کبھی میرا کہنا نہ مانیو واللہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو
ضرور محمد کو خبر ہو جائیگی کہ ہم لوگون نے اونکے ساتھ غدر کی اور یہ دغا بازی نقض اوس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور اونکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اونمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود ڈالیگا
اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کر چکا تھا تاکہ آنحضرت صلعم پر
گراوے اور چاہتا تھا کہ اوسکو اوپر لڑکاوے پھر جب اوسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اوسیوقت آنحضرت
صلعم کو جو کچھ اون لوگون نے قصد کیا تھا اوسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد
اوٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اوس جگہ سے آنحضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اونکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اوٹھ کھڑے ہوئے اور حیی بن
اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اونکی حاجت روا کرین یعنے
اونکی فرمائش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صویرا نے اون یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اوٹھ گئے اونھون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے مگر تو کچھ جانتا ہے اوسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا
بتحقیق کہ وہ اوس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین نہ ڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین
اور وہ نہ اوٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اوس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اوسکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہے

وہ توریت جسمین کچھ تغیر وتبدل واقع نہین ہوا یہ ہے کہ ہر آئنہ مولد اوسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرت اوسکا یثرب ہوگا
پس صفت اوسکی بعینہا یعنے یقیناً ویسی ہے کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہے اور اوسکا ایک حرف بھی مخالف اوس
صفت کے نہین ہے اور اسکے خلاف بھی نہین ہے کہ موافق اون نوشتون کے جو کچھ تمہارے تئین پیش ہوگا
وہ اول اوسیکا محاربہ ہے تمسے یعنے پہلے وہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمہارے بچے بھونکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد ومال موجب تمہارے عزو
شرف کے ہین بس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ تم
سوائے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہے اون لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اوسنے کہا کہ تم اسلام قبول کر لو اور محمد کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو امان پاؤ گے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اونکے اصحاب کبار مین محسوب ہو جاؤ گے اور تمہارے مال ومنال تمہارے ہاتھون مین باقی رہین گے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤ گے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اونسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر آئنہ محمد کسیکو تمہاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
کہ تم لوگ ہمارے ملک وشہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال وجدال اس امر کو قبول کر لینا) تو اسصورت
مین محمد تمہارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمہارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہے تو بہت خوب ہے پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئنہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہے (یعنے اسلام) پھر اوسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر
یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمہاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا ولیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمہارا حال
وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہینگے کہ تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہے کہ ہجو اوسکے حسن وجمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہے بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اوس سے پہلے ہی کارہ وناخوش
تھا اور اب محمد ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہماری دار یعنے ملک وشہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہے نکل جاؤ پس تو اسے حیی اوس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اوسکے جواب مین دربارہ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اونکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اوس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہے یعنے تو نے اونکو دیکھا ہے اوسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اوٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے سات قصد غدر کیا تھا سو حق تعالی نے
مجکو اوس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اوٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اونسے حضرت
صلعم فرمانے لگے تو یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اونسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمہارے پاس
بھیجا ہے اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اونکے پاس گئے تو اونسے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجکو تمہارے پاس اپنا پیغامبر بھیجا ہے اور مین ذکر اوس پیغام کا نکرونگا جب تک تمکو معلوم کرا دون وہ بات جسکو
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اوس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم جانتے ہو
یاد ہے کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمہارے پاس آیا تھا اور اوسوقت تمہارے درمیان مین توریت تھی
تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یعنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنا دین تو یہودی بنا دین
مین نے تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر
مجھے ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اوسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ یشب یمانی تھا بزنگ سیاہ
و سفید اوسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہے آگاہ ہو کہ ہر آئنہ دین تو دین یہود ہے
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہے وہ حنفیہ کہ تو نے اوسے اس عرصہ مین سنا ہے (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سن اے ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہے دین حنفیہ سے اور وہ اوس دین پر نہین
چنانچہ صاحب اوسکا تمہارے پاس آویگا شان اوسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اوسکی دونون آنکھون
سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا یک پارہ نان پر قناعت کریگا او
دوش پر تلوار ہوگی اوسکے پاس کلمہ ایہ کو دخل نہوگا ایہ بمعنے اسکت یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش
بلکہ وہ سبکی سنیگا اور کلام اوسکا بحکمت ہوگا وکانہ وبنجکم ھذا بنجہ زمین شورزار اور حرف
بمعنی مع اور بنجہ مفعول معہ و نیز افعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمہاری زمین پر اوتریگا اور واقعہ تمہارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثلہ کیے جاوین

یعنی معشوق سے گوش و بینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللہم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہے ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنیفہ کا نہین ہے تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمسے فرمایا ہے تحقیق کہ تمنے
اوس عہد کو جو ہمنے تمہارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر بقصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اوس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اوس مکان کی چھت
کے اوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب ہو دچپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہے کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان و اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اس مدت کے نظر آویگا تو مین اوسکی گردن مارونگا تب اون لوگون نے کہا
اے محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اونکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اونکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اونکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اونکے پاس آئے سوید و داعس دو آدمی تھے
اون دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوائے اونکے عرب کے
لوگ ہین کہ یہ سب تمہارے حصارون مین تمہارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مر جاوینگے اپنے آخر تک
یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمہاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا نکرینگے اور تمہارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اوس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا
تب ابن ابی بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈالدیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہان تک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اونکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین
جو اونسے ہو سکے سو کرین اور حیی کو طمع دامنگیر اون باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اب ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہین گے اوسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اوٹھوا کر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہے اوسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام و علے الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اونکے خشک ہو جانیکا ہمکو
خوف نہین ہے اور کیا تو یہ جانتا ہے کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھین گے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیری نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہے واللہ اے حیّے یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہے واللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجکو لوگ لغو جانین گے تو بے شبہہ مین تجھسے
جدا ہو کر اون لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اے حیّے ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہے اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمدؐ رسول اللہ ہے و
بتحقیق کہ صفت اوسکی ہمارے نزدیک ثابت ہے پس اگر ہم اوسکی پیروی نکرین اور اوس سے حسد کرین اس وجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہے تو آؤ ہم تم اوسیقدر اوسکی امان کو قبول کرین جسقدر اوسنے ہمکو امن
دی ہے کہ ہم نکل جاوین اونکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہے نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اوسکے
تو نے میری مخالفت کی ہے بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اوسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اوسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہین گے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور ہر آئنہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری اذودہش
کے ہے پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جاوینگے
اور جسوقت محمدؐ ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اوسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہے تو اوسوقت وہ نمانین گے اور ہمارے
قول قرار پر انکار کرینگے حیّے نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت
جانین گے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و تحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہے تجھے معلوم ہے سلام نے کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہے وہ چاہتا ہے کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمدؐ سے محاربہ کرین
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھسے
دغا کرے) دیکھ اوسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہے کہ اوسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی عہد

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہے یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمد اونپر گئے اور جاکر
اونکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اونکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہے نہ اوس
شخص کی جو خود اوسکو بچاتا ہے آدمیون سے پس اوسکی نہ انکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہملوگ ہمیشہ قبیلۂ اوس کے ساتھ
تمام اونکی لڑائیون مین اوسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے) یہان تک کہ اونکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اونکے درمیان مین محمد درآئے اور مانع وحائل ہوے اور حال یہ ہے کہ ابن ابی نہ یہودی ہے
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمد پر ہے اور نہ وہ اپنے قوم کے دین پر ہے پس کیونکر قول اوسکا جو کچھ اوسنے کہا ہے
تو قبول کرتا ہے تب حیے نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کرسکتا ہے سواے عداوت محمد اور سوای اونسے
لڑنے کے (یعنے سواے عداوت اور جنگ محمد سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا اور
ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان وفرزندان اسیر ہوجاوینگے وباینہمہ ہمارے سارے لڑنے والی لوگ
قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیے نے کسیطرح نہ مانا سواے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اونکو سرحد مدینہ سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمد بدون
لڑائی کے نمانین گے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اوسی دم اہل اسلام ہتھیار لگاکر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلعم اوس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اون لوگون کو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے اے محمد کیا ایسا ہے کہ ہماری یہی
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اونہون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اونہون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اوسکے قبول کرنے سے
ہمکو موت بہت آسان ہے پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب
بنیش رات تک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اونپر دوڑ مارتے تھے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اوس دار سے پچھلے دار مین پچھواڑے سے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اوسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اوسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہے قول اللہ عز وجل سے یخربون

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے
گھرون کو اپنے ہاتھون اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب و برباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت
کرنے کی جا ہے اور آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اونکے تئین
شدت غیظ و غصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اونکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اونکے
نخلستان مین وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لوز اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اوسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اوسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اونکو کنیز و عبید
و جواری سے بمراتب محبوب تر و مرغوب تر تھے پس اون دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اونکے نخلستان مین سے
اوس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمہارے پاس نازل ہوئی ہو کیا تمنے اوسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ مین اونہون نے اپنے کلام مین بہت
مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسی حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اونکے دلون مین
رعب و ہیبت ڈالی آخر اونہون نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان و مال اولاد پر امان
دیوین تو ہم مدینے سے نکل جاوین تب آن حضرت صلعم نے اونسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین
اسطرحسے کہ اونکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اونٹ ہو کہ اوسی پر جو کچھ چاہین
مال و خوراک اور پہننے کی چیزین لادلیجاوین اور سوا اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے)
وہ مال اونکا نہین ہے بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالے نے اون درختونکی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ
وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ یعنے جو جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اونکو اونکے جڑون پر قائم رہنے دیا تو
یہ سب کچھ حکم خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقون کو اور اونکے حق مین بمقدمہ اخراج بلد یہ آیت
نازل فرمائی وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابُ النَّارِ یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اونکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اونپر دنیا ہی مین عذاب کرتا
اور اونکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ چلے یہانتک سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اذرعات
اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سواے حیی بن اخطب کے کہ وہ ان لوگون کے ساتھ نتھا بلکہ وہ
اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اون سب کو چھوڑکر خود مکے مین آیا تو ابو
سفیان کو دیکھا کہ مکے سے نکلے تھے اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلعم سے رکھتے ہین اور اوس سال مین قحط تھا چنانچہ
بعد نکلنے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور وہ لوگ آپسمین کہتے تھے کہ لا نصالحکم یعنے ہم تمسے مصالحہ و موافقت

نہین کرتے ہین بایدکہ ہم تمہارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوا اسے سال فراخ کے یعنے تا آسنے فراخ سالی کے کہ اوسمین سبز درخت چراؤ نگے اور دودہ خوب پیونگے اور حال یہ ہے کہ اون لوگون نے زاد راہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخودہا مشورہ کر رہے تھے اور اونکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اوسی حال مین حیے بن اخطب اونکے پاس پہونچا تب اون لوگون نے حیے سے اوسکی قوم کا حال پوچھا اوسنے کہا مین اونکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اودھر اودھر سے ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اون تک پہونچو تو تم اونکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کیطرف جاؤ تب اونہون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اوسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اون تک پہونچوگے تو وہ تمہارے شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اوراکیسال متوقف رہے بس حکایت بنی نضیر کی یہ تھی ✤ ✤

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضاے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اونکی رعایا تھے چنانچہ اونمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اوسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھودوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہے تو اونکو معلوم ہوا کہ مشرکین اوپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلے سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہوجاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اونکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہے (یعنے حضرت نے نزاع باخودہا کا فیصلہ کردیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اون لوگون کو جو اوسکے قریب تھے نکالنا اوسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اوسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے اوسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضربت اوسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اوس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اونکے سوا اسے اور سوائے رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اوس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اوسوقت اوس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اوس امر کو دیکھا ہے سلمان نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہے فرمایا حضرت نے تھ پہلی ضربت مین مجکو قربات یمن
نظر آئے (یعنے اوس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصر ہاے ابیض مدائن کسرے کی دکھائی دیے
اور تیسری ضربت مین شہر ہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اوسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھپر
مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپسمین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے
تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اوسی عرصہ مین مشرکین
آپہونچے اور مدینے کی گرد آکو ترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت سے اصحاب
کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین اونکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا
نام معتب بن بشیر تھا اوٹھ کر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصر ہاے فارس اور فتح شہر ہاے روم وغیرہ کا
کیا تھا و حال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہے واللہ یہ سب فریب
کی باتین ہین اور اوسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اوسکے شریک و پیرو تھے پس حق تعالے نے انہین کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہے
کہتے ہین کہ خدا و رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا و رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا
وہ سب فریب تھا) اور زعم و گمان کیا ہے مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ
ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کر کے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین)
پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اوسمین چور
در آوینگے چنانچہ اونکے باب مین حق تعالے فرماتا ہے کہ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین
و حال آنکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اونکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور جسکا ذکر دوسری سورہ
مین اس نہج سے فرمایا إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین حال آنکہ
خدا اونکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے
کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی و مددگار ہے تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین
کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تونے اپنی قوم کی

نصرت کا جسسے کیا وعدہ کیا تھا اوسنے اوسسے کہا مین بدستور اوسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین یا انکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیئے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ کو اِس حال مین پایا کہ وہ حیئے کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیئے تمہارے پاس آوے تو اوسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اوسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اوسکی نحوست اوسکے قبیلہ کو پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اونکے پاس آیا تو اونہون نے اوسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا ادھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہے تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے کچھ امید نہین ہے اور نہ ہمکو اوس بات کی حاجت ہے جو تو خبر لایا ہے اور حیئے اونکا واقفکار تھا کہ اونہون نے اپنے سبت کا کھانا پکایا ہے تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہے تو سوا اسکے اور کوئی وجہ نہین ہے کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہے میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمہارا کھانا برباد کرے پھر جب اوسنے اونکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اوس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ کھول دیا جب وہ اونکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اونکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیئے نے اونسے کہا وائے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک خدا اِس شخص سے اور اسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اونکی ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اونپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ جنگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے تمپر جھکاٹ پڑینگے اور حال یہ ہے کہ مین تمہاری مدد کے لیے اور قریب بندرہ ہزار مردم عرب سے لایا ہون کہ اونمین بڑے بڑے اونکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اوسکو جواب دیا کہ اے حیئے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور اوسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اوس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اونکے ہو چکا ہے اور حال یہ ہے کہ نہ ہمارا کوئی مددگار ہے اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منفعت بالکسر تو کر جا کر در نیصورت اے حیئے جو کچھ قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اوسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہے کہ جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہے ہم اوسکو توڑ ڈالین اِس صورت مین اگر انجام اسکا بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے گھر والون کی شامت سے اوٹھائی تھی اوسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسےٰ پر نازل کیا ہے اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے و حال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین تو مین تمہارے پاس آکر تمہارے حصار مین تمہارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہ ہی مجھپر بھی

پڑ گئی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اوس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہے تو جو کچھ کرتا ہے تو مشرکین کے پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اونکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اونکے سواروں اور سرداروں میں سے ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود رہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کرین تو ہم بھی اون سواروں کے پیچھے اونکی طرف روانہ ہون چنانچہ حیے وہان سے پاس مشرکین کے گیا اور اونسے بنی قریظہ کیطرف سے حلف لیا اور اوسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے سرداروں شہسواروں مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تاکہ اونکے ساتھ اونکے حصن حصار مین حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کرین اور اپنے ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بار بھی بھیجد یوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوے تو اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن اعور السلمی جماعت بنی سعد اور بنی دنیال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اوسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی بھی تھا اور عتبہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اوس روز طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا کہ اونکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اوس روز مشرکین نے جو ساتھ آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے اور اوس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان لوگون نے ہم لوگون کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے انکے پیٹ اور انکے گھرون کو آگ سے بھرے اور یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن مین کیا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا یعنے جب گروہ مشرکین تمہارے اوپر سے اور نیچے سے یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تم پر آگئے تھے اور جسوقت آنکھین تمہاری ڈگمگا نے لگین تھین اور تمہاری جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تاکہ گھوڑے کو خندق پھند اوے ناگاہ وہ اور اوسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو جدا جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنے اوسکی عوض مین سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہین مراد دیت سے بہاے نعش ہے عوض مین اوسکے اوٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اوسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اوسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اوسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہے اوسکی
دیت بھی نجس و ناپاک ہے اور اوس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب
سخت اوٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپتے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آوازدی منجملہ اونکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اون اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اوٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اونکو پاؤن سے ٹھوکر مارکر فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا
یا رسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اونہون نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہے مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اونہون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون (یعنے ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی) فرمایا
اوٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اونکی
خبر لا کہ صبح کو اونکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجکو کچھ خبر اونکی معلوم ہوئی ہے اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اونہون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ
یعنے اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اوسکے سامنے سے اور اوسکے پیچھے اور اوسکے داہنے اور بائین سے
پھر حذیفہ جب چلے تو اونکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اونکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ
اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اونکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نجانتے تھے
کہ کوئی غیر ہے بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اوسوقت کوئی آنے والا پیش ابوسفیان سے اونکے پاس آیا اون
لوگون نے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لے
اور پہچان لیوے کہ وہ کون ہے (یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہے) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اون مین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جس سے ملا بیٹھا تھا اوسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے
پاس والے کا پکڑ لیا پھر اون لوگون نے اوس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوائے ہمارے کوئی غیر نہین ہے تو اپنی بات بیان کر
اوسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر مرد ہم اپنے
یہان کے اونکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کیطرف چلین تو بنی قریظہ بھی اونکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اونہون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اوسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اوس قوم کے پاس سے اوٹھے اور ابوسفیان کے
وارد ہوے اور اوسوقت اونکے یہان آگ جو جل رہی تھی اوس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اوسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور اوسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ ہمسے خبر بیان کر تب حذیفہ سنے عرض کی کہ یہود نے عہدشکنی کی
پھر ساری باتین اوس قوم کی جسطرح اونہون سنے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اوس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین سنے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا یعنے اوسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابو سُفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اوسکی پشت مین تیر پار کر دیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اونکے پاس جاؤ اور اونسے کہو تمہاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف
عہدشکنی کی ہے اور اونسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اونکو اونکا عہد یاد دلاؤ اور اونسے کہو جو کچھ تمہارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہے (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اونکی ایک کو گئے
اور اونکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اونسے کہا دروازہ کھولو اونہون سنے دروازہ کھولدیا
یہ لوگ اونکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اونکو پہونچایا تب اون لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اوس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اونکی توڑنے سے بازو کے اخوان اونکے
بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ سنے کہ اوس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگا اے گروہ بنی قریظہ
مین ڈرتا ہون تمہارے لیے اوس آفت سے جو بنی النضیر نے اوٹھائی بلکہ اوس سے زیادہ پھر اونہون نے سعد سے
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہے تو اپنے بیٹے کے بیان سے شروع کر سعد سنے کہا اِن مِنَ الغذاءِ ما ھُوَ خَیرٌ مِن ذٰلِکَ
کہ نہین ہے ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون اوس سے کوئی غذا بہتر نہین یا یہ مراد ہے
کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہے اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سعد سنے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ
لَا تُمِتْنِی حَتّٰی تَشْفِیَ صَدْرِی مِنْ بَنِی قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مجھے موت ندے یہان تک کہ میرے دل کو
بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اوسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے
اور کذب و دروغگوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہے
اور صلح کا پیام اوسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہے شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہے اوسکی جسکی نام سے
قسم کیجاتی ہے کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبداللہ اور دونون اونکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سنکے بہت رنج و اذیت پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اونکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پیچھے کی کیا خبر ہے اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اونسے سوا سے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ اونسے سنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکھے کا کام ہے بعد ازان آن حضرت صلعم عبداللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہے کہ اوس بات نے اونکو خوش کر دیا ہے اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اون تینون صحابیون یعنے عبداللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون کو احوال بیان کرو چنانچہ عبداللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اون یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین اور جب وہ ستر آدمی اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین پر ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلین گے انشاءاللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اوسنے یہ بات سنی اور کفار اوس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اونکے پاس گیا اونہون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہے اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اوسنے کہا مین تمہارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہے لا اُکَ یہ کلمہ مدح و ذم دونون کو شامل ہوتا ہے یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اوسنے کہا محمد نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اونکے ساتھی ہین یا تمہارے ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمد کے پاس آئے اور اونکی خبر بیان کرتے تھے مین خود سنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تم سے اس بات پر مصالحہ کیا ہے کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون مین سے ستر آدمی اونکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکو قتل کرین بعد ازان وہ سب محمد کے پاس آوین اور تمہارے اوپر اونکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سنکر بولا قسم ہے لات عزی کی

یانعیم یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہے پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہدشکنی کی خدا اونپر لعنت کرے اور اون سوارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوئے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اونکے حصن حصار مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمد کا محاصرہ کیے ہوئے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہے کہ تم کل صبح کو محمد پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ سنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اوسکے ہمراہی گمان اس بات کا کرتے ہین کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنے اسکے بدلے اور دن سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد و ناگزیر ہے قسم ہے لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نچلوگے تو ہم تمہاری حلف سے علحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمد کے پہلے ہم تمہین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہے بے عقل ہے کیا ابوسفیان کی یہ راے ہے کہ ہم اوسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے حالانکہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اوسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بہیئت بوزنہ و خوک مسخ ہوگئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی اوسیطرح ممسوخات مین سے ہوجاوین یہ سنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اوسکے ہمراہیون کا یہ گمان ہے کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان کو منظور ہو تو با انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی اے معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہے کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ حِلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَةَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہون اور حلف بنی قریظہ سے علحدہ و بیزار ہون اے قریش صبح کو محمد کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک کہ تمہارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر جب حق تعالے نے ضعف و ناتوانی مومنین اور وفور کوشش اونکی اوس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اوسوقت

اونکے دلون پر تشکین وتسلی نازل کی کہ اونکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اونکا کوئی دیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اوسکو زمین پر بچھا دیا اور اونکے یہان کچہ آگ باقی نرہی مگر یہ کہ بجھادی (یعنے اوس آندھی نے خیمے گرادیے اور آگ تمام لشکر کی اوڑا لیگئی جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اونکے دلون مین رعب وہیبت ڈالدی اوس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ اے قوم ہر آئنہ محمدؐ نے اب تیر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنے پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کردیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سنتے تھے اور آندھی اونپر برابر چل رہی تھی اور اوس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اونکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائک علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دور اہے یعنے موضع پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اوس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اونکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے حال معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے) اوسیوقت حضرت علیہ السلام اوٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمدؐ حق تعالے آپ سے عفو کرے وتحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اونکو کچلکر مارنے والا ہے جسطرح ٹیک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پتھر پر تب حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت اوٹھا لو پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اونپر ایک شخص کو افسر مقرر کردیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیی بن اخطب بنا بر اوس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اونکے پاس پہونچکر اونکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ) آنحضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوئے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب و سحر یعنے اونکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحاب کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے آپکو آپ پر فدا کرے آپ کنارے
رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین
پس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات کو کہ مین اوسکو سنون تب اوس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین سخت کہی
تھین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اب اوسمین سے کچھ نہ کہین گے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اونکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابالبابہ و یا حیے
و یا ے شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور
کہنے لگے اے ابوالقاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اون لوگون نے جواب دیا اے ابوالقاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہوجاوین اور اونکو باتین ایذا دہی کی نسناوین سو یہ ایساہی ہوا
(یعنے پھر اونکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان انیس شب (یعنے کمیس روز)
لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین اون یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہونا محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ تمہین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہے اوس ذات کی جسکے نام سے حلف
کیا جاتا ہے اگر محمد سوائے لڑائی کے نامانین گے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور بدو سلاح سے
اور ہم تمہارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمہارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکالدیئے
توہم بھی تمہارے بعد مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے پس
یہی معنی ہین قول حق عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۞
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۞
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اون بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین

اہل کتاب مین سے کہ اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمہارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمہاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ
ہر آئنہ وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اونکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال
کرینگے تو یہ اونکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی انکی مدد نکریگا۔
اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی
تب اون لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اذرعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر
اوسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اونہون نے کہا کہ
قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اونکا خیر خواہ تھا پس وہ اونکے پاس آیا تو وہ لوگ
کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اوترین اوسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتہ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اوسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤگے چنانچہ اون لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اوسوقت
حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اوس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اون لوگون مین سے
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اونکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون کا
تو غم نکہا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنی حلیفون کے پاس کسیکو بھیجا اور اوسسے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع
لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون کے لیے لیا تھا تب
بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے کیون قبول نہین کرتے
جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفون کے
حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اونکے کسی شخص کو حکم مقرر کرون اونہون نے کہا
بہت اچھا فرمایا اوسنے کہو کہ اوس مین سے جسکو چاہین اختیار و پسند کرلین تب اونہون نے سعد بن معاذ کو
قبول کیا اور اختیار کرنا اونکا سعد کو بموجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اونکی
سزا پالی کی) اور سعد اونپر از راہ غضب وغصہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اونکے اوس قول کا تھا کہ جب
وہ اونکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لائے تو اونہون نے رات کو اوسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے
سعد سے فرمایا کہ اوس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اونکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے

دونون جانب سے عہد وميثاق اس امر کا ليا کہ ميرے فيصلہ کو قبول کرين اور جو مين فيصلہ کرون اوسپر راضی ہون
تب فريقين نے اس بات پر عہد کيا اوسوقت سعد نے بنی قريظہ کو حکم کيا کہ حصار سے اوترآؤ او رہتھيار رکھدو
پس اون لوگون نے ايساہی کيا پھر سعد نے اونکے حق مين يہ حکم کيا کہ اونمين جو مقاتل ہين يعنے جو لڑنيوالے ہين
وہ قتل کيے جاوين اور اطفال وزنان بندی مين ليے جاوين تب رسول خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے فرمايا قسم ہے
اوس خدا کی جسکے قبضے مين ميری جان ہے تحقيق کہ تيرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر کا مين بھی مامور ہوا ہون آخر اونکی مشکين باندھی گئين اور قتل کيے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حيے بن اخطب حاضر کيا گيا تو اوس سے رسول خدا صلعم نے فرمايا اے حيے
کيا تجکو خدا نے خوار نہين کيا اوسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہے اور ميرے ليے بھی ايک وقت
معين تھا کہ مين اوس سے تجاوز نہين کر سکتا اور تمہاری حسد وعداوت پر مين اپنے نفس کو ملامت نہين کرتا ہون
اور مين آج وقت فراق دنيا کے گواہی ديتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مين تمہارا دشمن
ہون پس حضرت عليہ السلام نے حکم اوسکے قتل کا کيا تا آنکہ وہ قريب احجار الزيت کے جو مدينے مين بازار
کی جگہ ہے مارا گيا پھر حق تعالے نے يہ آيہ اپنے نبی پر نازل کيا وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا
وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا يعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب
مين سے اونکو حق تعالے نے اونکی گڑھيون سے نيچے اوتار ديا اور اونکے دلون مين ہيبت ڈالی کہ تم اونمين سے
ايک فريق کو قتل کرتے تھے اور ايک فريق کو تمنے بندی بنايا اور تمکو وارث کيا اونکی زمين اور ملک اور اونکے اموال کا اور اوس
زمين کا جسپر تمہارا پانون نہين پڑا تھا اور وہ زمين کہ جسکو تمنے نہين روندا تھا خيبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے
نے دو مرتبہ قرآن مين کيا تھا اور اوس روز بنی قريظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اوسوقت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے کہا يا رسول اللہ ان بنديون کا پانچ حصہ آپ کيون نہين کر ڈالتے جيسا کہ روز بدر وہان کی
غنيمت کا آپ نے پانچ حصہ کيا تھا (يعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسيم برائے مسلمين) فرمايا
مين اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ يہ وہ چيز ہے جسکو حق تعالے نے خاص ميرے ليے بلا شرکت غيرے مقرر
فرمايا ہے اوسمين مومنين کی شرکت نہين ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمايا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى يعنے جو غنيمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری سے
دلاوے وہ مخصوص ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قريظہ ونضير وفدک وخيبر ہے اور قريے عربيہ مين جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمايا تھا

چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اونکو اپنے اہل مین تقسیم کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کیطرف روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیطی کو تفویض کر کے طرف زمین عطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین ترینہ گھوڑی لاوین آخر اونھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اون گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا (یعنے تاصدور حکم ثانی) پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اونسے مقابلہ کیا اور خدا نے اونکو شکست دی اور اونکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اونکو مسلمانون کے گرد سے اور رسول خدا صلعم نے اونکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اونکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک الانصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہے کہ ہمنے قیام کیے مقام مرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اوس مقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتہ پاؤن کے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہرچند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اوسکی پاس ایک عورت تھی یعنے اوسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کی یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اوسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً وغانماً یعنے سلامت با غنیمت مدینے کیطرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثناے راہ مین تھے تو خدا نے اونپر (یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اوس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اوسی آندھی مین اوسی رات کو ناقہ حضرت کا گم گیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اوسوقت لوگون نے عرض کی یارسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اوسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہے اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یونہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اوسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہے اوسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اونکا ناقہ کہان ہے بھلا جو
شخص اونکے پاس اوس غیب کی خبر لاتا ہے وہ کیون نہین اوس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہے پس ایک اور شخص
اوسکے یارون مین سے بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس باب مین
مجھپر وحی آئی ہے تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اوٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اوسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہے اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کیا محمدؐ کو گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اونکے پاس غیب لاتا ہے وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہے اور کیون نہین بتاتا ہے کہ وہ ناقہ کس جگہ ہے
اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہے اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہے حق تعالے نے اوس جگہ سے جہان میرا ناقہ ہے پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اوسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہے یہ سنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے
ناگاہ دیکھا کہ مہار اوس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہے تا آنکہ لوگ وہ ناقہ کو لائے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اوسیوقت اوسجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس
پھر آیا اونکو اوسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اوسنے کہا مین تمہین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنے اوسکی قسم
دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اوٹھا تھا یا میری اوس بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہے
(یعنے کوئی اپنی جگہ سے اوٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین) اونہون نے کہا اللہم ایسا نہین ہوا
تب اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمدؐ رسول ہے خدا کا ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا
الا آجکے روز اون لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اوسنے کہا مین نے محمدؐ کو جاکر جو دیکھا تو وہ اپنے
اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے
نے اوسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہے بعد ازان حضرت نے اوس منزل سے کوچ کیا یہان تک کہ
جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اون دونون مین بنی عامر
سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبد اللہ ابن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی
عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اوسکا نام جعال تھا کہ وہ فقراے مومنین مین سے تھے پس
عبد اللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا اے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا رہنے تو میرے

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہے جہال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون مجکو مانع ہے اور سخت ہوئی
زبان جہال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جہال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے
لوگون نے کہی ہی سَمِّن کَلْبَکَ یَاکُلْکَ یعنے اپنے کتّے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہے
اوسکی جسکی عبد اللہ قسم کرتا ہے کہ مین تجکو چھوڑونگا تو میرے ہم و غم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب
اوس سے جہال نے کہا کوئی ایسا نہین ہے اور جہال نے معلوم کر لیا جوکچہ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ
اور طعنہ کیا پھر جہال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتہ ہے تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا
اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ
جب تمنے اونکو ہمارا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے
یعنے انسے بعید نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احباب سے جاملین گے اور جب یہ لوگ اونکے گرد سے الگ
ہوجاوینگے تو یہ کچہ نفع ندینگے یعنے کچہ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور
کہتا تھا کہ اگر جہال محمد کے پاس جاکر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم
مجکو اپنی زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمد کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اونکو اونکی قوم نے وہان سے
نکال دیا تھا اور ہمنے اونکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اونکو اپنی گردنون پر مالک حاکم بنایا واللہ اگر
ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے
اور اس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ
بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمد سے اور اونکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اونسے غالب تر ہے
چنانچہ اوسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سنا اور وہ اون دنون نوجوان تھے تو اونہون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہے اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد صلعم خدا کی
جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کی طرف سے مقام مودت و محبت مین ہین
یعنے اونکے محبوب ہین پھر اوس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتہ دوستی نرکھونگا اور تجکو اپنا دوست نجانونگا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اوسکی محفل سے اوٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین عبد اللہ
کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید
ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہے تو آنحضرت صلعم عبد اللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اوسکے ساتہ بہت سے انصاری آئے تا کہ اوسکے

شریک ہون اور اوسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اونکو طمانچے لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم
کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اوس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اوسکا کہنے والا تو ہی ہے اونے کہا
نہین قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید
بے شبہہ جھوٹھا ہے اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک
قریب تر و بہتر ہو میرا اوس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہے اور انصار نے اوسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ
یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہے آپ اسپر اوس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھیئے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ
ایک لڑکا ہے جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہے تب رسول خدا صلعم نے اوس سے درگذر کیا اور اوسکا
عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا
سو حضرت نے اوسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور
معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور
راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی تھی کہ وہ قریب
حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور
تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥
یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ
عزت مخصوص ہے واسطے خدا کے اور واسطے اوسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین
اوسوقت رسول خدا صلعم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا
کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہو گیا
(یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اونسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو
خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان
حضرت مدینے مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام اونکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بئر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر
مختصر جانب بئر معونہ کے روانہ کیا اور اوس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عمرو بن اسما
بن الصلت تھا کر دیا یعنے اونکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوئے یہان تک کہ جب پہنچے اوس مقام پر

کہ اوس پانی یعنے بیر معونہ سے پہر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اوترے اور شب باشی کی اور اون اصحاب مین سے چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اوسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اوس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اوترا ہوا تھا کہ اونہون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہے تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلعم سے عہد کیا ہے کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اوسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب صحابہ درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اونکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اونہون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ یُّخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَكَ غَیْرَكَ فَاَقْرَأْ عَلَیْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سوائے اور کسیکو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اوسکو ہمارا سلام و پیام پہونچادے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلعم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلعم نے اونکی خبر مرگ اور سنائی مدینہ والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمہارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اونکے لیے استغفار طلب آمرزش کرو خدا سے اور اونہون نے مجھپر سلام بھیجا ہے اور ایسا ہوا کہ اون چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کی طرف آگے بڑھے یہان تک کہ جب قریب اوس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اونکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اونسے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر ان لوگون نے اوس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سو ان لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اوس لڑکی نے کہا تمہارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر سخت قبیلہ شہرے ہین پس اونسے بچا اپنی جانون کو بچاؤ پھر اون چارون مین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ ٹھیرو انتظار کرو یہان تک کہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب اوسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کی طرف پھر آیا اور اونکو خبر دی اور اونسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگون کی کیا راے ہے اونہون نے کہا مناسب ہے کہ ہم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اوس ایک نے کہا ولیکن مین واسطے نہ پھرونگا آجکے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اونکی طرح مین بھی ذائقہ موت چکھون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اونپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اونمین سے چند آدمی مارکر خود بھی شہید ہوا

اوریہان یہ تینون اصحاب بخیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گیے مدینے
کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ انکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اون دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اونہون نے کہا
ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہے (یعنے بیر معونہ مین)
تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اون لوگون مین سے ہین جنہون نے ہمارے بھائیون کو
قتل کیا ہے چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اون دونون کو قتل کر ڈالا اور اون
دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر جو کچھ انکے بھائیون پر گذری تھی
حضرت سے بیان کیا اور اونکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو بیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر
ان لوگون نے عرض کی یارسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینے کے قریب آئے تو دو آدمی
بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اون دونون کو قتل کیا اور یہ اون دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام
نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلعم کو
بہت ناگوار ہوا اوسوقت حق تعالے نے اسباب مین اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے
جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو
یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان
اون دونون مقتولون کی قوم حضرت علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب ہین سے
دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمہارے دونون صاحب نے
اپنے تئین ہمارے دشمنون کے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا لیکن قریب ہے کہ ہم دونون پر خون بہا الی تو آخر
آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جیسے کہ ملاجرا تھا

ذکر غزوہ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلعم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہو گئے تب حضرت
علیہ السلام نے اونکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہین بنی خزاعہ
سے اور فرمایا کہ اہل تھامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اونکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشہور
کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تھامہ کو اونکے جاسوس اس بات کی خبر
پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور بنی ہلیہ

انصار کے گھرون کی راہ لی یعنے اونکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اوس دن اوسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے ثمامہ کے یہان تک کہ نزدیک منحرات کے راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کر کے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر لوٹ مین لیا اور اوسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف پھر پڑے اس غرض سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے سرون کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کمربند نہ کھولنا غرض لوگون نے ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے ارام کیا اونکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمہارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کر دونگا پھر اس درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے قرآن پڑھتے تھے اور اونکے یار یعنی گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار حارثہ کے قریب پہونچکر اوسکو تیر مارا پر تیر اوسکو نہین لگا اوسکے قریب آ پڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اوسکو نپایا اور کہنے لگے اے حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہان تک کہ اوسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا و لیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہو جانا نگہبانون کا اور اوسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سنکے نیند اونکی جاتی رہی اوسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اے کعب تیرے تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل ہو جانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اوسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اونکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم جویریہ کی اسیر تھی اونکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اوسکے قرابتدارون مین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کردیا تھا تب حارث نے اس بات پر اوس شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلعم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۝ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے اوس روز اوسکو دیکھو گے کہ ہر دودہ پلانے والی پلانا دودہ کا یا دودہ پلائے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئین گے وحال آنکہ وہ متوالے نہون گے ولیکن عذاب خدا سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی) اوسوقت آن حضرت صلعم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون آیتون کو باآواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اوسکا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماوے گا کہ اے آدم بھیجا ہے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق سبحانہ تعالے فرماوے گا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسوننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنگے جو سنداری ہونگے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوین گے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردیگا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلعم کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سنی جو دل تکڑے کرنیوالی اور بہت دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سنی ہے (یعنے جو بات ہمنے آج سنی ہے اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہین سنی تھی) یہ سنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اونکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین محمد کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا

بلکہ امید ہے کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالے نے میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتی دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کا اور بعضون کو دیکھا کہ اونکی ساتھ ایک آدمی ہے اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہے کہ کوئی اوسکی امت سے اوسکی ساتھ نہین ہے بالآخر مین نے ایک امت کو آتی دیکھا کہ اونکی کثرت سے مین متعجب ہوا اوسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہے فرمایا نہین بلکہ یہ موسی ہے اور اونکی ساتھ والے ہین یعنے اونکی امت ہین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اوسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے فرمایا نہین یہ یونس ہے اور اونکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہے فرمایا نہین بلکہ یہ عیسے[ع] بن مریم[ع] اور اوسکی امت ہے ونا گاہ مین نے موسیٰ کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی اے میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہے فرمایا اے محمد دیکھہ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھہ پھر مین نے شام کی طرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو ویسے ہی دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے پیچھے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہے (یعنے ہر ذی روح امت محمد ہے) تب فرمایا حق تعالے نے اے محمد اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی ہان اے میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے تہ ان لوگون کے ساتھ ستر ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالے سے میرے لیے دعا کیجیے کہ مجھے اونہین ستر ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اونہین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اونہین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنے جو اونہین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرای بنی المصطلق کی

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اے محمد تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرا دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبد اللہ بن جحش برادر بنی غنم

مین وہ دان کے ٹکڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کے پھوپھی کے جو بہن تھین حضرت کے والد ماجد کی پس اُنھون
نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہو گا چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین تیرے سوال پر
کہدیتا تو ہر آئینہ ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے پس چھوڑ دو
تم مجھکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنی جو کچھ مین نے تم سے واگذاشت کر دیا ہی اس کا سوال تم مجھسے
کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات مین یہ آیہ نازل فرمایا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا
اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ یعنی اے اہل ایمان بہت ایسی چیزون
کا سوال نکیا کرو کہ وہ اگر تمپر ظاہر ہوے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کرو ویسی
چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاوینگی عفو کیا حق تعالے نے اُن سے اس بات کو یعنی درگذر
کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے ہوے وہ ایسے سوالات کر چکے
ہین پھر وہ منکر بھی ہو گئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری اسامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل و حارج ہونگے پھر
ہدی ساتھ لیچلے اور مال کو ندہ لیے ہوے میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمد اور اُنکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہی حج کرنے کے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ
کیا کہ اُنکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کعبہ کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنی کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اترے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہوسے آخر وہ چلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پر خطر کو طی کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اُترے ہین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رض کو حکم
کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کردیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرین بعد ازان واپس چلے جاوینگے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مین مکہ مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنی وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اُنکا خاندان
کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے اہل
مکہ سے درخواست کرین غرضکہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان عثمان رض کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھاکر مکے کو لیگیا اور ابوسفیان بن حرب کے پاس
لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابوسفیان مکہ کیطرف
نکلا لوگون نے پوچھا ای ابوسفیان تیرا ابن عم یعنی تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا برے
شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اُسمین
تین روز تک نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے محمد کو مکے سے
باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی پھر نہ آنے پاویگا الغرض حق تعالےٰ نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت
لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کیا بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی پسنکر
لوگ اُسکے منادی کے ساتھ مجتمع ہوکر حضور مین حضرت علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات
پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنی وقت بیعت موجود نتھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا
ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے کے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیونکو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ اُنمین سے حد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے پیچھے
چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ
ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیونکو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنی شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کیواسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکہ کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل اُن لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا
کر وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنی جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تم نے کعبے
کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گوندھے اور
حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری راے نہین ہے کہ تم اُنکو کعبے سے منع کرو یہ سنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنی تم دونون نے سازگاری کی
ہی) بعد ازان اُنھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہی تب دونون فرقون مہاجرین وانصار سے
ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے صلح کرنے لگے یعنی اب صلح ہوگئی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے کے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر
مین مروم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ
دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چھ آدمی
سفہاء حمقا آنکر لشکر اسلام پر پروہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوے پھر
صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا اُنکہ اُنکو تیر مارتے
ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُن سے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہی جسنے روک دیے اُنکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے
بعد ازان کہ تمکو انپر ظفر حاصل ہوچکی چنانچہ حق تعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
یعنی وہ وہی لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رو کے ہین اس بات سے

کہ قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ اُنکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہو تاکہ بازرہو گے روندنے یعنی قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اُنسے مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہے یعنی اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم تمہارا قتل کفار سے نہ روکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالی اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنی روک دینا تمہارے تئین اُنکے قتل سے اسلیے کہ جو تم بیخبری سے اُنکا قتل کرنے والے تھے گویا اسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمہارے ساتھ سے عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُنکو خرابی وخواری مین ڈالا اور اُن کے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے ندا دی اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہے نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے کہتا ہون کہ البتہ مین تمہارے صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھری پھر جائیے اور ہدی جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُنکو نحر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہین ہے کہ قربان گاہ کی طرف گذر کیجیے اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے امن مین رہے یعنی نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپکے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اسکو قبول نکرین یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آئندہ ہم آپکی خاطر مکے کو تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ اُنکے لیے یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی اُنمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اُسکو قبول نکرینگے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد از ان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنی ہم اُسکو پھیر نہ دینگے اور جو ہم مین سے آپ کی طرف جاویگا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر دیجیے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی اُنمین سے مکر اور ارادہ ہمسے لاحق ہونے کا کریگا تو حق تعالے اُسکی نکاسی خود کریگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جاویگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا تو اُسکے مقدار اور وہ ہی کتنا رہی (یعنی اسکی طلب مین ہمکو کد کرنی کیا ضرور ہے) تب اُسوقت عمر جان گئے جو اسکے

جو راے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل و بہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان و رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات لکھیے جسکو ہم جانتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا اسکو اسی طرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اُس سے لکھوانا کیا ھذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ وہ نوشتہ ہی جسپر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ کا اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون تو ہم نے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ اپنا اور اپنے باپ کا لکھوائیے یہ کلام سُن کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ اور معاہدہ دو برس تک کا اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اُونٹون کو قربانی کرین اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُس کے پاس مسلمان ہو کر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے جاوے تو وہ اُنھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے واسطے مکہ کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سواے اُن ہتھیار رکے جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال یہ ہی کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاویگا اسلیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُس کو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
مین آپکو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اس مین وہ باتین ہین
جو آپنے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ ہم سے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اس لیے ہی کہ میرا بیٹا
مجھے حوالہ کرو پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُسکا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی
گردن پکڑ کے لیگیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنی شتران قربانی علیحدہ قربان گاہ سے
نحر کیے گیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈاڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگا یارسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اسوقت
حکم کیا تھا آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرح سے کہ نازل کیا قرآن مین
اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنی کہ اُس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون
کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ یہ کام
پورا نہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حق تعالے
نے نازل کیا ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ
رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنی حق تعالے نے اپنے رسول
کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانیوالے اور
اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف وخطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے
ہو کہ مقرر کردی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالی نے خبر دی
تھی کہ ای محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکہ مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ
یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترائے تھے اُنھون
نے عرض کی یارسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اُسی کلمہ
کو اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی یارسول اللہ اور مقصرین کے
لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنے چوتھے بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنے یا اللہ امرزش کر سر منڈانے والون اور بال
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کیطرف مراجعت فرمائی اور
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثناے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہو گی پس غنیمت وہان کی سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور ون کو نہ دیجیو اور
حق تعالے نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین
پیچھے رہگئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت
حاصل کرین لہذا حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نہ لیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ
الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ
اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا قریب ہی کہ پیچھے رہجانے والے مدینہ مین
جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہینگے چھوڑو ہمکو یعنی ہم کو مانع نہ ہو کہ ہم تمھارے ساتھ
چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنی وعدۂ خدا ابعطاے غنیمت خیبر براے اہل حدیبیہ اسلیے کہ وہ
جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین
حق تعالے نے پہلے سے کہدیا ہی پس قریب ہی وہ کہینگے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر
اندک (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالے نے اُنکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کر دیا تھا کہ بالضرور
یہ بات اُنپر دشوار ہو گی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہینگے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی وحال آنکہ وہ
کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی تو کہدے
اُن پیچھے رہجانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لوٹنے والی
کیطرف بلائے جاؤگے (یعنی اہل فارس وروم) کہ تم اُنسے قتال کر دیا یہ کہ وہ اسلام لاوین
پس اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تم نے پہلے
سے سرتابی کی ہی تو حق تعالے تم کو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوہ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرماکر مدینے مین تشریف
لائے اور پندرہ روز اُسمین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا
دلوائی کہ سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے
نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو جا ہین شریک
غزوہ ہون پر اُنکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امیدوار اثق اس
امر کی کرکے کہ اُنکے لیے فتح خیبر ہو گی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کر لیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہو اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمہاری طرف تیاری وکمربندی کی ہو تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد وبنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب اُن کے پاس آپہونچے اور اُنمین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُنکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد وبنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالےٰ نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہی پس اگر تم ایسا کروگے اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمہارے لیے ہو مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے رہے وبعد ازان حق تعالےٰ نے اُنکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانون کی غالب ہوئی کہ بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصۂ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس اصحاب نبی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے اور اُنکو ذبح کیے اور اصحاب رضہ کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا یعنی مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے کھانے سے اُنکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اُلٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت کبر وحلہ آور وصاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُنکا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب رضہ تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ یعنی اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنی ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ وتیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اُسوقت مرحب اپنا غول لیے ہوے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُنکو بھگا دیا یہانتک کہ اُنکو صف

بزرگ تک یعنی لشکر کا ڈنک ہٹا لایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب
مین سے شہید ہوے اور برادر زادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا اور اُنکو زخمی اُٹھا لائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار
مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے
یا رسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے
اس بات کو کہ یہود مثل آج کے اب آیندہ سے ایسی پیروزی نپاوینگے یہانتک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا
اور امید ہی کہ خدا تجھکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جبکہ مرحب محمود بن مسلمہ
کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اُسروز مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو
بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے
خیبر کو یہ سنکر اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور
اُسی خوشدلی مین ہر گاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبحکو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر باش
رہے تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر
تھے اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس امر کا نہو کہ
مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی یعنی جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت
رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص مترصد اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے
اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر ہلانے لگے اور حق تعالے سے دعا مانگتے تھے
بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا علیؑ آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے
ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنی مرحب
کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و
زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان اُنکے قلعون مین گھس پڑے
اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈالدیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب
رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ مین امان دیتا ہون تم کو تمھارے خون پر اور تمھارے
اہل و عیال پر یعنی تمھارے خون کرنے اور تمھارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمھاری اور کل مال تمھارا یہ سب ہمارا ہو بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمھارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنی اس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ
قلعہ کا کھولدیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ

نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنی اچھی اچھی چیزین
لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای
بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم نے اُس کو
خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکال
دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینہ سے نکلے ہین اُن کے پاس ظروف چاندی کے نقش دار خوشنما کہ اہل
مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کردیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمین سے کچھ نہین ہی تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے عہد لیا اس بات پر کہ جس چیز پر مین نے تم دونون
کا فیصلہ کیا اُسکو مین نے تمسے بیان کیا ہی اگر اُسمین سے کچھ تمنے مجھ سے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول سے اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور ای گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جاے مال
سے جہان وہ گڑا تھا اُنکو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کرلینے اُن کے اہل و عیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنی اسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین پس
اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت
کے خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر سے لے گذرے یعنی
لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کہ بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اُس نے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
ای بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کردیا تجھکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کم سن لڑکی کو
مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہ ہی مین اُنکو دکھادون
یارسول اللہ آپ مجھ سے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالی آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا ای صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھ سے سخت تر عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدانے اُسکو خوار وخراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جسکا نام کنا نہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند شخص کو مقرر کیا اور بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُن کے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجھکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنی تجھکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام قبول کر چاہے یہودیہ رہ) پس اگر تو اسلام اختیار کریگی تو قریب ہی کہ مین تجھکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور اگر تو دین یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجھکو چھوڑ دونگا اور تجھکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالے نے صفیہ کے دل پر رُشد وہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجھکو خوش آتا تھا بعد ازان مجھکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپنے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجھکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے یہودیون مین یہ سنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابوایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپنے ذکر کیا پس ابوایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کریگی تب ابوایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات درخیمہ پر شب باش رہے تھے یہانتک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابوایوب کو دروازہ پر دیکھکر فرمایا ای ابوایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ مجھکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپکو اپنے باپ کے عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہ مین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف وتحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالے کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر وحمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنی بکری کا کباب اور روٹیان مع اصباغ یعنی نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے رکھا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپکے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

جو آپنے میرے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری کی طرف ہاتھ بڑھائے تو اُسوقت آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینکدے کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب اُس یہودیہ کو بلوابھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو گیا باعث ہوا تجھکو کہ بعد ازان کہ تونے اچھا پکایا پھر اُس کو کیون خراب کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی کی قسم بخدا مین نے چاہا تھا کہ مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ تو اگر نبی ہو گا تو خدا تجھکو اس بات سے مطلع کردیگا اور اگر تو کاذب ہو گا تو تیرے حال سے یعنی مرگ سے مین لوگون کو بہت خوشی پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجھکو اور جو لوگ صادق وقت ہین شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہ لَاۤ اِلٰہَ غَیرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے بے شبہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمد بندہ خدا اور رسول خدا کا ہی پس ہر گاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جانے مین یہانتک کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے ہمکو ان نخلون یعنی نخلستان مین کہ ہم اسکی درستی کرین گے اور جوکچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کردینگے ہم اُسی پر قائم رہینگے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کرکے نصف پر معاملہ کیا اور اُنکو اُنکے دیار مین آباد رکھا پس بعد ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر پیچھے بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپنے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے پانون پر پانون رکھکر سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سرپر درست کرتے تھے یعنے اچھی طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا مُنھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین سے ہین یعنی مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور اگر حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درینصورت آپ کے ساتھ ساتھ چلو کیونکہ وہ لوگ آپسے باتین کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے بعد سوار ہونے صفیہ رض کے اُنکو حکم رُخ پوشی کا کیا یعنی منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور لگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جبتک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاویگی تو وہ سارا مال لیجاویگی اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اس دربان کا معدن تھا یعنی ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجھکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے اُنکی مصیبت بیان کرون اور اُنسے اُنکی موت کی خبر کرون تا پیش ازانکہ اُنکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اُنکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپنے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیزرو پر سوار ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کیطرف مائل نہوتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت داد و ستد فیما بین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنی مدت ادا ے فیما بین اُسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاءاللہ تعالے اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنی نخلستان مین اہل خیبر اور اُنکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون و حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانے مین منقضی ہوجاوے پھر جبکہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوے گئے یہانتک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا ای حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد اور اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جبتک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تاکہ اُسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سنکے اہل مکہ نہایت شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اُنکی عورتین اور اُنکے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون خبیثہ یعنی بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اس بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک نتھا بلکہ حق جانتے تھے اور یہ حال سنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر نہ ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پاؤن نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنی وہ کھڑے نہ ہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ بہتر ہو اُس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل لوری دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یابنی قثم ۔ شبیہ ذی الکرم ۔ ذی الانف الاشم ۔ مرتدی بالنعم ۔ یرغم من رغم ۔ ای بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنی ای اولاد ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑا ناک والا سونگھنے والا خوشبوؤنکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنی نعمتون کا لباس پہننے والا گمان بد کرتا ہی وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہی یعنی یہ گمان ہو گا جسکو ہو گا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس رضی اللہ عنہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اُنکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سُنتا تھا تب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنی اگر اُسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اُسکے سوائے کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباسؓ کا لوگون سے خالی ہوا اور دوسرا دن آیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بُلاکر کہا کہ ای ابو زبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین اُس کے نبی برحق کے واقع ہو ابو زبیبہ چلا اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اُسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے کہا ای ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُنسے کہنا کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کے وقت خالی رکھین مین اُسوقت آؤنگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو اُنکو بہت خوش کرے گی یہ سُنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہر ہی دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپکے پاس آتا ہی اُسکے پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر کھڑے ہوے گویا کہ اُنھون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگاکر اُسکے سر کو بوسہ دیا اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہانتک کہ ظہر کیوقت

حجاج اُپہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر ای حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تونے ظاہر کی ہی اُسنے
کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے
کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تا کہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام
روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا اول اس خبر کا جو مین
بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنّی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی البتہ
مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر نہین اور شک
نہین کہ محمد اُسی خدا کا بندہ ہی برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول
خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اُنھون نے
صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے
قتل کیا اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اس خبر کے بیان کرنیکی
اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اس خبر سے میرا قصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ
پاس ہی اپنے قبضہ مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کرلیگی
اسمین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آجکی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے
حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ
اپنے بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دُعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و صحابہ محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس
بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈی
تھین اور اُن کے دلون مین ٹھنڈک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر
حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک
بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو مین مال محمد و صحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے
ارزان چھوڑ آیا ہون اسلیے چاہتا ہون کہ شبا شب اُسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خریدیوین یہ سُنکے اُس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنی جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباس رض کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُس کو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوئے
تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شباشب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمد و اصحاب محمد کا لوٹا ہی اُسکو خرید کرے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا ای عورت غفلت زدہ احمق اگر تجھکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنی وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی ولیکن اُسنے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلیے کہ وہ مال اپنا بچا وے اور اپنے قبضہ مین لاوے اور وہ تجھ سے اور تیرے اہل سے خوف
تلف رکھتا تھا وہ بولی ای ابن عم ای میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھ سے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منھ پیٹنے لگی اور واویلا
کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو جو دیکھا تو آپسمین عباس کیطرف
اشارے کرنے لگے اور اُسوقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے
بکلمات سحر و کذب کے یعنی وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اُنسے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہو
تمھارے یہان کوئی خبر آئی ہی اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون
مین سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنی جو خبر
مجھکو ہی پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنی حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا اور رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون
بیٹون ابی الحقیق کی مشکین باندھکر گردنین مارین اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی
کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ
کون شخص ہی جسنے تجھکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو
مین کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی تحقیق کہ وہ مسلمان ہو گیا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے
جا ملا ہی اور اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہ گیا ہی یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے تا عباس رضؓ کی
خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اُنھون نے اُس
سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا
اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالی نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا دی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آنحضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور اُسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت وحالت پشیمانی وخجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبدالمطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین حضرت عم نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپکے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکہ سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی وزبردستی کسیکے نکلی ہو تو مجھکو کچھ پرواو اندیشہ نہین ہو اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہو اُنکے فیصل نامہ مین یہ امر داخل نہین ہو اسلئے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہو (یعنی اس نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہو کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدہ کو پورا کر دیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال مین داخل مکہ کیا کہ امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور کچھ خوف کرنے والے نہ تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلا دیا کہ اُنھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حق تعالے نے یہ فرمایا ہو وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہو ای حرمت کا بدلا ہو حرمت کا فرماتا ہو حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا اسکے ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالے نے تجھکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اُس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن الولید کے دلمین رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہو کہ محمد نہ ساحر ہو نہ شاعر ہو وہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہو پس ہر ایک اہل خرد پر حق وواجب ہو کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سُنکر گھبرایا اور کہنے لگا

ای خالد تو بددین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکین مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اسکے نہ تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجھکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبہ اور آبرو کو پست کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجھسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون ای خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ سار رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی جاہلیت کی یعنی جبتک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجھکو پہونچی ہو کیا سچ ہو خالد نے کہا تجھکو میری کیا خبر پہونچی ہو اُسنے کہا مجھکو خبر پہونچی ہو کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی (یعنی مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجھکو اُنسے صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہو لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علی رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُسی شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادہ قتل اُسکے) یکایک اُسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا ای ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہو کہ تیری اس حرکت سے مجھکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہی مین بھی کہون اور مین بھی اُسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی راے مین آئی ہو حالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہو کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجھکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہانتک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہوا پس یہ حدیث و حکایت عمری کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ فرمایا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثۃ الکلبی کو کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے تو امیر لشکر عبد اللہ بن رواحہ ہو گا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعدازان اصحاب اپنے لشکر گاہ مین پھر آئے اور پانی سے سیراب ہوے بعدازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے نعوپ مارا یعنی گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسول خداصلعم کو میرا سلام پہونچا تا تحقیق کہ مین نے تو اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعدازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھالیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجھکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنی تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہو چنانچہ گھوڑے سے اُتر کر قوم کو نیزے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالیٰ نے انھین پر فتح کردی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنی اب فلان شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعدازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین پس یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالتمآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خداصلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوے تب بنو امیہ سے کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت واعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج وآزار پہونچایا آخر حلفاے بنی خزاعہ سوار ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنپر نصرت ومدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل بن ورقہ بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُّحَمَّدًا حِلْفَاءَ اَبِیْنَا وَاَبِیْہِ الْاَتْلَدَا ؛ ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا یعنے اے پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا محمد صہ کے قسم اس بات کی کہ تو کسی سے پیدا نہین ہو اور قسم ہو اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا وحالآنکہ ہم نے کچھ عوض نہین لیا یعنے جس طرح ہمارے آبون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوے تھے مین اسی طرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیری ذات کی ہو جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرونگا وحالانکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصرت کا اُسوقت پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین منقضی ہوجاوین چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اُن دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان و ہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہو اس بات کی یعنے مجھے منظور ہو کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہو ابوسفیان نے کہا علی الخبیر سقطت یعنی تونے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہو پوچھ مجھسے کیا پوچھتا ہو اور اُس کے کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہو ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہو یا کذاب ہو آبوسفیان نے کہا وہ کذاب ہو ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہو آبوسفیان نے کہا واللہ وہ ہم سے سوائے ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے دو بار لڑے سوایکبار جو ہمنے محمد سے قتال کی تو البتہ ہمنے اُسکا مُنہ توڑا اور چہرہ بگاڑدیا اور دوسری بار وہ ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہو بلکہ کذاب وہ ہوتا ہو کہ جب وہ خروج کرتا ہو تو وہ مثل شعلہ کے مشتعل ہوتا ہو اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہو یہانتک کہ حق تعالے یکبارگی اُسکو ہلاک کردیتا ہو اور مین یون سنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہو اور کبھی تم اُسپر غالب ہوتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہو اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہو اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہو نَنْحَنِیَ طَرَفِی النَّھَارِ کَمَا تَنْحَنِی النسآء یعنے ہم جھکین صبح وشام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہو ہرقل نے کہا کہ یہ ہیئت نماز و بندگی خدا کی ہو اور وہ قوم اچھی نہین ہو جو بندگی نہین کرتی ہو اور کہا وہ ہم کو حکم کرتا ہو کہ ہم ہر سال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوٰۃ ہو کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہو کہ مردہ و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہو کیا تمھارا یہ قول نہین ہو کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ مرد صالح ہو چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو اور اُس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار نکرو وہ لوگ فعل دا تبع الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین ولیکن تو مجھ سے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد وپیمان کرتا ہو تو عہد شکنی بھی کرتا ہو آبوسفیان نے

اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہے تو عہد شکنی بھی کرتا ہی
ابو سفیان نے کہا نہین واللہ اوسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہے کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا اے ابو سفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے اوس سے دو برس کا عہد
لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اونکی عہد امان لیا گیا ہے اور اب یہان
مجھے خبر پہونچی ہے کہ ہمارے حلیفون نے اوسکے حلیفون سے لڑائی کی ہے اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی
اعانت کی ہے پس مجھی خبر معلوم ہوئی ہے کہ اوسکے حلیفون نے اوس سے نصرت و مدد مانگی ہی لہذا وہ چاہتا ہی
کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان اگر یہی بات ہے جیسی تو نے مجھسے
بیان کی ہی تو اوس سے تمہین عہد شکنی مین اولی تر ہو کہ تمنے اوسکے حلفا سے قتال کرنے کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے
کہا اے ابو سفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اوسکا مرتبہ کیسا ہے اور کیا اوسکی منزلت ہی اوسنے کہا واللہ وہ ہم مین
بلندی پر ہے یعنے عالی رتبہ ہے یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجھسے نہین رکھتا ہون حقیقت امر
اور امر واقعی اوسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالے نے
بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اوسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اوس قوم کے تونگرون اور برترون
مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے
عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اوسوقت
اہل مکہ نے اوسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلعم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنے تازہ حلف لیوے تب ابو
سفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اوترا اور صبح کو خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑکے ہٹایا گیا اور درمیان اوسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
و حاجب ہو گئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوے ہو وحال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو یعنے اوسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اوسکی تجدید حلف
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمہارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی ہی
اوسنے کہا نہین قسم ہے لات و عزی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہے فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین
ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپ کے حلیفون نے کیا ہے
شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اوسکا سنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اس ہنسنے سے ابو سفیان جان گیا کہ آنحضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

اور بولا اسے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اون لوگون یعنے قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہے
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اونہون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اوسنے کہا کیا وجہ ہے عثمان نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا اور رسول کو بہتر ہے تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اون لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اونکی تو بجالاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اوسکو خدا اسنے
باقی نرکھا اور جو صلہ رحم تھا اوسکو بھی خدا اسنے قطع کر دیا پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہے اگر
تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم تجکو اپنی زندگانی کی البتہ
مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو مجھسے باتین کرتا تھا مگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری و جرأت
کرتا تھا پس اسے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور آنحضرت
صلعم کے لیے ایک کاسہ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے
بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا بمعنی کہ خوشبو سونگھا اوسوقت ابوسفیان نے
کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ با ہین زمین فارس کے بہت پھرا ہون
اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہے اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا
پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئنہ اصحاب اوسکے کثافت دھوئی ہوئی اوسکے
ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اوسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اوس سے اپنا منہ دھوتے ہین
پس ابوسفیان مشاہدہ اس حال سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اونکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا و ابیکم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی قسم
کہتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہے پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب
ابوسفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے
فرمایا اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ
بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضی اللہ عنہا آیا ہو سکتا ہے کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دوشیزگان سے مشہور ہو یعنے اونمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے اوسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان وپناہ دے اور علاوہ دے یہ سنکے حضرت فاطمہ رضی نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلعم کے ہوتے ہوے اوپر جرأت کر کے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا بل لا اعدمک کہ مین تجکو گم نکرونگا یعنے مین تجکو نچھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دے سکتی ہے کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا حالانکہ تیرا باپ اوسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اوسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اوسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا وباوجودیکہ کوشش کرنی ابوسفیان کی اس نظیر سے ہوئی مگر حضرت فاطمہ رضی نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضی سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن رضی اور حسین رضی کے وحالانکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر اون دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو دریں صورت البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اونکی والدہ نے جو بین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمہارے رئیسون اور اشرافون اور عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمہارے بچون سے کلام کیا پر تمہارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر موافق دل ایک آدمی کے یعنے تم سب ایکدل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض ومزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا وبقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اوسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود ونامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اوسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہے ❊

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اوسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکے کے ندا دی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے وناگاہ ہمراہ رسول خدا صلعم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اوسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اوسنے ایک نامہ لکھا کہ بتحقیق محمد نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اونکا تم ہی پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اوس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اوسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اوسکو کچھ دیکر نامہ بھی اوسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوے اور خبر نامہ کی بیان کی اوسیوقت
حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب
ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اوس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اوس عورت کے ہاتہ کے تئین بھیجا ہے تا اونکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اوس عورت کے عقب پر چلے یہان تک کہ اوس سے ملاقات ہو گئی اور اوس سے
حال مکتوب کا پوچھا اوسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتہ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمہاری خبر سے کچہ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اوسکی
جامہ تلاشی لی مگر اوسکے پاس کچہ نپایا تب ارادہ اوسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگائی ہین
یہ سوچکر پھر وہ دونون پھر پڑے اور اوس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اوسپر کھینچ لین پھر جب
اوس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اوسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو
نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب ان دونون نے اوسکے
قول قرار کیا آخر اوسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے
اوسپر اوسکی مُہر لگی ہے تب دونون نے اوس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اوسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجکو اس بات پر
ور غلانا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہم سے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھسے
حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو محبوب کیا
کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپ کی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اوسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اونسے نہین ملا وَلٰكِنِّي مُخْبِرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاعْذُرْنِيْ ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسول مین آپکو
ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہے کہ آپ کے اصحاب
مین سے کوئی ایسا نتھا کہ جسکا کچہ مال مکے مین ہو اور اوسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اوسکی مال کا
حفاظت کرنے والا نہو ایک سواے میرے کہ مین اوس قوم سے نتھا لیکن اوس قوم مین میری کچہ قرابت نتھی بلکہ
اونمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتہ وہان سے ہجرت کر آئے اور مین
کہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اونکو لکھا

جو کچھ کہ لکھا ہی تا کہ اسوجہ سے مین اُنکے نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہی کہ تحقیق مجھکو یقین ہی کہ ضرور حق تعالے اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف جاویگا تو اُن کے کچھ کام نہ آویگا کہ اُن کو اُس عذاب سے بچاوے یہ سنکے جناب رسالتمآب صلعم نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی ص پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کر دیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام نہ کرے یعنی تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنی ای اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نہ سمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو و حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق کا آیا اُسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کو نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو اور پھر دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھی بھیجتے ہو و حال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ رست سے گمراہ ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے اور عازم ہوے طرف مکہ کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا وہان عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آ پہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانے والا ہی مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ واے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا مجھ اسین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح اُسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو اُس سے امید خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنے تیرا پہونچنا اُس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا و تحقیق کہ جناب رسالتمآب صلعم نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ مار وگے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون مین جو قریب مکہ ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کا کیا وقتہ عباس بن المطلب رضہ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس رضہ
نے تیر اندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیر اندازون
نے اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجھکو قتل کرینگے پس تو کہہ
لا الٰہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور یہ
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الٰہ کو درست و صاف نہین
کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی اور حق تعالےٰ اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئنہ جب جناب رسالت مآب صلعم
نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا ہی نہ بہ طیب خاطر پھر جب عباس قریب آنحضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ
ابوسفیان ہی کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجیے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عباس رضہ کو جواب دیا کہ اسکو اپنی منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنی سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھراتے ہوے اپنے مقام فرود گاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین نو ہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت و جمعیت
لشکر کو اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہر کیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بستروں سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صداے اذان سنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہوتی ہی اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے اُسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے
لگا ای عباس رضہ لوگون کی آمد و شد کسوجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ از براے
نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون
کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب نداے منادی رسول خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی پھر
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشائستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اُسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اُسکو داخل کیا اور اُسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضہ نے
کہا یا رسول اللہ صلعم ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سُن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا ای محمد آیا ان وجوہ کو یعنی ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو اُن کے لیے مباح کر دو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردوم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت
کی بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجھکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجھکو خارج کر دیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہو کہ خود تونے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے اُنکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابی سفیان سے کہا ای ابو سفیان اسلام قبول کر ابو سفیان نے کہا پھر عزیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
بناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہم لوگ تیرے اُس عزیٰ سے بدترین قسم پر
اُسکی جسکی تجھ قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابو سفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو بھی بڑی جفا و جسارت کرتا ہی وحال آنکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجھکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ ؐ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَمِثْلِهِمَا یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین
ہی اور تو بے شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسکا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئنہ مین نے کفر وانکار کیا لات وعزیٰ
سے یہ سُنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیے کہ عباس رضی اللہ عنہ
اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت وہمنشینی
رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ
جسوقت ہم نماز پڑھین تو ابو سفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ
پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابو سفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع
کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ
ہوتے یعنی سلام کے ساتھ سلام پھیرتے تب ابو سفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ
ہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے
بھی منع کرین تو بعضے انمین سے تا مرگ ترک کر دیوین پھر ابو سفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جوان لوگون کو
دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات
کا حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا پھر اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا جاسے نہین دیکھتا ہی
اُنھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا دی تب لوگون نے

اپنے علم اُٹھالیے اور اپنی صفون مین جا بیٹھے اُسوقت ابو سفیان اور حضرت عباسؓ پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ ابو سفیان مرد پیر ہی اور آپکی قوم کا مرد بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے مرتبے اور نسب اور اُسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابو سفیان بھی مکہ کو سوار ہو جاؤ اور مکے مین پکار دو کہ جو کوئی ابو سفیان کے گھر مین داخل ہو گا وہ امن پانے والا اور امین ہو گا ابو سفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تنگ ہی بعجیبہ یعنی یہ حکم اُسکو خوش آیا تھا یا بایں معنی کہ اس حکم نے اُسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اُسکے گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہو گی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی کعبہ کی طرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے اُنکے جن کے عہد کے مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث و عکرمہ بن ابی جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ پردۂ کعبہ سے بھی لگے ہون (یعنی اُس صورت مین بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباسؓ رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضہ یعنی خچری سفید پر سوار ہوے اور ابو سفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اُسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد چلے گئے اُسوقت رسول خدا صلعم کو عباسؓ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اُن دونون کو پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے **راوی** کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ **حدیث** پہونچی ہی واللہ اعلم کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباسؓ کے ساتھ وہ فعل کرین جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اُنمین سے کسیکو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اُسکے سالار جدے جدے کردیے اور دو مجنبہ یعنے داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبۂ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو امیر کیا اور مجنبۂ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستے کی جانب کی بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمہ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور خود آنحضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابو سفیان کو کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرادین پھر جسوقت ابو سفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباسؓ

تو عباسؓ سے اون لوگون کو پوچھا تب اونہون نے اونکے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اوس لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہے جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہے جسکے ساتھ موت احمر ہے یعنے پاس شدید شہادت سے

یہ لشکر ہے خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا انشدک اللہ والرحم یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کثرت سے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث ہوا عباسؓ نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اوسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اوسوقت مین نے اندیشہ کیا ان تحبسہ قلۃ الاسلام یعنے پسند کرنا تیرا قلت و ضعف اسلام کو سو جب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین اونمین سے کسکے مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض اونمین سے مین تجھسے ظاہر کرون مگر جبکہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہے کوئی اوسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہے واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ نبی محمد کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے پس یا عباسؓ یعنے چلو اے عباس کہ مین نے مثل آجکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اونکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اوسکی صدا سنکے عکرمہ و مقیس الکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا برائی ہو تجکو اے ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر (یعنے جاؤ اپنا کام کرو) تحقیق کہ تمہارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہے کہ تم دونون اور قوم تمہاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہے کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہے یہ سنکے اون دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اوسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا (یعنے روز داخلہ لشکر) وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس و عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہے اگرچہ یہ کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنے انکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی ڈاڑھی اور ڈاڑھی بھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اوسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بوڈھے احمق کو

قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابو سفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب اسلام لاؤ
تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اونکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا اوسکا بدلا
لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آن حضرت علیہ السلام
اونکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی جار اقتل نہو جاوے اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور اونکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمہارے پیچھے والون کی
کیا خبر ہے اونہون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مبالات اور اونکی پروا نہین کہ وہ لا ابالی ہین
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اوسی عرصے مین ابو سفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اوس زمانہ مین حضرت ام سلمہؓ زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ
دونون یعنے ابو سفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اونسے منہ پھیر لیا
اور اونکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابو سفیان نے عرض کی کیا آپ مجھپر اسلام کو پھیر دیتے ہین
سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاؤنگا و لیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہان تک کہ
ہم دونون مر جاوین اور عبد اللہ بن ابی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر
کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہؓ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اوسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہؓ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ ماجعل اللہ اخی وابن عمک اشقی من خرج الیک
من اہل مکۃ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہین سو اونسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو
خدا نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا اگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا و لیکن بھائی تیرا سو اوسنے
قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اوسکے لیے
خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اوسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اوسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین
اون دونون کو امان دینا قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اون دونون کو بلوا بھیجا اور
اونکے لیے امان قبول فرمائی اور اون دونون نے بیعت کی اور آن حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب
اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اون لوگون کی طرف دوڑ مارین
اور جو اونسے لڑین اونکے سوا اورون کو قتل نکرین اور نہ اون چند آدمیون کو مارین جنکا نام اونکو بتا دیا چنانچہ
خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوئے تھے آخر حق تعالے نے مقیس الکنانی کو اور
اوسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اونہین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اوسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کو وہ

پر دہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو برزہ الاسلمی وسعید ابن حریث المخزومی اوسکے پاس جا پہونچے پھر اوسکو تلوار سے زمین یہان تک کہ وہ ٹھنڈھا ہوگیا یعنے مرگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ اوس صحابی کا برادر رضاعی اور مہانہ اوسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علے رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا بعد ازان وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے تب آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے جو اوس سے سکوت کیا کہ جواب اوسکے سلام کا ندیا اور اوسکی طرف سے منہ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے یہ سنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یارسول اللہ مین نے بھی ارادہ کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہے گویا آپ اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے الغرض عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تاکہ حبشیون مین جا کر ملجاوے جب ملاحون کے پاس آیا اور اونکو کرایہ دیا تب اونہون نے اوسکو کشتی پر سوار کرلیا پھر جب عکرمہ کشتی مین بیٹھا تو لات وعزی کا نام لیا یہ سنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہرآئنہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر بنام خدا اسے وحدہ لاشریک لہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اوتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ ایسا ہے کہ یکتا ہے کوئی شریک اوسکا نہین ہے دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہے ما اعنی اذن یعنے کیا ہی بڑی بات سنائی ہے مجکو اسوقت تہا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنے مین نے حق سے گریز کیا تھا پھر عکرمہ وہان سے پھرا اور خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا کہ یہ جگہ ہے امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گنہگار خطا کار کو اور اگر عفو کیجے تو عفو کیجیے گا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اوسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اوسنے حق ویقین سے کہا اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تب حضرت علیہ السلام نے ہاتھ اپنا بڑھایا اور بیعت لی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ بنو جذیمہ کہلاتے تھے بتقدیم جیم قبل الذال المعجمہ تو خالد نے اونکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب اون لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اوسکے ساتھ سوا ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نتھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اون لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا تم کون قوم ہو اونہون نے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سواے خدا کے یکتا کے جسکا کوئی شریک و ہمسر

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہے اور ہر آئنہ محمد بندہ و رسول اوسیکا ہے خالد نے کہا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اونہون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ اون لوگون سے روک لیا ہے جنھون نے ہتھیار ڈال دیے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہم تو ہمنے بھی شہادت ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اوترآؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ اے گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہے کہ تم اسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہے کہ بعد رکھدینے ہتھیار و کچھ بجز اسیری کیا ہے اور بعد اسیری سواے قتل کے اور کچھ نہین اون لوگون نے اوسکو جواب دیا واللہ ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کینہ والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول کیا ہے اور اسکو ہمنے سچ جانا ہے آخر اون لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچا اوتر آئے اوسوقت خالد نے اونکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے قتل کرنے سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور خبر بیان کی اوسوقت آپ کو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان کو بندی مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اوسکو نہایت سرزنش سخت ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے انکا بموجب اوس آیت کے قتل کیا ہے جسکو خداے آپ پر نازل فرمائی ہے کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم انکو قتل کرو کہ حق تعالے اونکو تمہاری ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا اور تمکو اونپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہے کہ بے شک مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئنہ اوس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اونکی طرف سے میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلعم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف اونکے وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع مغروقہ اونکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اونکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم مردسے جو حاضر ہوے اونمین عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہے جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی + راتق ما فتقت اذ انا بور + اذ اجاری الشیطان فی سنن الزیغ + ومن مال میلہ مثبور + امن اللحم والعظام بما قلت + و نفسی الفداء و انت النذیر اے رسول خدا کے ہر آئنہ زبان میری بند و بست کرنے والی ہے اون باتون کی کہ ہلاکی سے کہ اونکو پھاڑتا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا

یعنے جسوقت طریق تکبر مین پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو باتین میری مع خسر اشی مردم کی کرتی تھین
اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی کرنے والی ہی یعنے
عذر خواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر سے باکسی میلان سے تو ہلاک
ہونے والا ہی اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہی اسپر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون
یہ سنکے آنحضرت صلعم نے فرمایا لما بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی یعنی قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردون کی
بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمرؓ حضرت سے
پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین
تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہندہ اپنا سر
چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کر کے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اس امر کا عہد لیتے مین
جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپکو نہین دیکھا و تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اور
اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون
مین مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب کی جائین گی یا نہین ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہندہ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے
آپ سے عفو کرے پھر آپنے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی تحقیقکہ ہم نے تو اُن اولاد کو بچپن
مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اُنکا حال خوب جانتے ہو
یہ سنکے عمرؓ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنی قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو
بین ایدیکن و ارجلکن یعنے اپنے سامنے ف اور ایدیکن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اُسکو طرف شوہرون کے نسبت ہونا بہتان ہی ہندہ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہی اور البتہ بعض سے
درگذر و عفو کرنا بہتر ہی اور جو کچھ آپنے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنی خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندہ بولی ہم اس مجلس مین اس لیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپکی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہندہ بولی کیا عورت آزاد بھی زنا کرتی ہی یعنی کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپنے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتون کے لیے خداے تعالےٰ سے استغفار وطلب آمرزش کی

ذکر غزوۂ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اُترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپ نے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنی جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نہ رکھے اُسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آ پہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیظ وغضب مین آئے اور سخت زجر وغصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالےٰ نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اے لوگو کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت وفراخی کے تمپر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل وعیال سے دور جا پڑے اُسوقت بعض صحاب اُنکی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپس مین غل وشور کیا کہ اے بدی کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سواے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہانتک کہ تھوڑے سے ہمراہی باقی تھے کہ اُنمین ایک ایمن ام ایمن کے مولی حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا آنحضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت وحمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب وزد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنی ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے کی ضرب سے مقتول ہوا اور اُسوقت

مولی غلام حضرت زید [illegible]

ایمن

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن
عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اُن تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی یمین و یسار پر
قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یامعشر الانصار
الذین آووا ونصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
یامعشر المہاجرین الذین بایعوا تحت الشجرۃ یعنی اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ
اپنی بیعت کی ہو آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ وسلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے ہو جاؤ
اور آواز دی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی دی یعنے دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ
مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور قریب
رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین مارین
یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت
ہوئی تو انزل اللہ سکینتہ علیٰ رسولہ وعلی المومنین وانزل جنوداً لم تروہا وعذب الذین کفروا وذلک
جزاء الکافرین یعنی بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے
نے ایسا لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنی وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون
پر (یعنی قتل ونہب مال وبندی اہل وعیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی ازان بعد حق تعالے نے کافرون
کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس
فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النصری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم
محاج انہ یوم نکر مثلی علی مثلک یحمی دیکر، ویطعن النجلا القوی ونتہ یعنے آگے بڑھ ای فرس واسطے حاصل
کرنے حاجت کے یا آنکہ نجاح مصدر یعنی ناجح خطاب بفرس یعنی ای ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہی کہ
جنگ کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس
پر کہ بولتا ہو اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمانون نے ان لوگونکا
تعاقب کیا اور اُن مسلمین مین جنھون نے تعاقب مشرکین کا کیا تھا بنو سلیم بھی تھے جب مشرکین نے اپنے تعاقب
مین مسلمانون کو دیکھا تو بنی سلیم کو آواز دی کہ ای بنی نکمہ اپنے بھائیون یعنے ہم سے باز رہو یہ سنکے
اُن لوگون نے طلب اور تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اللہم علیک ببنی نکمہ اما فی قومی فوقعوا وتعاودا اما فی قومہم فانطوو دعا
یعنی ای پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم وانتقام کرنا ساتھ بنی نکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

ـه ترجمہ یعنی [illegible] ان [illegible] اور [illegible] کا [illegible] قوی [illegible] جنگ [illegible]

حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر کرتے ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی حبیب اور درید بن الصمتہ الجشمی کے اور اوسوقت درید ہودج مین تھا کہ بنی حبیب اُسکو تمیناً و تبرکاً لے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہو کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اُس مرد سلمی نے کہا ای شیخ مین تجھکو قتل کرونگا درید نے کہا یہ وہ دن ہو کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے باہر ہون نہ اُنکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنے والا ہو تو میری تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کر اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُنکو خبر کر کہ مین نے درید بن صمہ کو قتل کیا ہو آخر اس شخص نے جیسا اُس سے درید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان اپنے اہل کے پاس آیا تو حال درید سے اُنکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہو سو اُس جوان کی مان نے اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے اُسنے تجھسے یہ بات نہ کہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا مگر اسلیے تا احسان اپنا جو تجھپر ہو یاد دلاوے پھر اُسکی مان خدا کو اپنا محلوف کر کے یعنی خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی کہ ہر آئینہ درید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین یعنی مجھکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو تب اُس جوان نے جواب دیا ای مادر جس کسی نے خدا اور رسول کی تکذیب اور اُنسے روگردانی کی اب اسلام نے اُنکے احسانات کو قطع کر دیا بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کر کے پیچھے مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھے قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان مہاجرین و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت ہاتھ آئین تھین تو آپنے چاہا کہ رؤساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے سو سو اونٹ عطا کیے (یعنی ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے بڑا مقدار آپکے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپنے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپنے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اُسکو بھی قبول نکیا تب آپ نے پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یارسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس سے مین رضی ہوا یہ بہتر ہو میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپ کے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی التجا مین نکرون (یعنی اُسکی قناعت سے بعد آپکے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالی تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہو کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ مالدار تھا بعد ازان ہوازن مغرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا اِذَا خَرَجْتُ اِلَى النَّاسِ فَتَقَلُّوا بِي عَلَى النَّاسِ وَتَقَلُّوا النَّاسَ عَلَيَّ یعنی جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہو میرے نزدیک بجاے نقلوا کے ثقلوا یعنی تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُنپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے اُنکے لیے لوگون سے کلام کیا تو سبنے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہے اور جبکہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت کثرت تمام ہو تو اُنکو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ بہ اندوہ شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی تو سیع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی کیا مراد ہو آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ سب انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھکر اُن کے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا ای گروہ انصار مجھے خبر پہونچی ہو کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو قریش مین مین نے کچھ لوگون کو دیا ہو اپنے دلون مین افسردہ رنجیدہ ہو سو حال یہ ہو کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہو (یعنی اُنکا اگلا دین مول لیا اور یہ دین حنیف اُنکے لیے خرید دیا) ای گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین تمھارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا اسواری کو میسر تھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو اُن لوگون سے جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا آپنے فرمایا مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات کہو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال وطن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم خدا اور رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے بلے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپکی عطائین آپکی قوم مین فاش ہوئین یعنی آپ جب اُنپر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و باز گشت اُنکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمہ مین آپ کسطرح کرین گے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہو مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر یہ لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل و پیہم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپنے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضلتر ہین سو بہرکیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوئے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرضکہ جناب رسالتمآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے تھے

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعہ سے نکلے اور اُنہین سے ابو بکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا اور وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہوگئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جبلات یعنی درخت جو پھلے ہوئے یا لائق پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مردام تھا سو وہ اپنا ایک تبر لیے ہوئے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مردام تو کہان چلا اُسنے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم کیا ہی کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ جبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہی چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُس نے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپکے پیچھے کون ہی فرمایا یہ ام سلمہ ہی اور یہ قبل اس سے تھا کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنی ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہی کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہی پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہترین از روے حسب و نسب کے آپکے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول ع یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس ہی کہ وہ سب اُسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعد دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتادے بعد ازان آنحضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب مہینے حرام یعنے ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرنے والا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ ؛ وَخَيْبَرَ ثُمَّ أَجْمَمْنَا السُّيُوفَا ؛ نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ؛ قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا أَوْ ثَقِيفَا ؛ فَلَسْتُ بِحَاضِرٍ إِنْ لَمْ تَرَوْهَا ؛ بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنَّا أُلُوفَا ؛ وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوشَ بِبَطْنِ وَجٍّ ؛ وَتُتْرَكُ دَارُكُمْ مِنْكُمْ خُلُوفَا ؛ وَيَأْتِيكُمْ لَنَا سَرَعَانُ خَيْلٍ ؛ يُغَادِرُ خَلْفَهَا جَمْعًا كَثِيفَا یعنی ہمنے رفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنی قبیلہ دوس و ثقیف کے کہتین کہ لو اُنکو

یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولتین کہ مار لو دوس وثقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون سے
مسید ان مین اُترنہ آؤ تو مین حاضر یا حاضر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا ایوف ہزار ون نہین ہو سکتا اور
ہم تمھارے درختون کو اُکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام وج مین اور تمھارے گھرون کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے
اور ہمارے گھوڑے تمھارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمھاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنی آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو یہ خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنی دوبارہ پھر آنے کا رکھتے ہین اور اشعار کعب کو
پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے مین حضرت صلعم پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا تو آپنے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے
ہو اُنھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنی بلائے نجاوین اور
ہمسے عشر لیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ ہم لوگ سال بھر تک
لات سے ممتع رہین یعنی اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سُنکے حضرتؐ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہے جس
مین رکوع وسجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
نہوگی اُنھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنی ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ اسمین برائی ہو تب
فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمھارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاوگے
اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اُنھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات
کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اتنی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنی اسلام
لانا اُنکا از روے خدع ومکر کے ہے تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگون سے زیادہ تر آپ پر
مہربان ہین چنانچہ آنحضرتؐ نے اس بات کو نمانا پھر اُنھون اعادہ سوال کر کے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین
آنحضرتؐ نے پھر اعراض وانکار کیا یہانتک کہ اُنکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین اُنکے لیے ارادہ رخصت
دینے کا نہین رکھتے ہین اُسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوے اور اُن
ایلچیون سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان والتہاب مین ڈالا خدا تمھارے
کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُسکو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن سعیہ کو متولی ومامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

سے قولہ لا نحشر ولا نعشر ولا نجبی المراد بالحشر جمعھم الی الجہاد والبعث الیہ وقولہ نعشر یعنی اخذ العشور من اموالھم وقولہ لا نجبی بالجیم قبل الباء الموحدۃ المشددۃ التحتیۃ ان یقوم الانسان مقام الراکع وارادوا انھم لا یصلون من تیسیر الوصول ملخص صحاح سلیمہ وفی الصراح التجبیۃ ہوان یکون دستاہا بر زانو نہادہ قائما او نکوں ساختن شدن بر روئے افتادہ وھو علی وجہہ بارکا وھو السجود والتجبیب نیز سجدہ کرون دیستادن ۱۲

اور شہادت نے عذر لیا جاوے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہے وہی اونکے لیے بھی ہے اور جو اونپر ممنوع ہے وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہے اور اونہون نے لکھوا لیا ہے کہ شہر اونکا امن و امن مین رہے اور اونکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ دلکم یعنے درختان بزرگ و خاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہے مثل حرمۃ بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت المقدس ہی اور یہ بھی شرط لکھی ہے کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اونکے اوس شہر مین کرے تو اوسکے کپڑے اوتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اون شرطون مین ہین کہ اونہون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ یہ شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اونکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہے

ذکر غزوہ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ وہان قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین مین سے اکثر اشخاص عسرت و تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اونپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اونمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری اون لوگون کے آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اوس سے سامان نادارون کا کیا جاوے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اوس سے تیاری سامان نادارون کی کر دی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اوٹھا لیا اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اون سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریون کا کیا آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہے جسپر تمکو سوار کر لیچلون تب وہ لوگ پھر گئے اور چلا چلا کے رونے لگے پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیرا کیا تھا اونکو بھی انہین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا صلعم نے بغرض آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اونکے خوش کرنے کے لیے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہے کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان اور اصفر بنا بر زعم مورخین کے ایک شخص تھا انہین کالے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول معوا یہ وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مر گیا کہ اوسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اوسکے بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسی حسین تھے کہ مثل اونکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آن حضرت صلعم نے اوسنے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص انصار مین سے جد بن قیس اوٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون
تو ایسا نہو کہ اونکے فتنے اور اونکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین مت ڈالیے
کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ
یعنے تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب
لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر
جسوقت تبوک مین پہونچے تو آن حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس
سرداران روم کے دمشق اور اوسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین)
تب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی ہین
اور اونمین مذمت اون لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اونکا منافقین رکھا تھا اور
اونکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنابر نزول آیات کے اون منافقین کے باب مین
کلام کیا تو یہ سنکے اونکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اونکے لیے غصے مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد
جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہے تو ہرگاہ وہ
ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہملوگ تو بطریق اولے گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر
بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بلاشبہ
محمد صلعم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنے اونکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور
البتہ تو بدترین خر ہے پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور اونسے باتین جلاس اور
اوسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت
جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اوسکے صحبا کو
بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اوس سے ذکر کیا اونہون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہے
اور جسنے کہا ہے اوسکو ہمارے سامنے بلوایے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اونہون نے بقسم کہدیا کہ انہون نے
وہ باتین ضرور کہین بلکہ اوس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ
ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اوسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہے ہمنے کبھی کچھ
ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اوٹھو حلف کرو (یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے) چنانچہ
جلاس اور اوسکے صحبا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان عامر اوٹھا اور اوسنے باسم خدا حلف کیا
کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہے بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان

اوٹھائے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُتَصَادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنی اے پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر
ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اللّٰھم آمین یعنے اے پروردگار یون ہی کر
چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا
بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○
یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحال آنکہ البتہ اونہون نے وہ کلمہ کفر کہا ہے اور
بعد اسلام اپنے کفر کیا ہے اونہون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اونکے امکان مین نتھا (یعنے قتل
نبی) اور یہ بدلا ہے اس احسان کا کہ خدا و رسول نے اپنے مزید عطایا سے اونکو مالدار و تونگر کردیا ہے پھر
اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اونکے حق مین بہتر ہے اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اونپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرۃ مین اور اونکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالآخر وہ نادم ہوے
اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہان سے جانب
مدینہ روانہ ہوے اور اوسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھہ آپ کے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اوسوقت
حق تعالے نے بابت اونکی باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اوسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ یعنے اگر تو اونسے باز پرس کریگا
تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اونسے تو پوچھہ کہ کیا تم لوگ
خدا سے اور اوسکی آیات اور اوسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب
مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اونکے پاس جاکر پوچھہ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر
اوس شخص صحابی نے جاکر اونسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اونکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا
کہ وہ کیا باتین کرتے ہین تب اوس فرستادہ نبی نے اونسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے تھے اور کیا کہتے ہو
اونہون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اوسمین لوگ خوض کرتے ہین اوس شخص نے
کہا خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہے تم پر غضب ہے اللہ کا تم ہلاک ہو خدا تمکو
ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر

پہونچاتی ہے بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ یعنے تم باتین نبناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین بعض او سے
عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اون لوگون کے
ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور کہنے لگا قسم ہے خدا اور اوسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا
اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلعم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اوتر پڑو کہ تمہارے لیے اوسمین وسعت ہے اور خود آنحضرت
علیہ السلام نے اوس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اوس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنے تنہا اوترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اوس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب وہ
گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہے تب وہ صحابی اونکی طرف بڑھا اور اونکے ناقون کے منہ پر مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اوتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اوس سے فرمایا تو نے اوس
قوم کو پہچانا تھا اوسنے کہا اون لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اونکو دیکھا کہ
وہ سب منہ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہے تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ
سے نیچے اوترے اور اون دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اوس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کر کے ٹیلے سے گراوین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اون دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہوجاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نمارین فرمایا
مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئنہ محمد نے اپنا ہاتھ اپنے اصحاب مین کھولا ہے
کہ اونکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھہ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ لوگ
منافق نتھے اور نہ اونکے لیے اون ہمراہی کا ہوا پس اونمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سخت ملامت
و خواست کی کہ ہمنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وحال آنکہ
ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم امن کوہ کے ہواے گرم مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی کہ ہم ہلاک
ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اونہون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھ لیا اور اونہون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولین گے یہان تک کہ رسول خدا صلعم

خود کھولین

خود ہون تو کھولین کہ اُنھون تینون مین ایک ابو لبابہ بن مردان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار
مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ
دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون
بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہو کہ وہ
اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اُنکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو
نہ کھولونگا جبتک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالی نے اپنے نبیؐ پر عذر اُنکا نازل
کیا اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے
اعمال صالح اور سیات کو مخلوط کردیا ہو قریب ہو کہ حق تعالی اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنیوالا
اور رحم کرنے والا ہو اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہو یعنی قریب ہو کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے
ہو وہ بمعنی واجب ہو یعنی لازم ہو کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم
نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس
مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اُسمین
سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حق تعالی نے نازل کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی زکوۃ اُنکے مالون سے تو لیلے کر اُنکو تو پاک کرے
اور اُنکے دلون کو اُس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہو اور حق تعالی
بڑا سننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہو اور اُن دوسرے تینون کے حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ
کہنے لگے جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوئے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنی رسوائی
دردسیاہی کہ اس سے قریب بہلاکت پہونچے وبا اینہمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو
پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین
کین تا حق تعالی اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا
ذکر کیا پھر خاصۃً اُنکی طرف حق تعالی ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وعلی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم
الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ ثم تاب علیهم لیتوبوا ان
اللہ هو التواب الرحیم یعنی اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس
وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ بتنگ آئے اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

قہر سے کوئی پناہ نہین ہی مگر یہ کہ اُسکی طرف پناہ ہی بعد ازان حق تعالی اُنپر مہربان ہُوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہے بڑا قبول کرنے والا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع ؏

+ × + × + × + × + × + × + + + + + + + + +

+ × + × + × + × + × + × + × + × + × + × +

+ × + + + × + × + × + × + × + × + × + × +

ولیکن تو ای ابن الخطاب پس حق تعالی نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالی ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو اُن کی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور مجھسے مثل تیری انبیاء مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً یعنی ای پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو ای ابن ابی قحافہ پس حق تعالی نے مجھ سے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل میکائیل علیہ السلام کے کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیاء مین مجھ سے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جبکہ اُنھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھ مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جُبہ دیبا کو پہن لیا اور اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کیا اور آپنے اُس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نہ تھا اور اُنکا کچھ عہد بھی باقی رہا تھا تب آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ؏

+ +

+ +

+ +

+ +

اور مشرکون نے کہا کہ محمدؐ ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنی اشہر حرام مین) اور اب وہ اور اُنکے اصحابؓ بخوف ضرب سیف و طعن سنان کے ہمسے دور ہوگئے اور حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابوبکرؓ کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس سن کے مشرک لوگ مسجد منٰی یعنی کعبے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے

ہ سے اصل متن ... ابی چھاپہ ... بن چھوسات ... ناقص کر ... قطعین ہین ... عبارت ... اور کل ... مین یہی ... ۱۲

... بیان سے ... چھاپہ ... ناقص ... الفاظ ... عبارت ... ۱۲

اُنکے مقدمہ مین حکم کیا کہ گلے اُنکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک ملجاوین توقتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہی کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہی جسوقت اُنکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سُنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالی نے اُن مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا وان خفتم عيلة فسوف يغنيكم الله من فضله یعنی مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین اور اگر تم لوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالی نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کر دیا یعنی مشرکین سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہو گیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا سو اُنسے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و توانگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر تھوڑی مدت یہانتک کہ وہ سب ایمان لائے یعنی تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوئے تو مکے مین مقیم ہوئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے ایک لشکر ہمرہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہانت کیا کرتا تھا یعنی غیب کی باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہی تو ہمسے اُسکی خبر غیب بیان کر تب اُسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد سے تمہارے درمیان مین دو شخص ہین اور دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اُنکو محمدؐ نے واسطے جاسوسی اور نگرانی کے بھیجا ہی اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اُسنے کہا مین نے اُن دونون مردون کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور عنقریب تمہارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلجانے مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہو گئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی یہانتک کہ مسلمان اُنکے پاس پہونچگئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا ای طلیحہ ابن خویلد بھاگتا کہان ہی طلیحہ نے کہا فتی انا فهات هذا پس مین کون ہون

یعنی تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر کردہ (اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے لفظ ہزالا کے غالبا لفظ نزالا ہی یعنی کوئی واقعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اِنَّهَا ٭ مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الْكُمَاةِ نَزَالِ ٭ فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُونَةً ٭ وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ ٭ عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَقْرَمَ ثَاوِيًا ٭ عُكَّاشَةَ الْغَنْمِيَّ عِنْدَ مَجَالِ ٭ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ ٭ اَلَيْسُوا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ ٭ فَاِنْ يَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ ٭ فَلَنْ يَذْهَبُوْا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ ٭

صدر الحمالہ کنایہ ہو شمشیر سے یعنی مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہی یعنی اُس سے وعدہ لیا گیا ہی قتل سرآوردن کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حمالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر حمالہ نے ثابت بن ارقم کو ڈال دیا پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس ای مسلمانو کیا تمھارا گمان ہی اس قوم کے ساتھ کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اُنھون نے زہیر عورتون کو چھپایا یعنی پکڑے گئے مگر نہ لیجا ئینگے عقل حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادرزادہ طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کر کے اسیر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمدؐ کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنی مجکو اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہان سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون مین سے کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا۔

ذکر حجۃ الوداع کا ہے

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوئے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنی شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ اس امر کے حکم کرتا ہون (یعنی اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہین ہے غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

زعم مین آنحضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑا
کاٹکر ہنڈوں دیگون مین چڑھوادیا پھر آپنے اُسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالےٰ نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ
اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی جو کچھ خدا نے نازل کیا اُسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتون کے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنی آخری حج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منیٰ مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہانتک کہ حق تعالےٰ نے اُنکو وفات بخشی و چنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ
اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ الخ یعنے ای مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس
موقف مین شاید مین تمسے ملون ای مسلمانو تحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک
دوسرے کے خون اور مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اِس دن کی تمھارے اس
شہر مین اور جسطرح حرمت تمھارے اس مہینے کی یعنی جسطرح سے خون اور مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور
اِس مہینے اور اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ کر چکا پس جس
شخص کے پاس کسیکی امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود
ہو تو وہ تمامتر اُتر گیا اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل
باطل ہو گیا و ہر آئینہ اول خون جو تمسے اُتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ
پلایا ہوا بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہاے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدائے
سقوط کی جاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کر کے اپنی اُس ہیئت نخستین پر آیا ہو کہ جسروز حق تعالےٰ نے زمین و آسمانون
کو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دَور شروع کیا آج سیرے زمانہ مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور
شمار مہینون کا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام
ہین یعنے اُنمین قتال حرام ہی اور اُن چار مہینون مین تین مہینے پیہم یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانو تمھارے واسطے عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی
اور تمھارے لیے عورتون پر واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو البتہ
حق تعالےٰ نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ اُنکی صحبت ترک کرو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار رسنت ہی (مثل

اعضاشکنی یعنی آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اُنکے لیے کھانا کپڑا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیئے کہ اُنکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنی نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات خاص پر کچھہ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اُنکو امانت خدا کر کے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمۂ خدا سے حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقع مین ملاقات کرون اور رہو آئیندہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا حلال نہین ہی مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللھم قد بلغت ای میرے پروردگار البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچادی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف پھر جاوگے کہ بعض تمھارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اللھم بلغت ای میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچادی * غرض یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث حجۃ الوداع ہی

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذی الحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک بخیر رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہودیہ کی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے وہ یوم شنبہ تھا اور اُس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب کہی یعنے الصلوۃ خیر من النوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنی نماز یاد دلائی فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُسنے جو لوگ وہان حاضر تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگونکو نماز پڑھاؤ تب عمرؓ نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہوسکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی نہین کرسکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابو بکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور موجودگی ابو بکر کی اور جو کچھ عمرؓ نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابو بکرؓ سے کہدے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھاوین تب پھر بلال پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابو بکرؓ نے آٹھ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصۂ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اُسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے مُنہ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت و دلیری نہین کر سکتے تب
عباس رضؓ حضرت کو آغوش مین لیکر مُنہ مین دوا ٹپکانے لگے اُسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا جنھون نے
میرے مُنہ مین دوا ٹپکائی ہی چاہیے کہ دوا اُن سب کے مُنہ مین ٹپکائی جاوے مگر یہ کہ عباس رضؓ بری ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے مُنہ مین دوا ڈالی ہی حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے
آپکے مُنہ مین دوا ڈالی ہی فرمایا ای عباسؓ کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور ای بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر
خوف کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالے مجھپر ذات الجنب کو مسلط
نکریگا اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح دسوین روز کہ جس دن
وفات ہوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان
ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرتؐ
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہی یعنی اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ اُن
قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاری تھے اور حضرت لوگون سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے مگر صحابہ اُس مجلس
سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ
حضرتؐ پر غش طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑ کر اندر
داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور اُنسے
حضرتؐ کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا ای عباسؓ تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور اُن سے کونسی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالَ رَبِّيَ الرَّفِيْعَ فَقَدْ بَلَّغْتُ یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اُس روز سے کہ آن حضرت علیہ السلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب رضؓ مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوے بلکہ
سوا اسکے نہین ہی کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن کرو تحقیق کہ آنحضرت زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا ای مسلمانو حضرت کی شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہی یعنے کیا آپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہی سب نے کہا ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ یعنی حمد ہی خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور سر بینہ خبر اس بات کی حقتعالی نے اُنکو دی ہی جو تمھارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ہ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنی ای محمد ضرور تو بھی مرنیوالا ہی اور وہ بھی جتنی کل موجودات مرنے والی ہین بعد ازان تم لوگ روز قیامت کو روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو بالآخر لوگون کو یقین ہوا کہ ضرور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور اُنکے اہلبیت کے تخلیہ کر دیا کہ اہل بیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنچایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے کہا اُدْفُنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمِقْتَارِ و یعنی حضرت کی نماز کی جگہہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو یعنی نماز مین جس جگہہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہی یعنی محراب مین قریب منبر) تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسولخدا صلعم نے ابھی قبل یک ساعت وفات کے تمسے عہد لیا ہی کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَھُمْ مَسَاجِدًا * کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر کر لیا ہی لیس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تاکہ تم اُنکو اُنکی نماز کی جگہہ مین دفن نہ کرو یعنی اسلیے کہ تم مثل یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ ہم بقیع مین دفن نہ کرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہی عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کی آیا کرینگے (یعنی بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک وہانسے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہہ اُنکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن سے فارغ ہوئے تو جس جگہہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چہارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے شروع کی کہ اُنمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اُنکے لیے استغفار کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوئے تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین بعد ازان زنان انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسولخدا صلعم کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنی ہم بھی تو اُنھین کے ہین

ع اس جگہ سے قریب ایک سطر کی عبارت اصل متن کتاب چھاپنے سے رہ گئی

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہو کہ مجھسے حدیث بیان کی ابوالحسین النوزی اور ابوطلحہ بن العوام نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابویزید محمد بن عبدالاعلے الصنعانی نے اُنھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ نہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہو کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْن ٭

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہو سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمہ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہو چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہوکر شائع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والاہمت و قدردانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصۂ اول مغازی الرسول یعنے غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے کر کے یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد ...ت علی خان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمۂ چیف کمشنری ملک اودھ ...ت طلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ اتبک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُنکے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ ہو کہ ہرگز ترجمہ معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الام مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہو غرضنکہ شائقان خود اس کے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ و لطیف کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہو اسلیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسی قدر جلدین زائد بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہو کہ جن اصحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہو صرف حصۂ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے **مغازی الصادقہ** مترجم صاحب نے تجویز کیا ہو پہلے اشاعت پالے تاکہ اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ مین بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنی مغازی الرسول و فتوح الشام والمصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہو کر ایک جلد مین شایع کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا الحمد للہ والمنۃ کہ حصۂ اول ترجمۂ مغازی الرسول عرف مغازی الصادقہ بخیر و خوبی تمام ہوا